# صدائے اسلام

خطباء اور لکچررز کے لئے نادر اور بے مثال تحفہ

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

خطبات

حضرت مولانا محمد اسجد خلیل صاحب گونڈوی

ناشر

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : صدائے اسلام
خطبات : حضرت مولانا محمد اسجد صاحب خلیل صاحب
تعداد : ایک ہزار
سن طباعت : ۲۰۰۳ء

Scanned by CamScanner

# فہرست خطبات

عاشق رسول ﷺ کون ہے؟ ---------- ۵
موت ---------- ۳۲
کیا اب بھی احتساب ضروری نہیں ہوا؟ ---------- ۵۲
دور جاہلیت اور اسلام میں عورت کا مقام ---------- ۷۲
بہادر خواتین ---------- ۹۲

☆☆☆

شروع کرتا ہوں میں رب کے نام سے جو سب سے اعلیٰ ہے ☆ بڑا ہی مہربان ہے اور نہایت رحم والا ہے

# حمد باری تعالیٰ

اے خدائے پاک! اے رحمان ورب دو جہاں!
تیری ہی رحمت سے ہے سرسبز سارا گلستاں
تیری قدرت کا نمونہ ہیں یہ خورشید وقمر
تیری ہی تخلیق سے ہیں یہ زمین وآسماں
بندگی تیری ہی کرتے ہیں کہ تجھ سا کون ہے
تجھ سے ہی طالب مدد کے ہیں کہ تو ہے مہرباں
اے خدا! ہم کو چلا ہر وقت سیدھی راہ پر
رہ ان کی جن پہ نازل کی ہے نعمت بے گماں
ہو نہ ان کی رہ، غضب جن پر ترا نازل ہوا
جو ہوئے گمراہ جن کی تھی عجب ہی داستاں
دولت ایمان وعمل نیک کی توفیق دے
خلق کی خدمت کے ہم ہوں دل سے اپنے قدر داں
ایک ہوں ہم، نیک ہوں ہم، دین کے خادم رہیں
تفرقہ کوئی نہ ہو ہرگز ہمارے درمیاں
ہم پہ ہو تیری عنایت سے وہ فیضان کرم
فیض پہنچے دوسروں کو ہم سے، ہم ہوں شادماں
آتش دنیا کو کردے پھر سے گلزار خلیل
ہو حفاظت میں سدا تیری ہمارا کارواں

# عاشق رسول ﷺ کون ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہٗ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا، من یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ھادی لہ، ونشھدان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ونشھدان سیدنا وسندنا ومولانا محمداً عبدہٗ ورسولہٗ الذی ارسل الی کافۃ الناس بشیراً ونذیراً وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ○

امابعد!

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

قال اللہ تعالٰی: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

قابلِ صد احترام علماءِ کرام وطلباءِ عظام اور امتِ مسلمہ کے نوجوان جیالو!

اللہ رب العزت نے کائنات کی مختلف چیزوں کے درمیان ایک

"مقناطیسیت" پیدا فرمائی ہے، اگر یہ مقناطیسیت بے جان چیزوں کے درمیان ہو تو اسے "کشش" کہتے ہیں اور اگر یہ "مقناطیسیت" دو جاندار چیزوں کے درمیان میں پائی جائے، تو اسے "میلان اور محبت" کہتے ہیں اور محبت کی تعریف بھی یہی ہے: دل کا کسی خوبی کی طرف مائل ہو جانے کو "محبت" کہتے ہیں اور اس محبت میں غرق ہو جانے کو "عشق" کہتے ہیں۔

میرے دوستو! اس فانی دنیا میں ہزاروں لوگ گذرے ہیں جن کو نہ ہم نے دیکھا ہے۔

نہ ہماری ان سے کوئی پہچان ہے۔

نہ ان سے ہماری کوئی رشتہ داری ہے۔

نہ ہم کو ان سے کوئی مالی فائدہ ہوا ہے۔

نہ ہم کو ان سے کوئی سیاسی فائدہ ہوا ہے؛

لیکن ہم ان سے محبت کرتے ہیں، صرف ان کے کمالات کیوجہ سے۔

ہم حاتم طائی سے محبت کرتے ہیں اس کی سخاوت کیوجہ سے۔

ہم نوشیرواں سے محبت کرتے ہیں اس کے عدل وانصاف کیوجہ سے۔

ہم رستم اور اسفندیار کا تذکرہ بڑے فخر سے کرتے ہیں ان کی شجاعت کیوجہ سے۔

ہم سقراط اور افلاطون کا نام بڑے پیار سے لیتے ہیں ان کے علم وحکمت کیوجہ سے۔

ہم فردوسی اور سعدی سے محبت کرتے ہیں ان کی قوتِ گویائی کی وجہ سے۔

Scanned by CamScanner

ہم سحبان وائل سے محبت کرتے ہیں ان کی خطابت اور طلاقت لسانی کیوجہ سے۔

ہم لبید اور متنبی سے محبت کرتے ہیں ان کی فصاحت وبلاغت کیوجہ سے۔

ہم شیکسپئر اور ہومر سے محبت کرتے ہیں ان کے ادبی کمال کیوجہ سے۔

ہم لیلیٰ اور مجنوں کی مثال دیتے ہیں ان کے کمال عشق کیوجہ سے۔

ہم مصر کی قلوپطرہ کا نام محبت سے لیتے ہیں ان کے حسن وجمال کی وجہ سے۔

تو ہم اس ذات اقدس ﷺ سے محبت کیوں نہ کریں جس ذات کے اندر تمام کمالات کامل درجہ کے تھے؟ ان لوگوں کے اندر جو کمال پایا جاتا تھا ناقص تھا؛ مگر ہمارے پیغمبر کا ہر کمال کامل تھا، میں حاتم طائی کی سخاوت کو مانتا ہوں؛ مگر حاتم طائی کی سخاوت اس ذات اقدس ﷺ کی سخاوت کا مقابلہ کیسے کرسکتی ہے؟ جس نے دوستوں کو بھی فائدہ پہنچایا اور دشمنوں کو بھی فائدہ پہنچایا، جس ذات نے دوستوں کے ظاہر وباطن کو مالا مال کیا اور دشمنوں کے بھی ظاہر وباطن کو مالا مال کیا، جس ذات کی زبان پر کلمہ شہادت کے "لا" کے علاوہ کبھی "لا" نہیں آیا، حاتم طائی کی سخاوت؟ حاتم طائی کی سخاوت تو اس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ختم ہوگئی؛ مگر قربان جاؤں اس ذات اقدس ﷺ پر کہ جس کی سخاوت کا سلسلہ اس دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جاری ہے، جو دنیا میں بھی نوازتا رہا، کل آخرت میں بھی اپنی امت کو نوازے گا۔

Scanned by CamScanner

میں نوشیرواں کے عدل وانصاف کو مانتا ہوں؛ مگر نوشیرواں کے عدل کو اس رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل سے کیا موازنہ کیا جائے؟ جس نے عرب کے انتقامی امر اور ظالمانہ ماحول میں بھی عدل وانصاف کے میٹھے چشمے جاری کیے، جس ذات نے یہ اعلان کیا کہ اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرے گی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا، جس ذات نے بدلہ لینے کے لئے اپنی کمر بھی امت کے عام آدمی کے سامنے ننگی کردی تھی، اور اس کے غلاموں نے قیصر وکسریٰ کے ظلم واستبداد کا خاتمہ کر کے میزان عدل قائم کیا۔

میں رستم اور اسفندریار کی شجاعت کو تسلیم کرتا ہوں، مگر اس عظیم بہادر کے کیا کہنے! کہ جس نے بغیر لشکر، بغیر ہتھیار اور بغیر مال ودولت کے سالہا سال تک عرب کے وحشی درندوں کا مقابلہ کیا، مجھے سقراط اور افلاطون کے علم وحکمت سے انکار نہیں، مگر اس باب العلم والحکمۃ کے کیا کہنے! کہ جس کے فیضان علم سے سقراط اور افلاطون جیسے سینکڑوں، بلکہ ہزارہا ہزار ارباب علم وحکمت پیدا ہوئے۔

میں سحبان وائل کی قوتِ خطابت کا انکار نہیں کرتا، مگر اس خطیب اعظم اس عظیم مقرر کے کیا کہنے! کہ جس کی تاثیر خطابت سے پتھر بھی بول پڑے، جس کی تاثیر خطابت سے حیوان، سانپ جیسے موذی جانور بھی بول اٹھے، جس کی تاثیر خطابت سے سنگدل انسانوں کی زندگیوں کی کایا پلٹ گئی۔

میں لبید اور متنبی کی فصاحت وبلاغت کا منکر نہیں، مگر اس فصیح اعظم

Scanned by CamScanner

کے کیا کہنے، کہ جس کی فصاحت و بلاغت کا عرب و عجم میں سے کوئی بھی جواب نہ دے سکا۔

میرے سامنے مصر کی قلوپطرہ کے حسن کی بات نہ کرو، کیونکہ خاک کو آسمان سے اور ذرہ کو پربت سے کیا نسبت؟ ارے! ماہ عرب کے حسن و جمال کا مقابلہ تو مصر کا وہ حسین بھی نہیں کر سکتا کہ جس کے حسن نے چند بازاری عورتوں کے ہوش و حواس گم کر دیئے تھے، تو اگر ان لوگوں سے ان کے کمالات کیوجہ سے محبت کی جاتی ہے تو پھر اس عظیم انسان سے محبت کیوں نہ کی جائے، جس عظیم انسان میں یہ سارے کمالات اور یہ ساری صفات علی وجہ الکمال پائے جاتے ہیں۔

ہمارا تو دعویٰ ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر موسیٰ علیہ السلام تک اور موسیٰ علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک، تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو کمالات فرداً فرداً عطا کئے گئے تھے، ان سارے کے سارے کمالات کو رب کائنات نے تنِ تنہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے تھے۔

آپ کی ذات میں آدم علیہ السلام کا خُلق
نوح علیہ السلام کا جوشِ تبلیغ
ابراہیم علیہ السلام کا ولولۂ توحید
اسمٰعیل علیہ السلام کا جذبۂ ایثار
اسحاق علیہ السلام کی رضا
یعقوب علیہ السلام کی تسلیم و رضا

یوسف علیہ السلام کا حسن

موسیٰ علیہ السلام کا جلال

ہارون علیہ السلام کا جمال

ایوب علیہ السلام کا صبر

یوشع علیہ السلام کا جہاد

یونس علیہ السلام کی اطاعت

دانیال علیہ السلام کی محبت

لوط علیہ السلام کی حکمت

شیث علیہ السلام کی معرفت

الیاس علیہ السلام کا وقار

داؤد علیہ السلام کی آواز

یحییٰ علیہ السلام کی پاک دامنی

عیسیٰ علیہ السلام کا زہد اور ان جیسے بہت سے اوصاف اور ان جیسے بہت سے کمالات یکجا اللہ رب العزت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر جمع کر دیے تھے۔

حسن یوسفؑ، دم عیسیٰؑ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

میرے دوستو!

وہ کونسا خُلق ہے؟

وہ کونسا کمال ہے؟

وہ کونسی صفت ہے؟ جو محبوب رب العالمین میں نہیں تھی؟

آپ کے خوش اخلاقی کی یہ حالت تھی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دس برس تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا، مگر آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ: اے انس! تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟

آپ کے حیاء کا یہ عالم تھا کہ حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی کہیں زیادہ حیاء دار تھے۔

آپ کے شجاعت کا یہ عالم تھا کہ جنگ حنین میں جب مشرکوں کے سخت حملے کی تاب نہ لاکر مسلمان ادھر اُدھر بکھر گئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار ہو کر دشمنوں کو للکارتے ہوئے رجزیہ شعر پڑھ رہے تھے:

انا النبی لا کذب　　　انا ابن عبد المطلب

اے لوگو! میں سچا نبی ہوں، میں ابن عبدالمطلب ہوں۔

آپ کے صبر کی یہ انتہا تھی کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض دفعہ گھر میں ایک ایک ہفتہ تک چولہا نہ جلتا تھا، صرف کھجوروں اور پانی پر گذارہ ہوتا تھا، مگر پھر بھی آپ انتہائی صبر کے ساتھ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے، آپ کے عفو و درگذر کی یہ انتہا تھی کہ فتح مکہ کے موقع پر اپنے خون کے پیاسوں کو، ان درندوں کو جنہوں نے امام المؤذنین حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر سینہ پہ پتھر رکھ کر تڑپایا تھا، جن بدبختوں نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو شرمناک طریقہ پر شہید کیا تھا، جن

Scanned by CamScanner

سنگدل انسانوں نے آپؐ کے چچا کو شہید کر کے آپؐ کے چچا کا کلیجہ چبایا تھا، آپؐ کے چچا کی ناک کان کاٹ کر گلے کا ہار بنایا تھا، جن گستاخوں کی جماعت نے نماز کی حالت میں آپؐ کی گردن پر غلاظت ڈالی تھی۔

جن وحشیوں نے آپؐ کو طائف کی گلیوں میں گھسیٹا تھا۔

جنہوں نے آپؐ کے راستہ میں کانٹے بچھائے تھے۔

جنہوں نے آپؐ کو پاگل، دیوانہ، مجنون اور ساحر کہا تھا۔

جنہوں نے آپؐ کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظالموں کو، ان درندوں کو، ان وحشیوں کو، ان سنگدل انسانوں کو، یہ کہہ کر معاف کر دیا تھا: ”لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا وانتم الطلقاء“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو عفو و درگذر اور شفقت و محبت کا ایسا گلدستہ پیش کیا کہ جس کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔

آپؐ نے فرمایا کہ: اے مکہ کے لوگو! اے قوم قریش! گھبراؤ نہیں، آج میں تمہارے ساتھ وہی معاملہ کرونگا جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔

اے مکہ کے لوگو! جاؤ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔

آج تم سب آزاد ہو، کل تم نے ہم کو نہیں چھوڑا تھا، لیکن آج ہم تمہیں نہیں چھیڑیں گے۔

آج تم سب مامون ہو۔

آج میں تمہاری پچھلی غلطیوں کو یاد دلا کر تمہاری نگاہیں نیچی نہیں کرونگا۔ ”یغفر اللہ لنا ولکم“ بلکہ تمہاری غلطیوں کی تمہارے لئے

خدا تعالیٰ سے معافی مانگونگا۔

آپؐ کے شفقت و محبت کا یہ عالم تھا کہ انسان تو انسان حیوانوں پر بھی آپؐ بے حد شفیق تھے، آپؐ کے شفقت کا یہ نتیجہ تھا کہ جب حیوانوں پر ظلم ہوتا تو وہ بھی آپؐ کے پاس شکایت لے کر آتے تھے۔

آپؐ کی سچائی کا یہ عالم تھا کہ دوست تو دوست دشمنوں، نے بھی آپؐ کے سچا ہونے کا اقرار کیا۔

جنگ بدر میں اخنس بن شریق نے ابو جہل سے پوچھا:

اے ابو جہل! یہاں ہم دونوں کے سوا تیسرا کوئی نہیں، سچ بتانا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچا ہے یا جھوٹا؟

ابو جہل نے جواب دیا خدا کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچ بولتا ہے، اس نے کبھی غلط بیانی نہیں کی۔

اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ جس ذات میں ایسے اوصاف، ایسے کمالات اور ایسے اخلاق جمع ہوں، اس ذات سے محبت کرنی چاہیے یا نہیں؟

دنیا والے کسی کے حسن و جمال پر ناز کرتے ہیں۔
دنیا والے کسی کے عدل و انصاف پر ناز کرتے ہیں۔
دنیا والے کسی کی ذکاوت و ذہانت پر ناز کرتے ہیں۔
دنیا والے کسی کی شجاعت پر ناز کرتے ہیں۔
کسی کی سخاوت پر ناز کرتے ہیں۔
کسی کے ایثار اور خدمتِ خلق پر ناز کرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

تو ہم اس پیغمبرؐ پر ناز کیوں نہ کریں؟

اس پیغمبر سے محبت کیوں نہ کریں؟

اس پیغمبر سے دل کیوں نہ لگائیں؟ جس پیغمبر کے اندر یہ سارے کمالات اور یہ ساری صفات علی وجہ الکمال پائے جاتے ہیں؟

میرے دوستو! اس ذات میں یہ ساری صفات یہ سارے کمالات پائے ہی نہیں جاتے تھے؛ بلکہ اس ذات اقدسؐ نے لاکھوں؛ بلکہ کروڑوں انسانوں کو یہ اخلاق، یہ اوصاف اور یہ کمالات سکھائے۔

اس ذات نے کسی کو صدیق بنایا کسی کو عادل بنایا۔

کسی کو سخی بنایا

کسی کو شیر خدا بنایا

کسی کو طاہرہ بنایا

تو کسی کو صدیقہ بنایا، رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

تو محبت کا پہلا سبب کمال ہے۔

محبت کا دوسرا سبب جمال ہے۔

بعض لوگ کسی سے محبت کرتے ہیں اس کے حسن و جمال کیوجہ سے اگرچہ حسن و جمال محبت کا حقیقی اور دائمی معیار نہیں ہے، مگر پھر بھی ایسے افراد کی کمی نہیں ہے جو حسن و جمال سے مرعوب اور متاثر نہ ہوتے ہوں؛

لیکن یہ بات یاد رکھیں! کہ خدا کا ہر پیغمبر ہر رسول، خوبصورت اور حسین وجمیل ہوتا ہے؛ تاکہ کسی مخالف کو اس کے کسی اخلاقی عیب پر انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہو اور نہ ہی اس کے کسی جسمانی نقص کا مذاق اڑانے کی

Scanned by CamScanner

جسارت ہو۔

میرے دوستو! خدا کے ہر نبی، ہر رسول کا چہرہ اس کی صداقت ودیانت کا گواہ ہوتا ہے، جس کی بنا پر عام آدمی بھی دیکھ کر پکار اٹھتا ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ خدا کی قسم! یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا، حضرت عبداللہ بن سلام یہودیوں کے بڑے عالم تھے، جب انہوں نے میرے نبیؐ کا چہرہ دیکھا تو یہ کہنے پر مجبور ہو گئے "فلما استبنت وجههٗ عرفت ان وجهه ليس بوجه كذاب"

میں نے چہرہ دیکھتے ہی پہچان لیا، کہ خدا کی قسم! یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جب اس چہرۂ پرنور کو دیکھا تو پکار اٹھے کہ: خدا کی قسم! میری آنکھ نے آپؐ سے زیادہ حسین وجمیل کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں اور آپؐ سے زیادہ حسین وجمیل کسی ماں نے کوئی بچہ جنا ہی نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب اس چہرۂ مبارک کو دیکھا تو فرمایا "ما رأيت شيئا احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم كأن الشمس تجرى فى وجهه" آپؐ کا چہرۂ مبارک ایسا منور تھا گویا سورج آپؐ کے چہرۂ اقدس میں رواں دواں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ ایسا سفید روشن تھا کہ پسینہ کی بوند آپؐ کے چہرۂ مبارک پر ایسی نظر آتی تھی، جیسے موتی۔

Scanned by CamScanner

حضرت جبرئیلؑ نے جب میرے نبیؐ کو دیکھا تو وہ بھی پکار اٹھے ۔

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

میں نے دنیا کے چپہ چپہ کو چھانا۔

میں کائنات کے کونہ کونہ میں پھرا۔

میں نے مشرق و مغرب کی سیاحت بھی کی۔

میں نے حسن و جمال کے ایسے اعلیٰ شاہکار بھی دیکھے کہ جن کے حسن کی، بتوں کی طرح پرستش اور پوجا کی جاتی ہے۔

لیکن اے آمنہ کے لال! جب تیرے رخِ انور کو دیکھا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ تو ایک انوکھے اور بے مثال حسن و جمال کا مالک ہے۔ تو چیز ہی دوسری ہے۔

تو اگر کسی سے اس کے حسن و جمال کی وجہ سے محبت کی جاتی ہے تو اس حسین و جمیل ماہ عرب سے محبت کیوں نہ کی جائے کہ جس سے زیادہ خوبصورت اور حسین و جمیل آج تک نہ کوئی پیدا ہوا ہے، اور نہ ہی قیامت تک پیدا ہوگا۔ اس ذات اقدس سے محبت کیوں نہ کی جائے کہ جس سے زیادہ حسن و جمال والا ازل سے لے کر اب تک نہ کوئی آیا ہے اور نہ ہی ابد تک کوئی آئے گا۔ تو محبت کا دوسرا سبب جمال ہے۔

محبت کا تیسرا سبب احسان ہے۔

انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے اور یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہم پر ربِ کائنات کے بعد سب سے زیادہ احسانات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔

میرے دوستو!

ایک بات یاد رکھئے! کہ ہمارے سب سے بڑے محسن نہ ہمارے والدین ہیں۔

نہ ہمارے سب سے بڑے محسن ہمارے اساتذہ ہیں۔

نہ ہمارے سب سے بڑے محسن ہمارے عزیز واقارب ہیں۔

نہ ہمارے سب سے بڑے محسن ہمارے دوست واحباب ہیں۔

بلکہ ہمارے سب سے بڑے محسن اور ساری انسانیت کے سب سے بڑے محسن، بلکہ پوری کائنات کے سب سے بڑے محسن وہ رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں:

جنہوں نے ہمیں ایک خدا سے ملایا۔

جنہوں نے ہمیں ایک خدا کا جلوہ دکھایا۔

جنہوں نے شجر وحجر، کیڑوں مکوڑوں کے سامنے جھکنے والے انسان کو خدائے واحد کے سامنے جھکایا۔

جنہوں نے فلک کی بلندی میں

زمین کی پستی میں

دن کی روشنی میں

رات کی تاریکی میں

سورج کی چمک، جگنوؤں کی دمک اور پھولوں کی مہک میں

ذرّوں کی پروازوں میں

Scanned by CamScanner

قطروں کی طراوت میں عرفانِ ربانی کی سیر کرائی۔

جن کی تعلیم نے شاہوں کو اخوانی

غلاموں کو سلطانی

انسانوں کو نورانی

حیوانوں کو انسانی

رندوں کو چوبانی

بھیڑیوں کو گلہ بانی

رہزنوں کو نگہبانی اور جہاں بانی سکھائی۔

جنہوں نے خشک میدانوں میں علم و معرفت کے دریا بہائے۔

جنہوں نے چرواہوں کو امام اور قائد ورہبر بنایا۔

جو انسانیت کے غمخوار، مظلوموں کے مددگار، بے آسروں کے آسرا، بیواؤں کے سہارا، یتیموں کے والی، غریبوں کے مولا، درمندوں کے درماں اور چارہ گردں کے دردمند تھے۔

اور اس پہلو پر بھی غور کیجئے! کہ دنیا میں کوئی تو صرف اپنی اولاد پر احسان کرتا ہے۔

کوئی تو صرف اپنے دوست واحباب اور عزیز واقارب پر احسان کرتا ہے۔

کوئی تو صرف ایک طبقہ اور خطہ پر احسان کرتا ہے؛ مگر آپؐ تو رحمت اللعالمین تھے؛ اس لئے آپؐ کے احسانات بھی اس کائنات کے ہر ہر فرد، ہر ہر قوم اور گروہ، ہر ہر طبقے اور خطے اور ہر ہر ملک پر ہیں، بلکہ حقیقت تو یہ

Scanned by CamScanner

ہے، کہ انسان تو انسان، حیوانوں پر بھی آپؐ کے بہت سے احسانات ہیں: کیونکہ آپؐ نے ان کے حقوق بتلا کران کو ظلم وستم سے بچایا۔

یتیموں کا مال اڑایا جاتا تھا، آپؐ نے اسے تحفظ عطا فرمایا۔

بیواؤں سے نفرت کی جاتی تھی آپؐ نے انہیں اپنے گھر میں بسا کر امت کے لئے مثال قائم کی۔

مزدوروں کے حقوق غصب کر لئے جاتے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ پسینہ خشک ہونے سے پہلے ان کی مزدوری ادا کر دی جائے۔

عورتیں حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرنے پر مجبور تھیں، آپؐ نے ان کو وہ عروج دیا، وہ مقام دیا، وہ الفت ومحبت دی، جسے دیکھ کر دوسری قومیں عش عش کرنے لگیں۔

انسانی خون کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھی، آپؐ نے اسے کعبہ سے بھی زیادہ محترم قرار دیا، انسان ذات پات اور برادریوں میں تقسیم تھا، کوئی اعلیٰ کوئی ادنیٰ تھا، آپؐ نے "لافضل لعربی علی عجمی" کا اعلان کیا۔

آپؐ نے فرمایا: چاہے وہ عرب کا ہو یا عجم کا، چاہے وہ ایرانی ہو یا تورانی۔

چاہے ہندی ہو یا چینی؟

چاہے وہ جس جگہ کا بھی رہنے والا ہو۔

چاہے وہ کوئی بھی زبان بولنے والا ہو۔

چاہے وہ جس خاندان اور قبیلے سے تعلق رکھنے والا ہو۔

چاہے وہ جس خطے اور ملک کا رہنے والا ہو، کوئی بھی ہو کسی کو کسی پر کوئی

Scanned by CamScanner

فضیلت حاصل نہیں، مگر تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعتبار سے۔

ایک اور پہلو پر بھی غور کیجئے! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر مجنوں پاگل اور دیوانہ کیوں کہا گیا؟

اور کسی لئے کہا گیا؟

آپؐ کے جسم اطہر پر غلاظت ڈالی گئی، تو کس لئے؟

آپؐ پر سنگباری کر کے جسم اطہر کو لہولہان کیا گیا تو کس لئے؟

آپؐ کو ہجرت پر مجبور کیا گیا تو کس لئے؟

آپؐ کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا تو کس لئے؟

آپؐ نے بھوک کی شدت کیوجہ سے پیٹ پر پتھر باندھا تو کس لئے؟

حقیقت یہ ہے کہ آپؐ نے یہ ساری تکلیفیں، یہ ساری مصیبتیں، یہ ساری پریشانیاں، یہ سارے مصائب و آلام آپؐ نے اپنی امت کی خاطر برداشت کیں۔

آپؐ کی خواہش نہ مال کی تھی۔

آپؐ کی خواہش نہ جاہ و جلال کی تھی۔

آپؐ کی خواہش نہ عہدہ اور منصب کی تھی، اگر خواہش تھی تو صرف اور صرف اس بات کی تھی کہ انسان جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائے، اور جنت کا حقدار بن جائے، انسان جہنم والا راستہ چھوڑ کر جنت کا راستہ اختیار کرنے والا بن جائے، جس پیغمبرؐ نے ہمارے لئے اتنی تکلیفیں اٹھائی ہوں اور اتنی پریشانیاں برداشت کی ہوں، کیا آج اس پیغمبرؐ کا حق نہیں کہ اس سے قلبی محبت کی جائے؟

اس سے دل لگایا جائے؟
اس کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کیا جائے؟
اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلا جائے؟
اس کے لائے ہوئے دین کی حفاظت کی جائے؟
اس کی سنت کی اشاعت کی جائے؟

وہ پیغمبر جو رات کی خلوتوں میں دن، کی جلوتوں میں، مکہ اور مدینہ میں، بدر و احد میں ہماری فکر میں ڈوبے رہتے تھے۔

جو پیغمبر بیماری اور تندرستی میں، جوانی اور بڑھاپے میں، ہماری فکر میں غرق رہتے تھے۔

جن کے جسم اطہر پر پتھر برسائے جاتے تھے۔

جو ہمارے لئے رو رو کے مغفرت کی دعائیں کرتے تھے، ہمارے لئے اللہ سے جنت کے فیصلے کراتے تھے، نماز میں کھڑے ہوتے تو پاؤں مبارک میں ورم آ جاتے تھے، یا اللہ! میری امت کو معاف کر دے۔

یا اللہ! میری امت کو معاف کر دے، جب قربانی کا وقت آتا، تو دو مینڈھے ذبح کرتے تھے۔

یا اللہ! ایک میرے طرف سے۔
ایک میری امت کی طرف سے۔

وہ پیغمبر جس نے ہمیں جنت میں لے جانے کے لئے
دن میں محنت کی
رات میں بھی محنت کی

ایک ایک دروازہ پر گئے

اپنے آرام وراحت کو قربان کیا

بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے

چہرۂ مبارک پر تھوکا گیا

جسم اطہر کو لہولہان کیا گیا

اور صرف اسی پر بس نہیں، بلکہ کل قیامت کے دن جب نفسی نفسی کا عالم ہوگا۔

ہر انسان سخت پریشانیوں میں مبتلا ہوگا۔

جب ہر انسان بھوک، پیاس اور خوف سے بے حال ہوگا۔

جب ہر انسان قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھ کر عرق آلود ہوگا۔

جب ہر نبی قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھ کر نفسی نفسی کہہ رہا ہوگا۔

جب آدمؑ صفی اللہ نفسی نفسی کہہ رہے ہونگے۔

جب ابراہیمؑ خلیل اللہ نفسی نفسی کہہ رہے ہونگے۔

جب موسیٰؑ کلیم اللہ نفسی نفسی کہہ رہے ہونگے۔

جب عیسیٰؑ روح اللہ نفسی نفسی کہہ رہے ہونگے۔

اس وقت آقائے دو ں سرور کائنات، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی کہہ رہے ہونگے۔

اس وقت آپؐ ہماری محبت میں بے چینی سے میدان حشر میں بھاگ دوڑ کر رہے ہونگے۔

کبھی میزان عمل پر ہمارے اعمال تلوا رہے ہونگے۔

کبھی پل صراط پر ہمیں پل پار کرا رہے ہونگے۔
کبھی حوض کوثر پر کھڑے اپنے پیاسے امتیوں کو جام کوثر پلا رہے ہونگے۔
جب نبیؐ ہمارے ساتھ اتنی شفقت و محبت کا معاملہ کریں تو ہمارے دل میں نبیؐ کی محبت کیوں نہ ہو؟
ہمارے دل میں نبیؐ کی عظمت کیوں نہ ہو؟
ہماری سیرت و عادت نبیؐ کی سیرت و عادت کی طرح کیوں نہ ہو؟
ہماری شکل و صورت نبیؐ کی شکل و صورت کی طرح کیوں نہ ہو؟
ہمارا انداز اور طور وطریقہ نبیؐ کے طور وطریقہ کی طرح کیوں نہ ہو؟
لیکن افسوس ہے میرے بھائیو! افسوس، کہ آج ہمیں اس نبیؐ کا طور وطریقہ پسند نہیں۔
اس نبیؐ کا انداز اور گفتار ورفتار پسند نہیں۔
اس نبیؐ کی شکل وصورت پسند نہیں۔
آج ہمیں ان کافروں کی شکلیں پسند ہیں۔
جو مسلمان ماؤں اور بہنوں کی عزت لوٹ رہے ہیں۔
جو مسلمان ماؤں اور بہنوں کی اجتماعی عصمت دری کر کے انہیں زندہ جلا رہے ہیں۔
آج ہمیں ان کافروں کی شکلیں پسند ہیں، جو مسلمان بچیوں کو پکڑ کر اپنے گھروں میں صرف اس لئے رکھے ہوئے ہیں کہ جب یہ بڑی ہونگیں تو ان کے پیٹ سے ہمارے بچے جنم لیں گے۔

Scanned by CamScanner

آج ہم ان کافروں کی تہذیب پر مرمٹنے کے لئے تیار ہیں، جو قرآن کریم کو جلا رہے ہیں، جو قرآن کریم کو گولیوں کا نشانہ بنا رہیں۔

آج ہمیں ان کافروں کی تہذیب وتمدن پسند ہے، جو مساجد ومکاتب اور خانقاہ ومدارس کو ویران کرر ہے ہیں۔

آج ہمیں ان یہودیوں کے طور وطریقہ سے محبت ہے، جنہوں نے مسجد اقصیٰ بیت المقدس کے اندر گندگی ڈالدی ہے، جنہوں نے مسجد اقصیٰ کو اپنے قبضہ میں لے کر اس میں جو چاہے کرر ہے ہیں۔

آج ہمیں کافروں کا انداز پسند ہے جن کی آنکھیں آج حرمین شریفین پر ٹکی ہوئی ہیں۔

آج ہم ان کافروں کے کلچر پر مرمٹنے کے لئے تیار ہیں، جنہوں نے ہمارا خون کیا، ہمارے معصوم بچوں کو زندہ جلایا، جنہوں نے دین کے راستہ میں رکاوٹیں کھڑی کردی ہیں، اللہ سے کوئی محبت نہیں، رسول اللہؐ سے کوئی الفت نہیں، اللہ اور اس کے رسولؐ سے کوئی لگاؤ نہیں!۔

میں تو صاف کہتا ہوں جس کے دل میں اللہ کی محبت نہیں، اسے رسولؐ اللہ سے محبت نہیں، اور جسے رسولؐ اللہ سے محبت نہیں۔

اسے ان صفات سے محبت نہیں۔

اسے صداقت ودیانت سے محبت نہیں۔

اسے شرافت ونجابت سے محبت نہیں۔

اسے وقار ومتانت سے محبت نہیں۔

اسے عفو ودرگذر اور جود وسخاء سے محبت نہیں۔

Scanned by CamScanner

اسے ہمدردی اور غمخواری سے محبت نہیں۔

اسے شرم وحیاء اور عفت وپاکدامنی سے محبت نہیں۔

اسے تواضع اور انکساری سے محبت نہیں۔

اسے ایثار وقربانی اور خدمت خلق سے محبت نہیں۔

اور جسے ان صفات سے اور اخلاق سے محبت نہیں، اسے انسانیت سے محبت نہیں اور جسے انسانیت سے محبت نہیں، میں تو سمجھتا ہوں کہ ایسے شخص کے سینے میں دل نہیں، پتھر کا ایک ٹکڑا ہے، ایسے شخص کے سر میں دماغ نہیں کچھ اور ہے، وہ انسان نہیں انسان نما ایک حیوان ہے، انسان کے لباس میں ایک وحشی درندہ ہے۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ محبت کا تیسرا سبب احسان ہے، اور یہ ناقابل فراموش اور ناقابل تردید حقیقت ہے کہ رب العالمین کے بعد ہمارے سب سے محسن رحمۃ اللعالمین، سید الکونین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اس لئے ہمارے اوپر یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ان سے قلبی محبت کریں۔

ان کی لائی شریعت پر عمل کریں۔

ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں۔

ان کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کریں۔

پورے عالم میں اس کو عام کریں۔

یہی حقیقی محبت ہے۔

یہی سچی عقیدت ہے۔

Scanned by CamScanner

یہی عشق رسولؐ اور حبِ رسولؐ کی سچی علامت ہے۔

میرے دوستو! سچے عاشق اور سچے محبّ تو وہی ہوتے ہیں جو محبوب اور معشوق کی ایک ایک اداء سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس کی صورت سے محبت

اس کی سیرت سے محبت

اس کی عادت سے محبت

اس کی گفتار و رفتار سے اور اس کے کردار سے محبت

اس کے خاندان اور قبیلے سے محبت

اس کے شہر اور گلی کوچوں سے محبت

اس کی ہر اس چیز سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں جس کا تعلق اور جس کی نسبت اس کی طرف ہو۔

میرے دوستو! آج کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ عشق رسولؐ اور حب رسولؐ نام ہے صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے میلاد کی محفل قائم کرنے کا۔

عشق رسول نام ہے، جب کملی والے کا نام آجائے، تو کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے کا۔

عشق رسول نام ہے، بارہ ربیع الاول کو خوب دھوم دھام سے جشن ولادت نبیؐ منانے کا۔

عشق رسول نام ہے، نبیؐ کے نام پر چراغاں کرنے کا، لوبانوں کی بتیاں سلگانے اور جلسے جلوس نکالنے کا۔

عشق رسول نام ہے، صرف آپؐ کی تعریف میں، آپؐ کی شان میں

Scanned by CamScanner

نعتیں پڑھنے کا۔
میرے دوستو! عشق رسولؐ صرف آپؐ کی سالگرہ منانے کا نام نہیں ہے۔
عشق رسول صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنے اور آپؐ کی شان میں نعتیں پڑھنے کا نام نہیں ہے، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیں پڑھنے کا نام عشق رسول ہوتا، تو جگنا تھ اثال ایک ہندو شاعر ہے وہ بھی پیغمبر کا عاشق ضرور کہلاتا، کیوں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت بڑی نعت کہی ہے۔
میرے دوستو! دنیا کا وہ کونسا کافر ہے جو میرے نبیؐ کی تعریف نہ کرتا ہو؟ وہ کونسا شاعر ہے جو کافر ہونے کے باوجود بھی میرے نبیؐ کی شان میں شعر نہ کہتا ہو اور نعتیں نہ پڑھتا ہو؟ تو اگر نبیؐ کی شان میں نعتیں پڑھنے کا نام ہی عشق رسولؐ ہوتا، تو جگنا تھ اثال عاشق رسولؐ ضرور کہلاتا، چنانچہ وہ کہتا ہے۔

وہی جولان کہلاتا تھا تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمیں پہ آج تھا تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
فلاطون کی خرد سقراط کی دانش کا افسانہ
غرض دنیا میں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا

Scanned by CamScanner

کہ دنیا کی ظلمت پہ جب پھیلانے نور آیا
جہاں میں کفر وباطل کی صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
مبارک ہو زمانے کو کہ وہ ختم المرسلین آیا
شہاب رعب بن کر رحمۃ اللعالمین آیا

اگر عشق رسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنے کا نام ہوتا تو دیکھو ابو طالب کو، ابو طالب آپؐ کے سگے چچا ہیں، آپؐ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، قریش النسب ہیں، آپؐ کی پرورش بھی کر رہے ہیں، آپؐ سے محبت بھی کرتے ہیں، آپؐ کو سینے سے بھی لگاتے ہیں، آپؐ کی تعریف میں یہ شعر بھی کہتے ہیں۔

یستقی الغمام بوجهه
ثمام الیتامٰی عصمة للارامل

اے بھتیجے! تیرا چہرہ اتنا حسین ہے کہ اس حسین چہرہ کی بدولت آسمان سے بارش ہوتی ہے، اے بھتیجے! تیرا چہرہ یتیموں کا آسرا اور بیواؤں کا سہارا ہے، لیکن مرتے وقت ابو طالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہیں مانتے ہیں، سیدھے دوزخ میں چلے جاتے ہیں، لیکن ایک دوسرے آدمی کو دیکھو جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی شعر نہیں کہا، کوئی نعت نہیں پڑھی۔

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برادری کا نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ دار نہیں۔

اس کا رنگ کالا اس کے ہونٹ لمبے لمبے ہیں۔

وہ حبشہ کا رہنے والا؛ لیکن اس نے میرے نبیؐ کا کہنا مانا، میرے نبیؐ کا کلمہ پڑھا، میرے نبیؐ کے حکم پر چلا، میرے نبیؐ کی اتباع کا اعلان کیا۔

اللہ نے اس کا مقام اتنا بلند کیا، کہ وہ ٹہلتا ہے مکہ کی گلیوں میں ہو؛ مگر اس کے پیروں کی آہٹ جنت میں سنائی دے رہی ہیں۔

اگر عشق رسولؐ آپؐ کی سالگرہ کے موقعہ پر جھنڈیاں لگانے اور گلی کوچوں میں جھنڈے لے کر پھرنے کا نام ہوتا ہے تو دیکھو! چودہ سو سال کی پوری تاریخ میں بارہ ربیع الاول، ہر دور میں،

ہر عہد میں

ہر قرن میں

ہر سال آیا۔

ہر امام کے زمانہ میں آیا۔

ہر مقتداء کے زمانہ میں آیا۔

خلفائے راشدین نے ربیع الاول کا مہینہ دیکھا۔

تابعین اور تبع تابعین نے ربیع الاول کا مہینہ دیکھا۔

علماء نے ربیع الاول کا مہینہ دیکھا۔

اتقیاء اور اصفیاء نے ربیع الاول کا مہینہ دیکھا۔

دیکھو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دو مرتبہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں دس مرتبہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ میں، بارہ مرتبہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت علیؓ کے زمانہ میں، پانچ دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں، انیس دفعہ بارہ بار ربیع الاول آیا۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں، چالیس دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت امام مالکؒ کے زمانہ میں، چودہ دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت امام شافعیؒ کے زمانہ میں، سینتالیس دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے زمانہ میں چون دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت امام غزالیؒ کے زمانہ میں، بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت امام ابن تیمیہ کے زمانہ میں، سینتالیس دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت خواجہ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کے زمانہ میں چالیس دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے زمانہ میں سڑسٹھ دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت نظام الدینؒ کے زمانہ میں ساٹھ دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت بابا فرید الدینؒ گنج شکر کے زمانہ میں پینسٹھ دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

حضرت خواجہ بہاء الدینؒ زکریاؒ کے زمانہ میں ساٹھ دفعہ بارہ ربیع الاول آیا۔

Scanned by CamScanner

پوری چودہ سو سال کی تاریخ میں پیغمبر علیہ السلام کے ان صحابہؓ نے، تابعین اور تبع تابعین نے، ان اماموں نے، ان اقطاب اور ابدال نے، ان اصفیاء اور اتقیاء نے، ان علماء اور صلحاء نے بارہ ربیع الاول کے دن جلوس کیوں نہیں نکالا؟

چراغاں کیوں نہیں کیا؟
لوبانوں کی بتیاں کیوں نہیں سلگائیں؟
ذرا مجھے بتاؤ! کیا یہ نبیؐ کے عاشق نہیں تھے؟
کیا ان کو نبیؐ سے محبت نہیں تھی؟
کیا ان کو نبیؐ سے الفت نہیں تھی؟
کیا ان کو نبیؐ کا درد نہیں تھا؟

میرے دوستو! چودہ سو سال کے ان اماموں نے جلوس نہ نکال کر، جھنڈیاں نہ لگا کر،
لوبان کی بتیاں نہ سلگا کر،
صرف اور صرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو سینے سے لگایا،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقت کو سینے سے لگایا،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کو سینے سے لگایا،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کو سینے سے لگا کر، پوری دنیا کے مسلمانوں کو اور پوری دنیا کے انسانوں کو یہ بتلا دیا کہ اے لوگو! عشق رسولؐ میرے نبی کے طریقہ پر چلنے کا نام ہے، عشق رسولؐ میرے نبی کے لائے ہوئے دین

پرعمل کرنے کا نام ہے، عشق رسولؐ میرے نبیؐ کی ایک ایک سنت پر عمل کرنے کا نام ہے۔

میرے دوستو! عشق رسولؐ تو اس کا نام ہے کہ نبیؐ کے فرمان کو بجالاؤ،

نبیؐ کے لائے ہوئے قرآن پر عمل کرو،

نبیؐ کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرو،

نبیؐ کی سنت کی اشاعت کرو،

یہی حقیقی محبت، یہی سچی عقیدت ہے،

یہی اصلی اطاعت ہے اور نبیؐ سے عشق کی یہی علامت ہے۔

میرے یارو! یا تو نبیؐ سے عشق اور محبت کا دعویٰ چھوڑ دو، یا پھر نبیؐ کی شکل وصورت، نبیؐ کی سیرت وعادت، نبیؐ کے طور وطریقہ کو اپنا ایسا آئیڈیل اور اپنا ایسا معیار بناؤ، کہ بدن کا ایک ایک جزء، بدن کا ایک ایک عضو، ایک ایک عمل اس بات کی گواہی دے، اور دیکھنے والے دیکھ کر یہ کہہ دیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا محب اور عاشق جارہا ہے، یہ نہ ہو کہ زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خوب لیا جارہا ہو؛ لیکن نہ حضورؐ جیسی صورت،

نہ حضورؐ جیسی سیرت وعادت

نہ زندگی کے مسائل میں آپؐ کی اتباع

نہ دین کے لئے کوئی قربانی کہتے ہیں کہ ایک کیڑے نے دعویٰ کیا کہ میں پروانہ ہوں، اس سے کہا گیا کہ فلاں جگہ شمع جل رہی ہے وہاں سے ہوکر آؤ! اس کے بعد ہم تمہیں تسلیم کرینگے کہ تم پروانہ ہو، وہ اڑتا ہوا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آگیا، وہ سمجھ رہا تھا کہ اب تو میرے پروانہ ہونے

میں کوئی شک نہیں، اس سے کہا گیا کہ تم اصلی نہیں، نقلی پروانہ ہو، وہ کہنے لگا کیوں؟ اب تو میں نے پروانہ ہونے کی شرط بھی پوری کردی ہے، کہا گیا یہ ہو ہی نہیں سکتا، کہ شمع جل رہی ہو اور پروانہ صحیح سالم واپس آجائے، اصلی پروانہ تو وہ ہوتا ہے جو شمع پر قربان ہو جاتا ہے، زندہ واپس نہیں آتا ہے ؎

اے مرغ صحر عشق زپروانہ پیاموس
کہ آں سوختہ را جان شد آواز نیامد

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا پکا شیدائی بنائے اور اس کے بتلائے ہوئے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جینے اور اسی کی خاطر مرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Scanned by CamScanner

# موت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ

وعلی الہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریاتہٖ اجمعین.

اما بعد!

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ○ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحم ○

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ○ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّامَتَاعُ الْغُرُوْرِ○

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ان الدنیا خلقت لکم وانکم خلقتم للآخرۃ . او کما قال علیہ الصلاۃ والسلام .

صدر محترم اور حاضرین جلسہ! آج میں آپ حضرات کے سامنے ایک ایسا موضوع، ایک ایسا عنوان، ایک ایسا مسئلہ اور ایک ایسا نظریہ، انشاءاللہ بیان کرنے کی کوشش کرونگا، جو اختلاف سے بالاتر ہے۔

میرے دوستو! دنیا میں ہر مسئلے، ہر نظریئے اور ہر فلسفے پر اختلاف موجود ہے، مگر دنیا کے کسی خطے، کسی فلسفے اور کسی نظریئے میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔

دنیا کا کوئی بھی فرد

دنیا کی کوئی بھی قوم

Scanned by CamScanner

دنیا کا کوئی بھی گروہ

دنیا کا کوئی بھی ملک اور دنیا کی کوئی بھی حکومت وسلطنت اس بات کا انکار کرنے والی نہیں۔

آپ کو دنیا میں ایسے لوگ بھی مل جائینگے جو خدائے واحد کا انکار کرتے ہیں۔

آپ کو دنیا میں ایسے لوگ بھی مل جائینگے، جو آسمانی کتابوں کا انکار کرتے ہیں۔

آپ کو دنیا میں ایسے لوگ بھی مل جائینگے جو انبیاء کرام کا انکار کرتے ہیں۔

آپ کو دنیا میں ایسے لوگ بھی بے شمار مل جائینگے جو جزا اور سزا کا انکار کرتے ہیں۔

آپ کو دنیا میں ایسے لوگ بھی مل جائینگے، جو قبر اور حشر، جنت اور دوزخ کا انکار کرتے ہیں۔

مگر آپ کو دنیا میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ملے گا، جو اس چیز کا انکار کرتا ہو، وہ چیز کیا ہے؟ وہ ہے موت!

آپ کو دنیا میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ملے گا جو موت کا انکار کرتا ہو، اور موت کا کوئی شخص انکار کر ہی نہیں سکتا۔

کیونکہ موت ایک بدیہی حقیقت ہے۔

موت ایک اٹل حقیقت ہے۔

موت ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔

Scanned by CamScanner

موت ایک نہ بدلنے والا فیصلہ ہے جس کا مشاہدہ ہر انسان اپنی دونوں آنکھوں سے دن رات اپنے گاؤں، اپنے محلوں اور گلی، کوچوں میں کرتا رہتا ہے، اس روئے زمین پر رہنے والے ہر شخص، ہر قوم، ہر گروہ کو اس بات پر یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن اس عمر ناپائیدار کو ختم ہونا ہے۔

ہر شخص کو اس بات پر یقین ہے کہ ایک دن موت آئے گی اور زندگی کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا کر رکھ دے گی۔

ہر شخص کو اس بات پر یقین ہے کہ جب موت آئیگی تو ہم سے اجازت لے کر نہیں آئیگی۔

ہر شخص کو یقین ہے کہ جس وقت موت کے آنے کا وقت آ گیا وہ آجائے گی۔

نہ تو اسے بادشاہوں کے قلعے روک سکتے ہیں اور نہ ہی بلند و بالا عمارتیں اور دیواریں اس کی راہ میں حائل ہو سکتی ہیں۔

ہر شخص کو اس بات پر یقین ہے کہ موت نہ تو فرعون جیسے متکبر کو چھوڑتی ہے اور نہ ہی موسیٰ جیسے کلیم اللہ کو چھوڑتی ہے۔

ہر شخص کو یقین ہے کہ موت نہ تو نمرود جیسے مردود کو بخشتی ہے اور نہ ہی ابراہیمؑ جیسے خلیل اللہ کو بخشتی ہے۔

ہر شخص کو یقین ہے کہ موت کی نظر میں افلاطون ارسطو اور لقمانؑ جیسے بڑے بڑے حکیم اور ابو جہل اور ابولہب جیسے بڑے بڑے نادان برابر ہیں۔

ہر شخص کو یقین ہے کہ موت سے نہ تو ابوبکرؓ و عمرؓ محفوظ رہ سکے، اور نہ ہی کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ رہ سکے۔

ہر شخص کو یقین ہے کہ نبیؑ ہے تو موت آئے گی۔
ولی ہے تو موت آئے گی۔
قطب وابدال ہے تو موت آئے گی۔
عالم ہے تو موت آئے گی۔
جاہل ہے تو موت آئے گی۔
ہر شخص کو یقین ہے کہ بادشاہ ہے تو موت آئیگی۔
فقیر ہے تو موت آئے گی۔
امیر ہے تو موت آئے گی۔
غریب ہے تو موت آئے گی۔
ہر شخص کو یقین ہے کہ عاقل ہے تو موت آئے گی۔
پاگل ہے تو موت آئے گی۔
ہر شخص کو اس بات کا یقین ہے کہ قوی و طاقتور ہے تو موت آئے گی۔
ضعیف و ناتواں ہے تو موت آئے گی۔
ہر شخص کو یقین ہے کہ مرد ہے تو موت آئے گی۔
عورت ہے تو موت آئے گی۔
بچہ ہے تو موت آئے گی۔
بڈھا ہے تو موت آئے گی۔
ہر شخص کو اس بات پر یقین ہے کہ محلوں میں زندگی گزارنے والا ہے تو اسے بھی موت آئے گی۔
گھاس بھونس کی جھونپڑی میں رہنے والا ہے تو اس کو بھی موت آئیگی۔

Scanned by CamScanner

ہر شخص کو موت آئے گی۔

دنیا کا کوئی بھی شخص اور دنیا کا کوئی بھی جاندار موت سے بچنے والا نہیں ہے

مسند ابو یعلی کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب سب لوگ مر جائیں گے، تو ملک الموت اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرے گا، پروردگار! زمین وآسمان کے تمام لوگ مر گئے، سوائے ان لوگوں کے جن کو آپ نے نہیں چاہا، تو اللہ رب العزت جاننے کے باوجود پوچھے گا کہ بتاؤ! اب کون باقی رہ گیا ہے؟ ملک الموت کہے گا بس آپ باقی رہ گئے ہیں، جن کو کبھی موت نہیں آئے گی، اور آپ کا عرش اٹھانے والے فرشتے باقی رہ گئے ہیں اور جبرائیل ومیکائیل رہ گئے ہیں اور ایک میں ہوں، پھر اللہ رب العزت فرمائے گا، جبرائیل اور میکائیل بھی مر جائیں، تو عرش بولے گا کہ پروردگار! جبرائیل اور میکائیل بھی مر جائینگے؟ تو اللہ پاک فرمائے گا تم خاموش رہو، آج میں نے یہ طے کر دیا ہے کہ میرے عرش کے نیچے جو بھی ہوں سب مر جائیں، تو جبرائیل اور میکائیل بھی مر جائینگے، اس کے بعد پھر دوبارہ ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس آئے گا اور کہے گا، اے آقا! جبرائیل اور میکائیل بھی مر گئے، اب صرف میں اور آپ کا عرش اٹھانے والے فرشتے رہ گئے، تو اللہ رب العزت فرمائے گا، میرا عرش اٹھانے والے فرشتے بھی مر جائیں، وہ بھی مر جائینگے، اس کے بعد پھر ملک الموت تبارہ (تیسری بار) اللہ تعالیٰ کے پاس آئے گا اور کہے گا: آقا! آپ کا عرش اٹھانے والے فرشتے بھی مر گئے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ پوچھے گا: ملک الموت بتاؤ! اب کون بچا ہے؟ تو ملک الموت کہے گا: اب صرف آپ رہ گئے ہیں،

جن کو کبھی موت نہیں آئے گی، اور ایک میں ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیگا، ملک الموت! تم بھی میری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہو، جس کام کے لئے ہم نے تم کو پیدا کیا تھا اس کو تم نے پورا کیا، اب تم بھی مرجاؤ، اس کے بعد ملک الموت بھی مرجائے گا، اب صرف اللہ اکیلا بچے گا، اللہ کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا، اللہ جیسے ازل میں تھا ویسے ہی اب ابد میں رہے گا ،اللہ کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا، تو زمین وآسمان کتاب کی طرح لپیٹ لئے جائینگے، اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ زمین وآسمان کو تین مرتبہ پھیلائے اور لپیٹے گا اور پھر تین مرتبہ فرمائے گا: میں ہوں زبردست وغالب، میں ہوں زبردست وغالب، پھر خود ہی یہ اعلان فرمائے گا، "لمن الملک الیوم" آج کس کی حکومت ہے؟ آج کس کی حکومت ہے؟ مگر اس سوال کا کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، ہر طرف سکوت ہی سکوت ہوگا۔

جس انسان کو اپنے مال ودولت پر بڑا ناز تھا۔

جس انسان کو اپنے کاروبار پر بڑا ناز تھا۔

جس انسان کو اپنی حکومت وسلطنت پر بڑا ناز تھا۔

جس انسان کو اپنی فیکٹری، اپنی کار، اور کوٹھیوں پر بڑا ناز تھا۔

جس انسان کو اپنی قابلیت اور صلاحیت پر بڑا ناز تھا۔

جس انسان کو اپنی طاقت پر بڑا غرور تھا۔

جس انسان کو اپنے حسن وجمال پر بڑا ناز تھا۔

آج وہ بوسیدہ، گلی سڑی ہڈیوں کے ڈھانچے کی صورت میں پڑا ہوگا۔

وہ انسان جس کی زبان ٹرٹر بولتی تھی، آج جواب دینے کے قابل نہ

Scanned by CamScanner

ہوگی۔

وہ انسان جو بہت بڑی بڑی بول بولتا تھا، جو ہر چیز میں اپنا حق جتلا تھا، جو میری میری کہتے نہیں تھکتا تھا۔

وہ انسان جس کا یہ خیال تھا کہ اس کی حکومت اس کی سلطنت اور اس کا اقتدار لافانی ہے۔

قیامت کے دن اس پر ہیئت طاری ہوگی، اعلان کے جواب میں کچھ نہ کہہ سکے گا، فضائے عالم میں یہ اعلان بار بار گونجے گا:

او، زمین پر خدا بن کر بیٹھنے والو!

او، فرعون اور نمرود کے نقش قدم پر چلنے والو!

او، کمزوروں پر مشق ستم ڈھانے والو!

او، یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کا مال ہڑپ کرنے والو!

او، خدا کی زمین خدا کے بندوں پر تنگ کرنے والو!

او، رب السموٰت والارض سے بغاوت کرنے والو!

آج بولتے کیوں نہیں؟

خاموش کیوں ہو؟

جواب کیوں نہیں دیتے؟

"لمن الملك اليوم؟" "بولو! آج کس کی حکومت ہے؟

تمہاری یا ہماری؟

خدا کی یا بندوں کی؟

خالق کی یا مخلوق کی؟

مالک کی یا مملوک کی؟

رازق کی یا مرزوق کی؟

یہ اعلان تین مرتبہ ہوگا، زمین وآسمان تھرارہے ہونگے، مگر اس اعلان کا کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ خود ہی فرمائے گا "للہ الواحد القھار" اس اکیلے اللہ کی حکومت ہے جو زبردست وغالب ہے، حقیقی بادشاہ ہے تو وہی ہے، حقیقی مالک ہے تو وہی ہے، حقیقی خالق ہے تو وہی ہے۔

" لا خالق الا اللہ ، لا رازق الا اللہ ، لا معبود الا اللہ ، لا مسجود الا اللہ، لا مقصود الا اللہ، لا مطلوب الا اللہ "

حقیقی خالق ہے تو وہی ہے، حقیقی رازق ہے تو وہی ہے، حقیقی مالک ہے تو وہی ہے، باقی سب حکومتیں اور طاقتیں فانی ہیں۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ موت ایک اٹل حقیقت ہے موت ہر کسی کو آئے گی؛ مگر افسوس ہے کہ:

آج ہم دنیا کی ملمع سازیوں سے فریب کھا کر ہم موت کو بھول گئے۔

ہم دنیا کی رنگینیوں میں پڑ کر موت کو بھول گئے۔

ہم دنیا کی چمک دمک، زرق برق اور لق دق کو دیکھ کر موت کو بھول گئے

ہم دنیا کی دولت میں پڑ کر موت کو بھول گئے۔

لیکن یاد رکھو! ہم تو موت کو بھول گئے، لیکن موت ہم کو نہیں بھولی ہے، موت تو ہر وقت یہ اعلان کرتی ہے: کہ مجھے بھول جانے والو! انا الموت، انا الموت.

انا الموت الذی افرق بین البنات والامهات.

انا الموت الذی افرق بین الاخ والاخوات.

انا الموت الذی افرق بین الزوج والزوجات.

انا الموت الذی افرق بین کل حبیب.

انا الموت الذی اخرب الدیار والقصور.

انا الموت الذی اعمر القبور.

انا الموت الذی اطلبکم وادرککم فی بروج مشیدۃ.

ولایبقی مخلوق الایذوقنی.

مجھے بھول جانے والو! میں موت ہوں، میں موت ہوں۔

میں وہ موت ہوں جو ماؤں اور بیٹیوں کے درمیان جدائی ڈالتی ہوں۔

میں وہ موت ہوں جو بھائیوں اور بہنوں کے درمیان جدائی ڈالتی ہوں

میں وہ موت ہوں جو دوستوں اور محبوں کے درمیان جدائی ڈالتی ہوں

میں وہ موت ہوں جو گھروں اور محلوں کو برباد کرتی ہوں۔

میں وہ موت ہوں جو قبروں کو آباد کرتی ہوں۔

میں وہ موت ہوں جو تم کو ڈھونڈتی ہوں اور پالیتی ہوں چاہے تم مضبوط قلعے میں کیوں نہ ہو "ولا یبقی مخلوق الایذوقنی" اور مخلوق میں کوئی ایسا باقی نہیں رہے، جو میرا مزہ نہ چکھ لے۔

میرے دوستو! یہ موت اعلان کرتی ہے اور موت صرف اعلان ہی نہیں کرتی، بلکہ موت وارننگ بھی دیتی ہے۔

پڑھنے لکھنے والے جانتے ہیں کہ امتحان قریب آتے ہیں، تو اساتذہ

طلباء کو محنت کی تلقین کرتے ہیں، جب مریض ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو ڈاکٹر مریض کو پرہیز کی تلقین کرتا ہے، جب افسر اپنے عملے کو احکامات صادر کرتا ہے تو ان کی تعمیل کے لئے انہیں تاکید کرتا ہے، لیکن جب یہ تمام طبقے سستی اور غفلت برتنے لگتے ہیں تو اساتذہ طلباء کو، ڈاکٹر مریض کو اور افسر اپنے ماتحت کو وارننگ دیتا ہے کہ:

تمہاری غفلت کی، تمہاری بد پرہیزی کی، تمہاری سستی کی، برابر شکایتیں مل رہی ہیں، تمہیں خبردار کیا جاتا ہے کہ سنبھل جاؤ! ورنہ نتائج بہت خطرناک ہونگے۔

اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی نظام کائنات میں بندوں کے لئے طرح طرح کی وارننگ کے اشارے اور کنائے دے رکھے ہیں جس سے دنیا کی بے ثباتی کا احساس ہوتا ہے۔

ایک بستی سیلاب کی زد میں آکر صفحۂ ہستی سے مٹ گئی، دیکھنے والوں کے لئے وارننگ ہے کہ تمہارا بھی یہی حشر ہوسکتا ہے، خیال رکھنا!

زلزلے سے ہزاروں انسان زمین کے اندر دھنس گئے، پیوند زمین ہوگئے، دیکھنے والوں کے لئے وارننگ ہے کہ تمہارا بھی حشر یہی ہوسکتا ہے، خیال رکھنا!

ایک ہوائی حادثے میں بڑے بڑے وزیر کرنل جرنل آناً فاناً دنیا سے رخصت ہوگئے ان کے جسم کا کوئی بھی حصہ نہ مل سکا، دیکھنے والوں کے لئے وارننگ ہے کہ تمہارا بھی یہ حشر ہوسکتا ہے، خیال رکھنا!

ایک ریلوے حادثے میں سینکڑوں انسان موت کے منہ میں آگئے،

Scanned by CamScanner

دیکھنے والوں کے لئے وارننگ ہے کہ تمہارا بھی یہی حشر ہوسکتا ہے خیال رکھنا! گھر سے بجتے گھاتے خوشی کے شادیانے بجاتی ہوئی ایک بارات روانہ ہوتی ہے مگر موت نے راستہ میں ہی آ پکڑا والدین کے گھر کہرام مچ گا۔ سسرال والوں کے یہاں کہرام مچ گیا، کیا ہوا؟ ایکسیڈنٹ ہوگیا اور بارات کے ہم اہم لوگ لقمۂ اجل بن گئے۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون" دیکھنے والوں کے لئے وارننگ ہے کہ تمہارا بھی یہی حشر ہوسکتا ہے خیال رکھنا!

میرے دوستو! یہ قدرت کی طرف سے تنبیہات ہیں۔

ہمیں بتایا گیا ہے ہمیں سمجھایا گیا ہے ہمیں وارننگ دی گئی ہے کہ اے لوگو! موت کی تیاری کرلو ایک دن تمہیں بھی اس دار فانی کو چھوڑ کر اس دار باقی میں جانا ہے۔

میرے دوستو! موت تو بہر حال آئے گی ہی! لیکن جس چیز نے ہم کو موت سے غافل کر رکھا ہے وہ ہے دنیا کی اندھا دھن محبت اور لمبی لمبی آرزوئیں۔

میرے دوستو! دنیا کا کمانا یا مالدار ہونا، کوئی بری بات نہیں ہے۔ بلکہ کسب حلال، حلال روزی پر بڑی بڑی بشارتیں ہیں، حلال روزی کمانے والے تو کل قیامت کے دن صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہونگے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان دنیا کمانے میں اتنا مست ہوجائے اتنا مست ہوجائے کہ اسے یہ بھی یاد نہ رہے کہ

میں مسلمان ہوں، مجھ پر کچھ ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔

میرا خالق و مالک ایک ہے جو مجھے ہر دم دیکھ رہا ہے۔

میری موت کا ایک وقت متعین ہے، جس میں ایک سیکنڈ کے لئے تقدیم وتاخیر نہیں ہوگی۔

آج انسان یہ بھول گیا ہے کہ ایک دن مجھے قبر میں جانا ہے، جو وحشت اور تنہائی کا گھر ہے۔

مجھے منکر نکیر کے سوالوں کا سامنا بھی کرنا ہوگا۔

مجھے میدان حشر کے کٹھن مرحلے سے بھی گزرنا ہے۔

مجھ سے زندگی کے ایک ایک لمحہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا، کہ اپنے اوقات کو کہاں کہاں گزارا؟

اپنے اوقات کو کن کن چیزوں میں گذارا؟

اپنی جوانی کہاں گنوائی؟

اپنی تندرستی کہاں کھپائی؟

آج انسان یہ بھول گیا کہ اگر میں نماز نہیں پڑھوگا تو قبر میرے لئے جہنم کا ایک دھکتا ہوا ایک ٹکڑا ہوگی۔

انسان یہ بھول گیا کہ اگر میں نماز نہیں پڑھونگا، تو دنیوی نقصان یہ ہوگا کہ میرے مال میں سے برکت اٹھادی جائے گی، میری زندگی میں برکت نہیں ہوگی، نیک لوگوں کی دعاؤں میں میرا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اگر میں نماز نہیں پڑھونگا، تو میری موت ذلت سے آئے گی، سخت بھوک اور پیاس کی حالت میں آئے گی۔

اگر میں نماز نہیں پڑھونگا تو میری قبر اتنی تنگ کردی جائے گی، اتنی تنگ کردگی جائے گی کہ ایک پسلیاں دوسری پسلیوں میں گھس جائیں گی۔

آج انسان یہ بھول گیا کہ اگر میں نماز نہیں پڑھونگا تو قبر میں مجھ پر ایک خطرناک گنجا سانپ مسلط کر دیا جائے گا۔

آج انسان یہ بھول گیا، اگر میں زکوٰۃ ادا نہیں کرونگا، تو میرا مال اژدھے کی شکل میں میرے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

آج انسان یہ بھی بھول گیا کہ اگر میں یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کا مال ہڑپ کرونگا، تو کل قیامت کے دن میرے منہ میں آگ کے پتھر ٹھونسے جائیں گے۔

آج انسان یہ بھی بھول گیا کہ اگر کسی کی زمین دبالونگا تو میرے گلے میں زمین کا طوق ڈالدیا جائے گا۔

اگر میں زنا کرونگا، تو سانپ اور بچھو میرے اوپر مسلط کر دیئے جائیں گے۔

اے دنیا پر فریفتہ ہونے والے انسان! تمہارا دنیا میں آنا کوئی انوکھی بات نہیں ہے، تمہارے جیسے بے شمار لوگ اس فانی دنیا میں آئے، جو اکڑ اکڑ کر چلتے تھے۔

آج وہ اندھیری کوٹھری میں پڑے، اپنی زندگی کا حساب دے رہے ہیں، ان کے سر کبھی نیچے نہیں ہوتے تھے۔

آج ان کی کھوپڑیاں پیروں کی ٹھوکر بنی ہوئی ہیں، وہ جدھر سے گذرتے تھے، فضا معطر ہو جاتی تھی۔

آج ان کی لاشوں سے بدبو اٹھ رہی ہے، ان کے جسم پر حریر اور کمخواب کا لباس ہوتا تھا۔

Scanned by CamScanner

آج وہ بوسیدہ چیتھڑوں میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں مال و دولت اور بیوی بچوں پر بڑا ناز تھا، لیکن قبر میں ان میں سے کوئی کام نہ آیا۔

اے موت سے غافل انسان! ذرا دیکھ!

کہاں ہیں وہ لوگ جن کے خوبصورت چہرے سورج کی طرح چمکتے دمکتے تھے؟

کہاں ہیں وہ لوگ جن کے حسن کی بتوں کی طرح پرستش اور پوجا کی جاتی تھی۔

کہاں ہیں وہ لوگ جن کی جوانی اور تندرستی پر لوگ رشک کرتے تھے؟

کہاں ہیں وہ لوگ جن کو جنگ کے میدانوں میں غلبہ حاصل ہوتا تھا؟

کہاں ہیں وہ بادشاہ جن کی فصیلوں کے ساتھ حفاظت کی جاتی تھی؟ جنہوں نے بڑے بڑے شہروں کو آباد کیا۔

حقیقت میں آج ان کو موت نے برباد کر کے رکھدیا، بالآخر آج وہ قبر کے اندھیرے میں پڑے، ہائے آگ! ہائے آگ! ہمیں بچاؤ، ہمیں بچاؤ کی فریاد کر رہے ہیں۔

اے اللہ کے بندو! تم رات دن کی گذرگاہ ہو، تمہاری زندگی کم ہوتی جارہی ہے، تمہارے اعمال ریکارڈ رکھے جارہے ہیں، اور موت اچانک آنے والی ہے، اس لئے خدارا! اب آخرت کی تیاری کرلو۔

ہوسکتا ہے اس سال یا اس مہینہ یا اس ہفتہ مرنے والوں میں تمہارا بھی نام ہو۔

ہوسکتا ہے تمہاری زندگی کے دن پورے ہوچکے ہوں۔

ہوسکتا ہے تمہارے سینہ میں اترنے والی گولی بازار میں آچکی ہو۔

ہوسکتا ہے کہ جس گاڑی میں تمہاری موت آنی ہے، اس کا ایکسڈنٹ عنقریب ہو۔

ہوسکتا ہے تمہارے کفن کا کپڑا کلاتھ ہاؤس پر بزار کی دکان پر آچکا ہو۔

ہوسکتا ہے کہ موت دھیرے دھیرے تمہاری دہلیز تک آپہنچی ہو، اور تمہاری مستی اور غفلت و سستی پر قہقہے لگا رہی ہو۔

اے اللہ کے بندے! اس دن اور اس وقت سے پہلے ہوشیار ہو جا، جب لوگوں میں یہ شور ہو جائے، کہ فلاں شخص بیمار ہو گیا ہے، مایوسی کی حالت ہے، کوئی اچھا حکیم بتاؤ! کسی اچھے ڈاکٹر کو بلاؤ۔

پھر تمہارے لئے ڈاکٹر اور حکیم بار بار بلائے جائیں؛ لیکن ان میں سے کوئی بھی تمہیں زندگی کی امید نہ دلائے، پھر لوگوں میں یہ آواز آنے لگے کہ:

اب تو اس نے وصیتیں شروع کر دیں۔

اب تو اس کی زبان بھی بھاری ہو گئی۔

اب تو آواز بھی اچھی طرح نہیں نکلتی۔

اب تو وہ کسی کو پہچانتا بھی نہیں، لمبی لمبی سانس بھی آنے لگی، کراہ بھی بڑھ گئی، پلکیں بھی جھلک گئیں۔

میرے دوستو! اس وقت تمہیں آخرت کے احوال محسوس ہونے لگیں گے، لیکن اب تو زبان بھی تتلائے گی، اب تو وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا، اب تو وہ ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' اور ''الحمد للہ'' بھی نہیں کہہ سکتا، بھائی بہن رشتہ دار کھڑے رو رہے ہیں۔

Scanned by CamScanner

کبھی بیٹا سامنے آتا ہے کبھی بیٹی سامنے آتی ہے۔

کبھی بیوی سامنے آتی ہے۔

کبھی چھوٹی بچی ہاتھ پکڑ کر روتے ہوئے کہہ رہی ہے، ابو جان! ہمیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ مگر زبان کچھ نہیں بولتی، اب تو وہ اپنی بچی کو تسلی بھی نہیں دے سکتا، اتنے میں بدن کے اجزاء سے روح کا نکلنا شروع ہو جاتا ہے، آخر وہ تو نکل کر آسمان کی طرف چلی جاتی ہے، عزیز واقارب جلدی جلدی دفنانے کی تیاری شروع کر دیتے ہیں، عیادت کرنے والے رو دھو کر چپ ہو جاتے ہیں، دشمن خوشیاں منانے لگتے ہیں، عزیز رشتہ دار مال بانٹنے میں لگ جاتے ہیں اور مرنے والا اپنے اعمال میں پھنس جاتا ہے۔

اے اللہ کے بندو! دنیا سے جانے والوں سے عبرت حاصل کرو کہ وہ اپنے اپنے کارنامے، سچے مالک کے سامنے لے کر جا رہے ہیں، ایک دن تمہیں بھی جانا ہے، اکیلا اور تنہا جانا ہے۔

وہاں نہ تو تمہارا مال کام آئے گا۔

وہاں نہ تمہاری فیکٹریاں اور کارخانے کام آئینگے۔

وہاں نہ تو دوست واحباب اور عزیز واقارب کام آئینگے اور نہ ہی اولاد اور بیوی بچے کام آئیں گے۔

وہاں نہ تو تمہاری ذکاوت وذہانت اور چالاکی کام آئیگی، نہ تو تمہارا عہدہ ومنصب کام آئے گا۔

وہاں تو صرف اور صرف اعمال کا کھرا سکہ چلے گا۔

میرے دوستو! جب ہمیں اس بات پر یقین ہے کہ ایک دن ہمیں

Scanned by CamScanner

موت آئے گی اور لوگ ہمیں غسل دے کر، اس جگہ ڈال آئینگے، جو جگہ روزانہ یہ اعلان کرتی ہے کہ: اے آدم کی اولاد! اے آدم کے بیٹو!

میں بیگانگی کا گھر ہوں۔

میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔

میں ظلمت وتاریکی کا گھر ہوں۔

میں سانپ اور بچھوؤں کا گھر ہوں۔

جب کوئی بدکار، جب کوئی بدکردار اس جگہ رکھا جاتا ہے، تو وہ کہتی ہے: تیرا آنا نامبارک ہو، برا کیا جو تو آیا، جتنے لوگ زمین پر چلتے تھے، ان میں سب سے زیادہ مجھے تجھ ہی سے نفرت تھی، آج جب تو میرے حوالہ ہوا ہے تو تو میرے برتاؤ کو بھی دیکھے گا، اس کے بعد وہ اس کو اس طرح دباتی ہے کہ ایک پسلیاں دوسری پسلیوں میں گھس جاتی ہیں۔ اور ستر اژدھے اس پر ایسے مسلط ہوجاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی زمین پر پھونک مار دے، تو اس کے اثر سے زمین پر قیامت تک گھاس نہ اُگے۔

میرے بھائیو! جب ہمیں اس بات پر یقین ہے کہ ہمارے اوپر ایک دن وہ بھی آنے والا ہے، جس کے بارے میں قرآن نے کہا "یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْأُ مِنْ اَخِیْہِ" (الآیۃ) اے انسان! تیرے اوپر ایک دن وہ بھی آنے والا ہے، کہ جس دن نفسی نفسی کا عالم ہوگا۔

ہر انسان پریشانیوں کی وجہ سے عرق آلود ہوگا۔

ہر انسان سخت بھوک، سخت پیاس اور خوف سے بے حال ہوگا۔

جس دن بھائی بھائی کو نہیں پہچانے گا۔

Scanned by CamScanner

باپ بیٹے سے راہ فرار اختیار کرے گا۔
ماں اپنے بچے کو دیکھ کر دور بھاگے گی۔
بیوی شوہر سے اور شوہر بیوی سے نفرت کرے گا۔
جگری دوست آنکھ چرا کر نکل جائیں گے۔

صرف ایک نیکی کیلئے بیٹا اپنے باپ کے پاس جائے گا، اور کہے گا:

اے ابا جان! آپ دنیا میں میرے اوپر اپنی جان نچھاور کرتے تھے، میں ذرا بیمار ہو جاتا تو آپ راتوں رات جاگتے تھے، خود نہیں سوتے تھے، مجھے سلاتے تھے، خود نہیں کھاتے تھے، مجھے کھلاتے تھے، میرے لئے آپ اپنا آرام وراحت چھوڑ دیتے تھے، اے با جان! آج میں مشکل میں گرفتار ہوں اور وہ بھی کوئی زیادہ نہیں صرف ایک نیکی کی بات ہے، اے ابا جان! مجھے ایک نیکی دیدیجئے، تاکہ میری بھنور میں پھنسی ہوئی کشتی پار لگ جائے، تو دنیا میں بیٹے پر جان نچھاور کرنے والا باپ بھی ایک نیکی دینے سے انکار کردے گا، اور کہے گا کہ جا! مجھے خود اپنے لالے پڑے ہیں، بیوی شوہر کے پاس جائیگی، اور کہے گی کہ: دنیا میں آپ کی ساری محبت میرے اوپر قربان رہا کرتی تھی، میرے ایک اشارے پر آپ آسمان سے تارے توڑ لایا کرتے تھے، آج کچھ زیادہ نہیں میں صرف آپ سے ایک نیکی چاہتی ہوں، ایسی بیوی کو بھی شوہر ایک نیکی دینے سے انکار کردیگا، گویا اس دن تمام دنیاوی رشتے کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ پھوٹ جائینگے، اگر وہاں کوئی کام آئے گا، تو ہمارا اعمال کام آئے گا، ہمارے اعمال کا کھرا سکہ کام آئے گا۔

میرے بھائیو! جب ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ اگر ہمارے اعمال

اچھے نہیں ہونگے، تو ہمیں وہ سانپ اپنے منہ میں جہنم میں لے کر چلا جائے گا جس کا نام ''جریس'' ہے، جو اتنا بڑا ہوگا کہ اس کا سر ساتویں آسمان پر ہوگا اور اس کی دم ساتویں زمین کے نیچے ہوگی، جبرائیلؑ اس سے پوچھیں گے کہ: اے جریس! تو دوزخ سے باہر کیوں آگیا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے پانچ قسم کے آدمیوں کو لینے آیا ہوں:

۱ نماز نہ پڑھنے والے کو۔
۲ زکوٰۃ نہ دینے والے کو۔
۳ سود لینے والے کو۔
۴ شراب پینے والے کو۔
۵ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والے کو۔

جب ہمیں اس بات پر یقین ہے کہ اگر ہمارے اعمال اچھے نہیں ہونگے تو ہمیں اس آگ میں جلایا جائے گا جس کو ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کا رنگ سرخ ہوگیا۔

پھر ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کا رنگ سفید ہوگیا۔

پھر ہزار برس تک دھونکا گیا، تو اس کا رنگ سیاہ ہوگیا، جس آگ کی سب سے ہلکی آنچ یہ ہوگی، کہ جب دوزخی کو اس آگ کا جوتا پہنایا جائے گا، تو اس کی تپش کی وجہ سے اس کا بھیجا ہانڈی کی طرح پکنے لگے گا، اللّٰھم احفظنا.

اس لئے اے اللہ کے بندو!

آج اللہ کے سامنے رولو، گڑگڑالو، توبہ اور اظہار ندامت کرلو، کل تمہارارونا، گڑگڑانا بیکار جائے گا۔

آج اللہ کی گرفت سے ڈر کر گناہوں کو چھوڑ دو، کل تمہارا ڈرنا ضائع جائے گا۔

آج اللہ کی اطاعت کرلو، اس دن لی اطاعت کسی شمار میں نہیں ہوگی۔

آج سوچ لو، کل تم سوچو گے تو سہی؛ لیکن تمہارا سوچنا بیکار ہوگا۔

آج ہماری باتوں کو سن کر عمل کرلو، کل تم سنو گے تو سہی؛ لیکن تمہارا سننا فضول ہوگا۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

# کیا اب بھی اتحاد ضروری نہیں ہوا؟

نحمدہٗ ونصلی علی رسوله النبی الکریم .

اما بعد: فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم○ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم○ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا○ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَاط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

وقال اللّٰہ تبارک وتعالٰی: وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا، اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ صدق اللّٰہ العظیم

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: المسلم اخوا لمسلم .

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: المسلم کجسد واحد، او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام .

میرے محترم بزرگو! اور دوستو! اور امت مسلمہ کے غیور فرزندو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا بہت بڑا احسان وکرم ہے کہ اس نے ہم سب کو دین کی نسبت سے آقائے دو ں سرکارِ دوعالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے اکٹھا ہونے اور کچھ کہنے سننے کا موقع عنایت فرمایا، وہ مجالس جن میں اللہ رب العزت کا ذکر کیا جائے، وہ اجتماعات جن میں اللہ

رب العزت کے دین کا تذکرہ کیا جائے، وہ محفلیں جن میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی طرف دعوت دی جائے، وہ مجالس وہ اجتماعات، اللہ رب العزت کے نزدیک بہت قیمتی ہیں، آج اگر ہمیں اس کا احساس نہیں ہوتا تو کل قیامت کے دن یہ احساس ہوگا کہ یہ مجالس کتنی قیمتی تھیں، جبکہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اجتماعات کو دنیا میں ہی جنت قرار دیا اور اجتماعات میں شرکت کرنے کو جنت کے پھل اور میوے قرار دیئے اور اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو کچھ کھا پی لیا کرو۔

حضرات صحابہ کرام حیران ہوئے اس لئے کہ جنت کی صفت یہ ہے **ما لا عین رأت** اسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، **ولا اذن سمعت** اسے کسی کان سے نہیں سنا، **ولا خطر علی قلب بشر** کسی دل پر اس کا کھٹکا تک نہیں گزرا تو جنت کے باغات کہاں سے آگئے تو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مجالس جن میں اللہ رب العزت کا ذکر ہو وہ مجالس جن میں دین کی باتیں ہوتی ہوں، وہ مجالس جنت کے باغات ہیں اور ان میں تھوڑی دیر بیٹھ کر دین کی باتوں کو سن لینا یہ جنت کے پھل اور میوے ہیں، کل قیامت کے دن جب تمام انسان کے اوقات کو تولا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ اپنے اوقات کو کن کن چیزوں میں گزارا؟ اپنے اوقات کو کہاں کہاں گزارا؟ تو

وہی وقت قیمتی بنے گا جو ان اجتماعات میں گزرا ہوگا۔

وہی وقت قیمتی بنے گا جو ان مجالس میں گزرا ہوگا۔

Scanned by CamScanner

وہی وقت قیمتی بنے گا جو نماز اور ذکر اللہ میں گزرا ہوگا۔

وہی وقت قیمتی بنے گا جو خدمت خلق اللہ میں گزرا ہوگا۔

وہی وقت قیمتی بنے گا جس پر انسان مطمئن ہوگا اور اس کی یہ تمنا ہوگی کہ اے کاش! ہم اپنے تمام اوقات کو انہیں چیزوں میں گزار دیتے اور فضول چیزوں میں اپنا وقت گزارتے۔

میرے دوستو!

آج کی اس محفل کو منعقد کرنے کا اصل مقصد سب سے بڑا مقصد اپنے مسلمان بھائیوں اور امت مسلمہ کے غیور فرزندوں کے سامنے عالم اسلام کے حالات کو بیان کرنا ہے اور انہیں یہ بتلانا ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں مسلمان کن مسائل کا شکار ہیں؟ کن حالات سے دوچار ہیں؟ مسلمان بچوں پر کیا بیت رہی ہے؟ مسلمان ماؤں اور بہنوں کے ساتھ کیا کچھ کیا جارہا ہے؟ اور ان حالات میں ہم ان مسلمانوں کے لئے اور اسلام کی حفاظت کے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں؟ اور یہ حالات کیوں آئے اور یہ حالات کب آئے؟ اور یہ حالات کیسے آئے اور یہ حالات کب تک آتے رہیں گے؟

ان تمام باتوں پر غور کرنے کے لئے اس مبارک محفل کا انعقاد کیا گیا ہے، اللہ رب العزت ہمارے اس سننے سنانے کو قبول فرمائے اور ہماری اس مختصر سی گفتگو کو امت مسلمہ کے مسائل کا حل بنائے۔

میرے دوستو! یہ بات ڈھکی چھپی نہیں، بلکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس وقت مجموعی طور پر مسلمانوں کی ہوا اکھڑ چکی ہے، نہ

Scanned by CamScanner

ان کی کہیں عزت وعظمت ہے اور نہ ہی ان کا کہیں رعب ودبدبہ ہے۔

دنیا کا کوئی بھی فرد

دنیا کی کوئی بھی قوم

دنیا کا کوئی بھی گروہ

اور دنیا کی کوئی بھی حکومت وسلطنت ان سے نہیں ڈرتی ہے اور وہ ہر کسی سے ڈرتے ہیں۔

آج عالمی سطح پر ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے، ان کو ایک ضعیف اور کمزور امت تصور کیا جارہا ہے۔

آج دنیا کے ہر خطے میں انہیں ذلیل ورسوا کیا جارہا ہے، دین واسلام کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں، اور حد تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے محبوب رہبر ورہنما اور کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمسخر کیا جارہا ہے، ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے، اور قرآن کریم جیسی مقدس کتاب کو جلایا جارہا ہے، علی الاعلان اس کی بے حرمتی کی جارہی ہے اور اسلام کے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف کتابیں لکھی جارہی ہیں، دہشت گردی کا الزام دے کر مسلمانوں کو اور مسلمانوں کے رہنما علماء کرام کو چن چن کر ختم کرنے کی پلاننگ تیار کی جارہی ہے۔

اور سب سے بڑا سانحہ تو یہ ہے کہ

وہ سرزمین ں مسلمانوں کا قلب واقع ہے۔

وہ سرزمین جو چودہ سو سال سے اسلام کا گڑھ چلی آرہی ہے۔

وہ سرزمین ں وحی کے برکات کا نزول ہوتا رہا ہے۔

وہ سرزمین جو مسلمانوں کے دل کی حیثیت رکھتی ہے، آج اسی دل میں صلیب کا زہر آلو خنجر گھونپنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

میرے غیور مسلمان بھائیو! ذرا سوچو تو سہی کہ آخر ایسا کیوں ہورہا ہے؟ اتنا بڑا انقلاب کیسے آیا؟ پوری دنیا سے اسلام اور مسلمانوں کی عزت وعظمت اور رعب ودبدبہ کیوں کر ختم ہوگیا؟

کل تک وہ مسلمان جن سے قیصر وکسریٰ جیسی سپر پاور طاقتیں لرزتی تھیں۔

کل تک وہ مسلمان جو نہتے، تین سو تیرہ تھے؛ مگر انہوں نے ایک ہزار مسلح تجربہ کار کافروں کو شکست دی تھی۔

کل تک وہ مسلمان جو تین ہزار تھے؛ مگر انہوں نے دو لاکھ کے لشکر کو شکست فاش دی تھی۔

کل وہ مسلمان جو آگ کے سمندر میں کود جایا کرتے تھے، اور خون کے سمندر کو عبور کر جایا کرتے تھے۔

مسلمانو! کیا ہوا؟ کہ آج اس قوم سے، دنیا کی سب سے بدترین قوم، دنیا کی سب سے رذیل وکمین قوم، آج اس قوم سے اسرائیل جیسی ملعون قوم بھی نہیں ڈرتی، کل تک یہی یہودی حضرت عمرؓ سے منتیں کرتے تھے، کہ ہمیں خیبر سے نہ نکالو۔

جب حضرت عمرؓ نے ان کو وہاں سے نکالنے کا فیصلہ کیا، تو ایک بوڑھے یہودی نے آکر کہا، اے عمرؓ! آپ کے سامنے اللہ کے نبیؐ نے، محمدؐ نے کہا تھا کہ خیبر کے اندر یہودیوں کو رہنے دیا جائے، یہ مسلمانوں کو ٹیکس

Scanned by CamScanner

دینگے، اپنی زمین کے پیداوار کا کچھ حصہ دینگے، تو آپ ہمیں خیبر سے کیوں نکال رہے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: اے اللہ کے دشمن! مجھے نبیؐ کا ایک ایک فرمان یاد ہے اور مجھے یہ بھی یاد ہے جب اللہ کے نبیؐ نے تیری طرف اشارہ کر کے کہا تھا کہ: ایک دن وہ بھی آئے گا کہ جب مسلمان تجھے خیبر سے نکالیں گے، اور تیری اونٹنی تیرے پیچھے دوڑتی ہوئی جارہی ہوگی، اور تیرے عمامے تیرے سر پہ اچھل رہے ہونگے، میں تمہیں خیبر سے نکالونگا، اور خیبر کو پاک کرونگا، کل تک یہی یہودی خیبر میں رہنے کے لئے ٹیکس دے کر رہا کرتے تھے، کل تک یہی یہودی خیبر میں رہنے کے لئے منتیں کرتے تھے، آج ان یہودیوں کو یہ ہمت کیسے ہوئی کہ وہ فلسطین کے اندر مسلمانوں کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں؟

کل تک وہ عیسائی جن کو مسلمانوں نے اتنا مارا تھا، اتنا مارا تھا کہ ان کو کہیں جگہ نہیں ملتی تھی، جب ان کا کمانڈر کشتی کے ذریعہ سے دریا پار کر رہا تھا، تو اپنی زمین کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا کہ: اب تیرے اندر قیامت تک نہیں آسکونگا۔

کل تک وہ عیسائیت جس نے ہماری تلواروں کے نیچے دم توڑا تھا۔

کل تک وہ عیسائیت جو ہماری لونڈی اور غلام بن کر رہا کرتی تھی۔

جو کل تک ہم سے بھیک مانگتی تھی۔

مسلمانو! کیا ہوا کہ:

آج عیسائی بھی ہم سے شیر ہوگئے؟

آج یہودی بھی ہم سے شیر ہوگئے؟

Scanned by CamScanner

آج وہ کافر بھی ہم سے شیر ہو گئے جو ہمارے زیر سایہ رہا کرتے تھے؟
ہمارے مغل بادشاہوں کے زیر سایہ رہا کرتے تھے؟
آج وہ بھی ہم سے شیر ہو گئے؟
آج ان کی شاخیں بھی ہم سے شیر ہو گئیں؟

ذرا سوچو تو سہی! ہم مسلمان ہیں اور وہ اسی کفر پر قائم، آخر اتنا بڑا انقلاب کیسے آیا؟

مسلمانو! کیا تمہاری کمزوری کی وجہ افراد کی کمی ہے؟
کیا تمہاری کمزوری کی وجہ مال و دولت اور سیم و زر کی کمی ہے؟
کیا تمہاری کمزوری کی وجہ تربیت یافتہ فوجوں کی قلت ہے؟
کیا تمہاری کمزوری کی وجہ اسلحہ، گولہ بارود کا فقدان ہے؟
کیا تمہاری کمزوری کی وجہ ساز و سامان کی کمی ہے؟
کیا تمہاری کمزوری کی وجہ سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کا عدم حصول ہے؟ نہیں بالکل نہیں............

اگر افرادی اعتبار سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کی تعداد ایک ارب تیس کروڑ سے کہیں زیادہ ہے۔

وسائل کے اعتبار سے دیکھا جائے تو پیٹرول جیسے سیال سونے کے کنویں زیادہ تر مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں، معدنیات کے ذخائر اور کانیں بھی زیادہ تر اسلامی ممالک میں ہیں۔

مالی اعتبار سے دیکھا جائے تو اقوام عالم میں مسلمان قوم کہیں زیادہ مال دار ہے۔

Scanned by CamScanner

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مسلمان کمزور اور مغلوب ومقہور کیوں ہو رہے ہیں؟

مسلمان ہر جگہ کیوں مار کھا رہے ہیں؟

مسلمانوں پر ہر جگہ ظلم وستم کے پہاڑ کیوں توڑے جا رہے ہیں؟

خدا تعالیٰ کی یہ سرزمین اپنی تمام تر وسعت وکشادگی کے باوجود ان کے لئے کیوں تنگ ہوتی جارہی ہے؟

میرے بھائیو! اگر غور سے دیکھا جائے، ایک تحقیقی جائزہ لیا جائے، تو پتہ چلتا ہے کہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی کمزوری اور ذلت ورسوائی کی اصل وجہ، ں اسلام کی پیروی سے انحراف ہے وہیں، اس کا ایک بڑا سبب آپسی اختلاف وانتشار، آپس کے لڑائی جھگڑے، آپسی جنگ وجدل اور اتحاد واتفاق کا فقدان ہے۔

میرے غیور مسلمان بھائیو! پوری تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں میں اتحاد واتفاق اور اخوت ومحبت کا یہ رشتہ برقرار رہا، جب تک مسلمان قوم اتحاد واتفاق کی لڑی میں پیوست رہی، جب تک مسلمان شیشہ پلائی ہوئی دیوار رہے، اس وقت تک انہیں کوئی آنکھیں نہیں دکھا سکتا تھا۔

اس وقت تک ان پر کوئی اپنی حاکیت ظاہر نہیں کرسکتا تھا اور وہ ساری دنیا پر چھائے رہے۔

جب تک مسلمانوں میں یقین محکم اور عمل پیہم کا جذبہ کارفرما رہا، اور ان کے پاس ایمان ویقین جیسی بیش بہا دولت موجود رہی، اس وقت تک

Scanned by CamScanner

ان پر کوئی اپنا رعب و دبدبہ قائم نہیں کر سکتا تھا۔

جب تک مسلمان متحد رہے اس وقت انہیں بڑی سی بڑی طاقت شکست نہیں دے سکتی تھی۔

لیکن جب سے انہوں نے ایک دوسرے کو گرانے، ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے اور ایک دوسرے کو زیر کرنے کا عمل شروع کیا، جب سے مسلمان قوم چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں، چھوٹے چھوٹے فرقوں میں اور جماعتوں میں بٹنی شروع ہوئی۔

جب سے ہر شخص اپنی ایک الگ جماعت بنانے کی فکر میں لگ گیا۔

جب سے ہر شخص اپنی ایک ڈیڑھ انچ کی مسجد بنانے کی فکر میں لگ گیا۔

جب سے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگنے لگے۔

جب سے ایک دوسرے کو ختم کرنے کی کوشش جاری ہوئی۔

جب سے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون کا پیاسا ہو گیا۔

اور ایک دوسرے کا خون بہانے لگا

اس وقت سے یہ مسلمان قوم پوری دنیا میں ذلیل و رسواء ہونے لگی۔

اسی وقت سے بے کسی، بے بسی، مایوسی، معاشرتی خرابیاں، اقتصادی بربادی، تہذیبی پستی اور غربت وافلاس جیسی بیشمار درد انگیز پریشانیوں کا دائرہ، دن نکلتے اور شام ڈھلتے بڑی تیزی سے مسلمانوں کو اپنے گھیرے میں لینے لگا۔

میرے دوستو! تاریخ گواہ ہے اس بات پر کہ جب بھی مسلمانوں کو شکست یا زوال کا سامنا کرنا پڑا تو اس کی بنیادی وجہ یہ تھی، کہ مسلمان یہ

اصول بھول گئے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، جب بھی مسلمانوں کو شکست ہوئی تو آپسی خانہ جنگیوں اور آپس کے اختلاف و انتشار کی وجہ سے ہوئی۔

اور تاریخ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ جب مسلمان قوم کے افراد آپسی اتحاد و اتفاق کی لڑی میں پیوست ہوتے ہیں، تو ایک ناقابل تسخیر چٹان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

ایک ناقابل تسخیر قلعہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

پھر ان کے سامنے پہاڑ بھی سر بہ خم نظر آتے ہیں، پھر ان کے سامنے طوفان کی بلاخیز، تندی بھی پیکر جمود بن جاتی ہے۔

جب قوم میں اتحاد و اتفاق ہوتا ہے تو وہ پہاڑوں سے ٹکرا جاتی ہے، طوفانوں کے مقابلہ میں ڈٹ جاتی ہے، اور ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں کود جاتی ہے، پھر ان کے سامنے دوسری مخلوق بھی تار عنکبوت ہو کر رہ جاتی ہے۔

ایک تجربہ کار شیخ نے اپنے چند فرزندوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ: اے بیٹو! ایک مضبوط رسی لاؤ، رسی منگا کر بوڑھے باپ نے کہا کہ تم سب مل کر خوب طاقت لگا کر اس رسی کو توڑو، سب بیٹوں نے زور آزمائی کی اور پوری طاقت سے اس رسی کو کھینچتے رہے، مگر اس رسی کا بال بیکا نہ کر سکے، اس کے بعد بوڑھے باپ نے کہا کہ اس رسی کی گرہیں الگ الگ کر دو، جب اس رسی کی گرہیں الگ الگ ہو گئیں، تو پیر خردمند نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے سے کہا: اے بیٹے! اس رسی کو توڑو، چھوٹے بچے نے نہایت

آسانی کے ساتھ توڑ دیا، تو انہوں نے کہا کہ اسی طرح اگر تم آپس میں متحد رہے، ایک رہے، تو مثل سد سکندری ثابت ہوگے، کوئی تمہارا بال بیکا نہ کر سکے گا، کوئی تمہیں آنکھیں نہیں دکھا سکتا، اور اگر الگ کی ہوئی رسی کے مانند رہے، اختلاف وانتشار تمہارا شیوہ بنا رہا، تو جو چاہے گا کچل دے گا، جو چاہے گا مسل دے گا، لیکن اگر شیشہ پلائی ہوئی دیوار رہے تو کوئی تمہیں اپنی آنکھیں نہیں کھا سکتا، کوئی تم پر اپنی حاکمیت ظاہر نہیں کر سکتا۔

میرے دوستو! اتحاد خدا تعالیٰ کی طاقت کے بعد سب سے بڑی طاقت ہے۔

اتحاد دنیا کی وہ عظیم طاقت ہے، جسے کوئی طاقت چیلنج نہیں کر سکتی۔ کوئی طاقت مقابلہ میں نہیں آسکتی۔

اتحاد قوموں کے تحفظ وبقاء کا ضامن ہوا کرتا ہے۔

اتحاد تیز وتند آندھی کو سنبھلنے کا موقع نہیں دیتا۔

اتحاد قرآن کریم کی پکار ہے۔

اتحاد کامیابی کی دلیل ہے۔

اتحاد کامیابی کی کلید ہے۔

اتحاد قوت وشوکت کا اہم ترین عنصر ہے۔

اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

آج امت کی ناکامیابی اور نامرادی کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ آج ہم ہر طرح سے بٹ چکے ہیں، اتحاد کا مالا ٹوٹ چکا ہے، اس کی موتیاں بکھر رہی ہیں، اس لئے آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے صف میں اتحاد پیدا کریں، اور

Scanned by CamScanner

اختلاف وانتشار کو ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔

تاریخ سے آشنا حضرات جانتے ہیں کہ جب غرناطہ پر بربادی کی گھٹائیں چھا رہی تھیں، جب اسپین پر مصائب کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے۔

تو وہاں کے مسلمان عربی، اندلسی اور بربری کے نام پر لڑ رہے تھے، آپسی خانہ جنگی میں مصروف تھے۔

وہاں کے مسلمان مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، ایک دوسرے پر فتوے لگا رہے تھے۔

وہاں کے مسلمان اسلام کے بجائے اپنے خاندانوں اور قومیتوں پر فخر کر رہے تھے، ایک مسلمان سردار دوسرے مسلمان سردار کو دیکھنا گوارہ نہ کرتا تھا، بلکہ ایک دوسرے کے خلاف عیسائیوں سے بھی مدد لیتے تھے۔

وہاں کے مسلمانوں نے خود عیسائیوں کے ہاتھوں سے کتنے مسلمانوں کو خوشی خوشی قتل کروایا، جس کی وجہ سے عیسائیوں کے دل کے اندر سے اسلام اور مسلمانوں کا رعب ودبدبہ ختم ہو گیا۔

بالآخر آسمان نے وہ دن دیکھا کہ

وہ اندلس جہاں مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک انتہائی شان وشوکت کے ساتھ حکومت کی تھی۔

وہ اندلس جہاں مسلمانوں نے تہذیب وتمدن اور علم وفضل کے وہ چراغ جلائے تھے، جو اس وقت کی دنیا میں بے مثال تھے۔

وہ اندلس جہاں کا چپہ چپہ آٹھ سو سال تک تکبیر کی صداؤں سے اور

Scanned by CamScanner

اذان کی آوازوں سے گونجتا رہا، جہاں کا شاید کوئی قطعۂ زمین ایسا باقی نہیں تھا، جس میں مسلمانوں کے سجدوں کے نشان ثبت نہ ہوتے تھے، لیکن جب وہاں کے مسلمانوں نے ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند کرنی شروع کیں، ایک دوسرے کے خلاف جنگ وجدال شروع کر دیا، تو وہاں کے مسلمانوں کے اختلاف وانتشار کی بنیاد پر وہاں کے کتنے مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔

کتنی مسلمان ماؤں اور بہنوں کی عزت وناموس کو لوٹا گیا۔

کتنے مسلمانوں کو زبردستی عیسائی بنایا گیا۔

کتنے مساجد ومکاتب اور خانقاہ ومدارس کو منہدم کر دیا گیا، اور وہاں کی کتنی مسجدوں کو گرجا گھروں میں تبدیل کر دیا گیا۔

اس طرح بغداد میں بھی آپ جانتے ہیں کہ بغداد مسلمانوں کا ایک بڑا علمی مرکز رہا ہے، وہاں بڑے بڑے فقہاء اور محدث پیدا ہوئے، علم کلام، علم فقہ، علم منطق، علم ریاضی اور کیمیا پر اتنی کتابیں لکھی گئیں، کہ کتب خانے کے کتب خانے بھر گئے تھے، وہاں مسلمانوں کی ایک بڑی مضبوط سلطنت قائم تھی۔

لیکن جب وہاں کے مسلمان آپس میں لڑنے لگے۔

جب وہاں کے مسلمان آپس میں بٹ گئے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان پر تاتاریوں کو مسلط کر دیا۔

''فتنۂ تاتار'' وہ فتنہ ہے، جس کا تذکرہ کرتے ہوئے آج بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، ہلاکو خان کی فوجوں کے ہاتھوں سے بغداد اور اس

کے مضافات میں ایک کروڑ چھ لاکھ مسلمان قتل ہوئے، انہیں گاجر مولی کی طرح کاٹا گیا، کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے دل ودماغ پر تاتاریوں کا اس قدر رعب ودبدبہ چھا گیا تھا کہ اگر ایک تاتاری عورت مسلمان مرد کو بازار میں روک لیتی اور کہہ دیتی کہ تم یہیں ٹھہرو! میں گھر سے تلوار لاکر تمہیں قتل کرتی ہوں تو اس مسلمان پر اتنا خوف چھا تا کہ اسے وہاں سے ایک قدم آگے بڑھانے کی جرأت نہ ہوتی اور عورت اسے قتل کردیتی۔

آپ جانتے ہیں کہ وہاں کے مسلمانوں کو یہ ذلت کیوں اٹھانی پڑی؟ آپس میں ٹکرانے اور ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے کی وجہ سے۔

اور اسی طرح بخاری وسمرقند اور تاشقند میں بھی، جہاں سے ہزاروں؛ بلکہ لاکھوں لوگ مستفیض ہوئے تھے، جہاں علم کی شمع جلی تھی اور اپنے اپنے وقت کے بڑے بڑے اماموں اور اولیاء اللہ نے روشنی حاصل کی تھی؛ لیکن

وہاں کے مسلمانوں کے آپس میں دست وگریباں ہونے کی بنا پر۔

وہاں کے کتنے مسلمانوں کو پٹرول ڈال کر زندہ جلایا گیا۔

کتنے مسلمانوں کے جسموں پر کھولتا ہوا تیل ڈالا گیا۔

کتنے مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں کو سی کر ایک دوسرے سے ملا دیا گیا۔

ان کے جسم کے حساس ترین حصوں میں لوہے کی گرم سلاخوں کو داخل کیا گیا۔

کتنے مسلمانوں کو مضبوطی سے باندھ کر ان کے کانوں اور آنکھوں میں کیمیاوی مواد ڈالا گیا۔

ان کے جسم کے ایک ایک عضو کو تیز گرم لوہے کے ٹکڑوں سے داغا گیا۔

Scanned by CamScanner

کتنے مسلمانوں کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے دیوار کی جانب سے ان کے کانوں میں کیلیں ٹھونک کر ایک لمبی مدت تک اسی حالت پر باقی رکھا گیا۔

کتنے مسلمانوں کے سر کے بالوں کو ایسی سخت دلی کے ساتھ اکھاڑا گیا کہ بال کے ساتھ کھال بھی اتر جاتی تھی۔

کتنے مسلمانوں کے جسم پر کیل دار لاٹھیوں سے کاری ضربیں لگائی گئیں، ان کے انگلی کے پوروں میں کیل ٹھونکی گئی۔

کتنے مسلمانوں کے جسم کے کسی حصہ میں سوراخ کر کے گرہ دار رسی ڈال کر دو تین دن کے بعد اس کو آرے کی طرح چلایا جاتا۔

کتنے مسلمانوں کے سروں میں لمبی لمبی میخیں ٹھونکی گئیں، جو مغز تک پہنچ جاتی تھیں، اور مسلمان ماؤں بہنوں کے ساتھ وہ معاملہ اور وہ سلوک کیا گیا۔

جس کو بیان کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔

جس کو لکھتے ہوئے قلم کانپتا ہے۔

جس کو پڑھتے ہوئے زبان لڑکھڑاتی ہے۔

جس کو سنتے ہوئے دل سے یہ آواز آتی ہے کہ کیا کوئی اب موسیٰ بن نصیرؒ اور صلاح الدین ایوبیؒ جیسا کمانڈر دوبارہ پیدا نہیں ہوگا جو ان مظالم کا بدلہ لے سکے؟

میرے غیور مسلمان بھائیو! حقیقت میں آج ہندستان میں بھی وہی داستان اور وہی تاریخ دہرانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں، جو اندلس، بخارا، سمر

قند اور تاشقند میں دہرائی گئی، اسلام اور مسلمانوں کا دشمن، انسانیت کے نام پر کلنک، ہندو بھیڑیوں کا سرغنہ اڈوانی بابری مسجد کے شہید ہونے سے پہلے جب وہ اسپین کا دورہ کر کے آیا تھا تو اس نے یہ عہد کیا تھا، اس نے یہ عزم مصمم کیا تھا کہ ہم ہندستانی مسلمانوں کے ساتھ وہی داستان اور وہی تاریخ دہرائینگے جو اسپین، بخارا اور سمرقند میں مسلمانوں کے ساتھ دہرائی گئی تھی اور تین ہزار مسجدوں کو گرا کر مندروں میں تبدیل کریں گے۔

میرے دوستو! آج اس داستان کو دہرانے کے لئے ہزاروں؛ بلکہ لاکھوں انسانی بھیڑیوں کو ٹریننگ دی جارہی ہے۔

انہیں ہتھیاروں سے لیس کیا جارہا ہے۔

آج وہ بھڑیئے مسلمانوں کا گوشت کھانے اور ہڈیاں چبانے کے لئے منہ پھاڑے ہوئے بیٹھے ہیں، صرف اشارہ کے منتظر ہیں؛ لیکن افسوس ہے کہ آج ہم اختلاف وانتشار اور گروہ بندی کے جال میں پھنس کر، اس چوراہے پر جا کھڑے ہوئے ہیں، جس کا ہر راستہ ہلاکت و بربادی کی طرف جاتا ہے، جس کی ہر منزل پہلی منزل سے زیادہ تاریک ہے۔

اے اللہ کے بندو! اے خواب غفلت میں مدہوش مسلمانو! خواب غفلت سے بیدار ہو، اور ذرا اپنے چاروں طرف دیکھو کہ کافروں نے تمہیں ہر طرف سے گھیر لیا ہے، کافروں کے خونی پنجے تمہارے شہ رگ تک پہنچ چکے ہیں؛ اس لئے اب اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرو اور کفار کا قلع قمع کردو، اور اختلاف وانتشار کو ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ؛

ورنہ وہ دن دور نہیں جب تمہارے ساتھ وہی داستان دہرائی جائیگی،

جو اندلس، بخارا اور سمرقند کے مسلمانوں کے ساتھ دہرائی گئی تھی۔

وہ دن دور نہیں کہ جب تمہارے اوپر اس طرح کے مظالم ڈھائے جائیں، جس طرح کے مظالم روس اور افغانستان کے مظلوم اور معصوم مسلمانوں پر ڈھائے گئے۔

وہ دن دور نہیں کہ جب ہماری ماؤں اور بہنوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے، جو باشندگان ماوراء النہر کی بہن بیٹیوں کے ساتھ کیا گیا۔

میرے دوستو! ایک بات اور یاد رکھو کہ اگر خدانخواستہ یہ کفار ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں، تو وہ ہم سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ تم کس فرقے سے تعلق رکھتے ہو؟ تم کون سے مسلک سے تعلق رکھتے ہو؟ تم دیوبندی ہو، یا بریلوی؟ مودودی ہو، یا اہل حدیث؟ وہ تو یہ پوچھیں گے کہ تم اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہو یا نہیں؟ وہ تو یہ دیکھیں گے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھنے والا ہے یا نہیں؟

میرے دوستو! ہر کلمہ پڑھنے والا ان کا نشانہ ہے؛ اس لئے اب بلا تفریق مذہب وملت کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ، کیا تم نہیں دیکھتے کہ آج پوری دنیا کے کافر اسلام کو مٹانے کے لئے ایک پلیٹ فارم پر آچکے ہیں، آج پوری دنیا کے کفار متحد ہو کر اسلام اور مسلمانوں کو نیست و نابود کر دینا چاہتے ہیں، دہشت گردی کا الزام دے کر تمہیں گھیر گھیر کر مارنا چاہتے ہیں، تمہاری نشانیوں کو مٹا دینا چاہتے ہیں، تمہاری شخصیتوں کو ختم کر دینا چاہتے ہیں، اور اسلام کے اس چراغ کو پھونکوں سے بجھا دینا چاہتے ہیں جس چراغ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن کیا تھا، اس

لئے اے مسلمانو! اب متحد ہو کر کفار تک یہ آواز پہنچا دو۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اے امت مسلمہ کے غیور فرزندو! آج پوری انسانیت چیخ چیخ کر، پکار پکار کر ہم سے یہ کہہ رہی ہے کہ اے ہندستانی مسلمانو! ایک بار پھر سے اٹھو اور ظلم وتعدی اور شرک وکفر کی گھنگھور گھٹاؤں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دو، اور پورے معاشرے کو اسلامی سانچے میں ڈھال دو۔

بحر ہے بے چین، کشتی ڈال دے، لنگر اٹھا
تاج شاہی منتظر ہے، اے مسلمان! سر اٹھا

مسلمانو! اٹھو اور "قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" پر عمل پیرا ہو جاؤ۔

اور "واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا" کو اپنا نصب العین بنا لو۔

اور "انما المؤمنون اخوۃ" کا عملی تفسیر بن جاؤ، اور اس کے ساتھ یہ اعلان کر دو۔

باطل سے دبنے والے ! اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

# دورِ جاہلیت اور

# اسلام میں عورت کا مقام

نحمده ونصلی علی رسوله النبی الکریم.

اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامُ ○ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○

وقال اللہ تبارك وتعالىٰ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُكُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مسودًا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ يتوارىٰ من القوم مابشر به ايمسكه على هون ام يدسه فى التراب اَلَاسآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ○

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : من ابتلی من البنات فاحسن الیهن کان له سترا من النار.

قابلِ صد احترام علماء کرام ومعزز سامعین کرام اور میری مسلمان ماؤ! اور بہنو! اور امت مسلمہ کی غیور بیٹیو!

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے پوری عالم انسانیت پر ضلالت وجہالت اور شرک وکفر کی سیاہ چادر لپٹی ہوئی تھی، فضائے کائنات پر نفرت وعداوت کی تاریک گھٹائیں چھائی ہوئی

تھیں، ہر ہر طرف عداوت و دشمنی کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ ایک انسان کے لئے دوسرے انسان کی جان لے لینا سرے سے کوئی جرم نہیں رہ گیا تھا، بھائی چارگی اور اخوت و محبت کے سنہرے اور خوبصورت الفاظ و حروف معاشرے سے بالکل غائب ہو چکے تھے، گویا یوں کہا جائے کہ انسانی قلب "فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً" کا مصداق بن چکا تھا اور قرآن شریف کے یہ الفاظ "أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ" ان پر پورے پورے صادق آرہے تھے، اور پورا معاشرہ، پوری انسانیت، بلکہ پوری دنیا اب حیوانیت و درندگی اور تباہی و بربادی کے آخری کنارہ پر پہنچ چکی تھی، کمزوروں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے تھے، عورتوں کو جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا، اگر کسی کے یہاں کوئی بچی پیدا ہو جاتی اور انہیں یہ بتایا جاتا کہ اللہ پاک نے تمہیں بیٹی عطا فرمائی ہے تو ان کے چہرے پر نحوست اور بدبختی کی سیاہی پھیل جاتی تھی، پورا گھر جہنم بن جاتا تھا، مارے شرم وحیاء کے گھر سے باہر صرف اس لئے نہیں نکلتے تھے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ یہ لڑکی کا باپ بن گیا ہے؟ وہ اپنی اس خفت اور شرمندگی کو چھپانے کے لئے اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے جب تک کہ اس بچی کو زندہ درگور یا قتل نہ کر دیتے تھے، بعض گھرانوں میں سنگدلی کا یہ عالم تھا، کہ جب لڑکی پانچ چھ سال کی عمر کو پہنچ جاتی تو سنگدل باپ اس کو اچھے کپڑے پہنا کر خود بستی سے باہر لے کر جاتا، جہاں وہ پہلے سے ایک گہرا گڑھا کھود آتا تھا، اس گڑھے کے کنارے اس لڑکی کو کھڑا کر کے پیچھے سے دھکا دے کر گرا دیتا، وہ لڑکی چیختی، چلاتی اور باپ سے مدد طلب کرتی، لیکن وہ ظالم

Scanned by CamScanner

باپ اوپر سے ڈھیلے مار مار کر، مٹی ڈال کر، اس کو دبا دیتا، اور زمین ہموار کر کے چلا آتا۔

میرے دوستو! انہیں اس فعل پر کوئی شرمندگی نہیں ہوتی تھی؛ بلکہ اس کو فخر سے بیان کرتے کہ ہم نے اپنی بیٹی کو قتل کر دیا ہے، یا اسے زندہ زمین میں دفن کر دیا ہے، میری ماؤ اور بہنو! پوری انسانیت کی تاریخ میں اس سے بڑھ کر سفاکی اور درندگی کیا ہو سکتی ہے؟ کہ اپنے ہی بدن سے پیدا ہونے والی، اپنے ہی کوکھ سے جنم لینے والی لخت جگر کو برا سمجھا جائے، اسے معاشرہ میں شرمندگی اور ندامت کا سبب سمجھا جائے اور اس بات میں کوئی شرمندگی اور ندامت محسوس نہ کی جائے، کہ اپنے لخت جگر کو اپنے ہی ہاتھوں سے گڑھا کھود کر اس کو زمین میں دبا دیا جائے، تعجب ہے!

میری ماؤ اور بہنو! ذرا غور کرو کہ ایک درندہ صفت باپ جب اپنی ایک معصوم بچی کو اس طرح زندہ دفن کرتا رہا ہوگا تو اس وقت کیا درد والم ہوتا ہوگا۔

رنج وغم کا کس قدر دل کو جلانے والا سماں ہوتا ہوگا؟

کیا زمین وآسمان اس منظر کو دیکھ کر پھٹ نہ پڑے ہونگے؟

کیا فرشتے اس منظر کو دیکھ کر نہ رو دیئے ہونگے؟

کیا دیگر حیوانوں کا اس منظر کو دیکھ کر رنج وغم سے ان کا دل نہ رو دیتا رہا ہوگا؟

ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہوں گے؟

آپ ذرا غور کریں، آپ ذرا تصور کریں کہ اسلام سے پہلے کس طرح

سنگدل باپ اپنی نورِ چشم کو اپنے ہاتھوں سے زندہ درگور کر دیتا تھا، ان کی سفا کی اور درندگی کا ایک ہلکا سا واقعہ بیان کرتا ہوں:

ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی گود میں ایک بچی کو لے کر روتے ہوئے تشریف لائے، کبھی اس بچی کو چومتے، کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیریت تو ہے؟ کہنے لگے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک واقعہ گذر چکا ہے، اے اللہ کے نبیؐ! جب آپؐ دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے، تو میں بیٹی کو اپنے لئے منحوس اور ذلیل سمجھتا تھا، میں بیٹی کو اپنے لئے بارِ گراں اور بارِ خاطر سمجھتا تھا، دیکھئے! یہ میری بھتیجی ہے، خدا نے اب مجھے کوئی اولاد نہیں دی ہے، جب آپؐ نہیں آئے تھے تو میں بیٹی کے ساتھ ظلم کرتا تھا، جب آپؐ آئے ہیں تو آج بھتیجی بھی پیاری لگ رہی ہے، میرے پیارے حبیبؐ! آپؐ میرے ابا سے بھی زیادہ مجھ پر شفیق ہیں، میرے مصطفیؐ! یہ سب آپؐ کی برکت ہے۔

میری ماؤ اور بہنو! وہ صحابی رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت میری بیٹی کو میری بیوی نے چھ سال تک مجھ سے چھپایا تھا، ایک دن میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا، تو ایک بچی مجھے غور سے دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ میرے قریب آتی ہے، اور زور سے میرے سینے کے ساتھ چمٹ جاتی ہے، اور کہتی ہے: ابا جان! چھ سال ہوگئے، میں ابا کے ہوتے ہوئے لاوارث اور یتیم ہوں، ابا! میں آپ کی بیٹی ہوں، اب میں بڑی ہو چکی ہوں، پانی کا گھڑا اٹھا لیتی ہوں، جھاڑو دیتی ہوں، کپڑے بھی

Scanned by CamScanner

دھو لیتی ہوں، ابا جان! اب تو آپ کی جوتی بھی سیدھی کرونگی، آپ کے لئے بستر بھی بچھاؤ نگی، آپ کے کپڑے بھی دھوؤ نگی، ابا! اب تو میں بڑی ہو چکی ہوں، وہ صحابیؓ کہتے ہیں کہ حضرت! فوراً ہی جاہلیت کا چکر میرے دماغ میں آیا کہ میری بیٹی بڑی ہو گئی؟ کسی کو بنا سنوار کر دونگا؟

میں ابھی اس کا چراغ گل کرونگا۔

میں ابھی اس کا کام تمام کر رہا ہوں۔

میں عنقریب گڑھا کھود کر اسے دفن کر دونگا، پھر حضرتؐ! کئی دن تک میں اس کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتا رہا، مگر دل میں وہی جاہلیت کی نفرت اور خیال تھا، ایک دن رسہ اور پھاوڑا لے کر جنگل کو چل دیا، بیٹی کہنے لگی:

ابو جان! میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں؛ تاکہ آپ لکڑیاں اکیلے نہ اٹھائیں۔

میں بھی آپ کے ساتھ لکڑیاں اٹھاؤنگی۔

بیٹی وفا میں ہے، باپ بے وفا میں ہے۔

بیٹی رضا میں ہے، باپ جفا میں ہے۔

بیٹی حیاء میں ہے، باپ دغا میں ہے۔

کہنے لگے: حضرتؐ! میں ایک جگہ پہنچا جہاں کوئی نہیں دیکھ رہا تھا، میں نے گڑھا کھودنا شروع کیا، جب میں گڑھا کھود رہا تھا، تو مٹی کے گرد وغبار جو میرے چہرے اور بالوں پر پڑتے، تو وہ لڑکی دوڑ کر آتی اور اپنا دوپٹہ اتار کر میرا منہ اور بال صاف کرنے لگتی، اور رو رو کر کہتی، ابا جان! کیوں تکلیف اٹھا رہے ہیں؟ مجھے پھاوڑا دیجئے میں کھودتی ہوں، اسے یہ پتہ نہیں کہ یہ

ظالم میرے لئے کھودرہا ہے، فرماتے ہیں:

حضرت! جب دھوپ تیز ہوگئی تو لڑکی نے کوئی پتھر تلاش کئے اوران پرکھڑی ہوکراپنے دوپٹہ کواتار کر سورج کی طرف کردیا، مجھ پر چھتری کا انتظام کردیا، حضرت! بیٹی بھی کوئی چیز ہوتی ہے؟ بیٹی بھی کوئی شئی ہوتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کانپ رہے ہیں، رورہے ہیں۔ فرمایا: تو پھر کیا ہوا؟ وہ صحابیؓ کہتے ہیں: حضرت! جب میں نے گڑھا کھودلیا، میری آنکھیں سرخ تھیں، میں نے آنکھیں نکال کر بیٹی کی طرف دیکھا تو بیٹی سمجھ گئی، اچھا یہ میرے لئے ہے، تو اس نے اتنا کہا:

ابا جان! کوئی باپ بھی اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں سے زندہ دفن کرتا ہے؟

ابا جان! اگر آپ میرے لئے روٹی کا انتظام نہیں کرسکتے، تو مجھے چھوڑ دیجئے! جنگل کے درندے مجھے کھاجائیں گے، مگر آپ کا ہاتھ میرے خون سے رنگین نہ ہو۔

ابا جان! اگر آپ واقعی اس بات پر تل چکے ہیں، تو مجھے چھوڑ دیجئے! میں بھیک مانگ کر گذارا کرلونگی۔

ابا جان! مجھے خدا کی زمین پر رہنے کا حق دو۔

وہ صحابیؓ کہتے ہیں: حضرت! مجھے کچھ بھی رحم نہ آیا، میں نے بالوں سے پکڑا، وہ بار بار کہتی تھی:

ابا! کیا میں تیری بیٹی نہیں؟ تو نے وعدہ کیا تھا۔

ابا جان! آپ وعدہ بھول گئے، حضرت! وہ پیچھے کو کھینچتی، میں آگے کو کھینچتا، وہ کمزور تھی میں مضبوط تھا، جب میں اسے کھینچتے ہوئے گڑھے کے

قریب لایا، اور زور سے دھکا دیا تو اس نے گرتے ہوئے صرف اتنا کہا "یا ابتا! ارحم ، یا ابتا! ارحم" میرے ابا! رحم کر، میرے ابا! رحم کر، جب میرے نبیؐ نے یہ جملہ سنا تو فرمایا: اس نے اتنی آوازیں دیں، مگر تجھے خیال نہ آیا؟ وہ صحابیؓ رو رہا ہے، تڑپ رہا ہے، سب صحابہؓ رو رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا: اس پر بھی تجھے رحم نہ آیا؟ اگر قیامت کے دن تیرا گریبان پکڑ کر عرش والے کے سامنے کہنے لگی: خداوندا! اس سے پوچھو کہ میرا کیا قصور تھا کہ اس نے میرے اوپر اس طرح کا ظلم ڈھایا تھا؟ بتاؤ! میرے خدائے قہار کے سامنے کیا جواب دو گے؟ وہ صحابیؓ کہنے لگے، حضرت! یہی تو بتانے آیا ہوں کہ جب آپؐ نہیں آئے تھے۔

تو یہ ہماری حالت تھی۔

یہ ہماری کرتوت تھی۔

یہ ہمارے کارنامے تھے، جب آپؐ آئے ہیں، تو آج بھائی کی بیٹی بھی پیاری لگتی ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر کروڑوں درود پڑھتا ہوں کہ تو نے ہمیں انسان بنایا۔

ایک اور صحابیؓ کا واقعہ ہے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتے ہیں کہ یا رسول اللہؐ! زمانۂ جاہلیت میں ہمارا یہ عالم تھا کہ میرے گھر میں صرف ایک لڑکی تھی، جب میں نے اس لڑکی کے پیدا ہونے کی خبر سنی تو مجھے بہت افسوس ہوا، میں نے سوچا کہ آخر اس لڑکی کو دنیا میں رکھ کر کیا کرینگے؟ جب وہ ذرا ہوشیار ہوئی تو میں اس کو اپنی گود میں لے کر ایک جنگل کی طرف چل پڑا، ارادہ تھا کہ اس لڑکی کو کسی کنویں میں ڈھکیل دینگے،

Scanned by CamScanner

جب میں اس کنویں کی طرف جارہا تھا تو وہ مجھ سے بہت ہی پیاری پیاری باتیں کرتی ہوئی جارہی تھی؛ لیکن میرے دل کے اندر نہ کوئی گھبراہٹ ہے اور نہ ہی اس معصوم بچی کی باتوں کی کوئی محبت ہے، جب میں اس کنویں کے پاس پہنچا تو میں نے اس لڑکی کو کنویں میں ڈال دیا، کنویں میں ڈالنا تھا کہ اس معصوم بچی کی زبان سے یہ آواز نکلتی ہے: اے ابا جان! مجھے پکڑ لیجئے! اے ابا جان! مجھے پکڑ لیجئے میں نے درد بھری آواز اس معصوم بچی کی سنی؛ مگر پھر بھی میرے دل کے اندر کوئی اللہ کا خوف پیدا نہ ہوا، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں زمانۂ جاہلیت میں جب عورت ولادت کے قریب ہوتی تو اس کو ایک گڑھے پر بٹھا دیا جاتا، اگر لڑکی پیدا ہوتی تو وہ اس کو اس میں دفن کر دیتی تھی۔

میری ماؤ اور بہنو! یہ معاملہ اور یہ سلوک تو اہل عرب کے یہاں عورتوں اور بچیوں کے ساتھ تھا؛ لیکن اس کے علاوہ دیگر مذاہب میں تو عورتوں کو ذلیل اور منحوس سمجھا جاتا تھا، اسے شیطان کا ایجنٹ قرار دیا گیا، اسے شر و فساد کی جڑ ثابت کیا گیا، قدیم یونان میں عورتوں کو شیطان کی بیٹی اور نجاست کا مجسمہ سمجھا جاتا تھا، وہ غلاموں کی طرح بازاروں میں بیچی جاتی تھیں، میراث میں ان کا کوئی حق نہیں تھا، نکاح کو عورت کے خریدنے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا، اصولاً عورت کو ہمیشہ ہمیش نابالغ سمجھا جاتا تھا، معمولی معمولی قصور پر عورت قتل کر دی جاتی تھی۔

یہودیوں کے یہاں کافی عرصہ تک اس بارے میں اختلاف رہا کہ عورت انسان ہے یا نہیں؟ بہت سے لوگوں کا یہی خیال تھا کہ عورت انسان

Scanned by CamScanner

نہیں؛ بلکہ مردوں کی خدمت کے لئے انسان نما حیوان ہے، لہٰذا اسے ہنسنے بولنے سے روک دینا چاہیے، اس لئے کہ وہ شیطان کا ترجمان ہے اور یہودیوں کا یہ بھی خیال تھا کہ عورت شیطان کی سواری اور بچھو ہے، جو ہر انسان کو ہر وقت ڈنک مارنے کی فکر میں رہتی ہے۔

ہندوؤں کے یہاں عورتوں کو جداگانہ حیثیت سے تسلیم کیا جاتا تھا، اگر شوہر مر جائے تو قابل فخر عورت وہی سمجھی جاتی تھی، جو شوہر کی چتا پر جل کر مر جائے۔

عیسائیوں کے یہاں عورتوں کی قدر و قیمت کیا تھی؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے، کہ ۵۸۲ھ میں کلیسا کی ایک مجلس میں یہ فتویٰ صادر کیا گیا، کہ عورتیں روح نہیں رکھتیں۔

عیسائیوں کا ابتدائی اور بنیادی نظریہ یہ ہوتا کہ عورت گناہ کی ماں اور بدی کی جڑ ہے۔

عورت معصیت کی تحریک کا سرچشمہ ہے، عورت جہنم کا دروازہ ہے، تمام انسانی مصائب کا آغاز اسی سے ہوتا ہے، اس کا عورت ہونا ہی اس کے شرمناک ہونے کے لئے کافی ہے، اس کو اپنے حسن و جمال پر شرمانا چاہیے؛ کیونکہ وہ شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار ہے، اس کو ہمیشہ کفارہ ادا کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ وہ دنیا اور دنیا والوں پر لعنت اور مصیبت لاتی ہے۔

کرائی سوسٹم جو مسیحیت کا بہت بڑا رہنما ہے، جو مسیحیت کے اولیاء کبار میں شمار کیا جاتا ہے، وہ کہتا تھا کہ عورت ایک پیدائشی وسوسہ، ایک

ناگزیر برائی ہے، ایک مرغوب آفت و خانگی خطرہ ہے، عورت ایک غارت گر دلربائی اور ایک آراستہ مصیبت ہے۔

سقراط کو تاریخ یہ کہتے ہوئے بتاتی ہے، کہ وہ کہتا ہے جتنے ذلیل نکمے اور بد بخت مرد ہیں، جب وہ مر جاتے ہیں تو ان کی روحوں سے ان کو پیدا کیا جاتا ہے۔

قدیسی جان ڈسپین کا قول ہے وہ کہتا تھا کہ عورت دوزخ کی چوکیدار ہے، امن کا دشمن ہے۔

غرضیکہ اسلام کا سورج طلوع ہونے سے پہلے دنیا کا کوئی ایسا ظلم وستم کا پہاڑ نہیں تھا جو اِن عورتوں کے اوپر نہ توڑا گیا ہو، کوئی ایسا جبر وتشدد باقی نہیں تھا جو ان عورتوں کے ساتھ نہ کیا گیا ہو، ان مظلوم عورتوں کے لئے، ان معصوم کلیوں کے لئے، ہر نئی صبح ہلاکت و بربادی کا پیغام لاتی اور ہر نئی شام انہیں خون کے آنسو رلاتی تھی، یعنی خدا تعالیٰ کی یہ سرزمین اپنی تمام تر وسعت وکشادگی کے باوجود ان مظلوموں کے لئے، ان معصوموں کے لئے، ان بے بس ہستیوں کے لئے تنگ ہو کر رہ گئی تھی۔

لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ جب کلیسائی کی مجلس یہ فتویٰ صادر کر رہی تھی کہ عورتوں میں روح نہیں ہوتی۔

جب عورت کو شیطان کی بیٹی اور نجاست کا مجسمہ سمجھا جا رہا تھا۔

جب عورتوں کو غلاموں کی طرح بازاروں میں بیچا جا رہا تھا۔

عورتوں کو جانوروں کا مقام دیا جا رہا تھا۔

جب عورتوں کے بارے میں یہ تصور کیا جا رہا تھا کہ عورت پاپ ہے

Scanned by CamScanner

گناہ ہے، نحوست اور بدبختی کی علامت ہے۔

عورت زہریلا سانپ اور کڑوا گھونٹ ہے، عورت شیطان کا ایجنٹ ہے، اور شر وفساد کی جڑ ہے تو اس وقت یہ مظلوم معصوم کلیاں جبر وتشدد کی شکار یہ عورتیں رو رو کر، چیخ چیخ کر، پکار پکار کر بارگاہ رحمت میں، دامن رحمت کو تھام کر یہ فریاد کررہی تھیں کہ

اے میرے خدا! تو ہی ہمارا مالک ہے، تو ہی ہمارا خالق ہے، تو ہی ہمارا آقا اور مولا ہے، تیرے سوا ہمارا اس دنیا میں کوئی نہیں، تیرے سوا اس دنیا میں ہماری کوئی مدد کرنے والا نہیں۔

اے اللہ! تو ہمیں ان ظالموں کے ظلم سے نجات دے۔

اے اللہ! ان درندوں کی درندگی سے بچالے، ان شیطانوں کی شیطانی سے ہمیں چھٹکارا دے۔

تو اچانک عرش عظیم تھرا اٹھا، رحمت خداوندی جوش میں آگئی، پھر اس نے اس دنیا کے سیاہ پردے پر ایک ایسے پرنور انسان کا ظہور فرمایا۔

جو سارے جہاں کا دکھ درد اپنے دل میں سمیٹے ہوئے تھا۔

جو انسانیت کا غمخوار، مظلوموں کا مددگار، بے آسروں کا آسرا، بے سہاروں کا سہارا، یتیموں کا والی، غریبوں کا مولا تھا۔

وہ آیا تو اس نے حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو فرشتہ بنادیا۔

وہ آیا تو اس نے ضلالت وجہالت اور شرک وکفر کی اندھیاروں میں سعادت وہدایت کا چراغ روشن کیا۔

وہ آیا تو اس نے عرب کے وحشی بدوؤں کو دنیا کا سب سے بڑا انسان بنا دیا

ہمدرد بنادیا۔

وہ آیا تو اپنے ہاتھ میں سعادت وہدایت کا ایسا چراغ لے کر آیا۔

جو قیامت تک کے انسانوں کے لئے مشعل راہ تھا۔

وہ چراغ کیا تھا؟ وہ چراغ اسلام تھا، اسلام نے آتے ہی اس سرزمین پر قدم رکھتے ہی، حالات کا رخ موڑ دیا۔

اسلام آیا تو اس نے ظلم وستم کی تیز وتند آندھی وطوفانوں کو بھی سنبھلنے کا موقع نہیں دیا۔

اسلام آیا تو اس نے جبر وتشدد اور ظلم وجور کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندروں کو بھی خاموش کر دیا۔

اسلام آیا تو اس نے برسوں کی گمراہی اور وہم پرستی کے پردہ کو چاک کر ڈالا۔

اسلام آیا تو اس نے ایک دبی ہوئی قوم کے ظاہر وباطن کو ایسا بدلا، ایسا بدلا کہ اس قوم نے اٹھ کر دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ کو بدل ڈالا۔

اسلام آیا تو اس نے برسوں سے پریشان حال عورتوں کو وہ عروج دیا، وہ مقام دیا، جسے دیکھ کر دوسری قومیں بھی عش عش کرنے لگیں اور یہ کہنے پر مجبور ہوئیں کہ آج تک نہ ایسا کوئی مذہب آیا ہے، اور نہ ہی قیامت تک کوئی ایسا مذہب آئے گا۔

عورت تحت الثریٰ تھی اسلام نے اسے فوق الثریا پر پہنچا دیا۔

عورت گرد راہ تھی اسلام نے اسے آنکھوں کا سرمہ بنا دیا۔

عورت کانٹوں کے بستر پر تھی، اسلام نے اسے پھولوں کے سیج پر بیٹھا دیا

Scanned by CamScanner

عورت موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا تھی، اسلام نے اسے دوبارہ نئی زندگی عطاء کی۔

عورت زیب میخانہ تھی، اسلام نے اسے زیب کاشانہ بنادیا۔

عورت پامال تھی، اسلام نے اسے باکمال بنادیا۔

عورت برباد تھی، اسلام نے آباد کیا۔

عورت ناشاد تھی اسلام نے اسے شاد کیا۔

اس کا کام صرف مردوں کے دل کو لبھانا تھا، اسلام نے اس کے ذمہ گھر کا سجانا لگادیا۔

عورت کذب کی بیٹی تھی، اسلام نے اسے الفت کی دیوی بنادیا۔

عورت سانپ سے زیادہ موذی اور بچھو سے زیادہ ڈنک مارنے والی تھی، اسلام نے اسے ماں کا تاج پہنادیا۔

عورت مردوں کے لئے کھلونا اور گڑیا تھی اسلام نے اسے بہن بنا کر اس پر شفقت کے پھول نچھاور کردیئے۔

اور اسلام نے تاروں سے چمک، پھولوں سے مہک، چاند سے چاندنی، سورج سے جذبہ ایثار، زمین سے تواضع، اور آسمان سے بلندیٔ کردار، حاصل کرکے اسے انسانیت کے سرکہ میں ملا کر معجون مرکب تیار کیا، اور پھر وہی عورت کی حیثیت بن گئی۔

میری ماؤ اور بہنو! اگر اسلام عورتوں کو یہ مقام نہ دیتا، تو آج کوئی باپ اپنی بیٹی کی پیدائش پر سر اٹھا کر نہ چل سکتا۔

اگر اسلام عورت کو یہ عروج اور یہ رفعت وبلندی نہ دیتا، تو وہ ہمیشہ کی

طرح بتوں اور دیوی دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھتی رہتی۔

اگر اسلام عورت کو یہ عزت نہ دیتا تو بیٹی کی تربیت جنت کی ضمانت نہ ہوتی۔

اگر اسلام عورت کو یہ مقام نہ دیتا تو ماں کی خدمت کرنے سے جنت کا پروانہ نہ ملتا۔

اگر اسلام عورت کو یہ مقام نہ دیتا، تو ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہ بتلائی جاتی۔

اگر اسلام ماں کو یہ عزت و مقام نہ دیتا تو ماں کو اف تک کہنے، بلکہ مارنے اور گھر سے نکالدینے میں کوئی دریغ نہ کرتا۔

اگر اسلام عورت کو یہ عظمت نہ دیتا تو بوڑھی مسلمان خواتین کے لئے بھی ریٹائرڈ ہوم تعمیر کرنے پڑتے۔

میری ماؤاور بہنو! یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بہت بڑا احسان وکرم ہے کہ اس نے محسن انسانیت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر اور قرآن کریم نازل فرما کر عورتوں کی زندگی کے ہر گوشہ اور ہر پہلو کا تحفظ فرمایا، اور معاشرے سے گری ہوئی اور معاشرے کی دبی ہوئی مخلوق کو وہ عروج دیا، وہ مقام دیا اور وہ حقوق عطا کئے کہ جو آج تک نہ کسی مذہب نے اور نہ ہی کسی حکومت وعدالت نہ دیا ہے اور نہ ہی قیامت تک دے سکیں گی۔

مگر پھر بھی آج کا کچھ ماڈرن طبقہ جو عقل سے پیدل، ذہانت سے مفلس اور دین سے باغی ہے۔

جو کہتا ہے کہ عورت ہمارے معاشرے کا مظلوم ترین طبقہ ہے۔

Scanned by CamScanner

عورت کے حقوق پامال ہو رہے ہیں، اس کا استحصال ہو رہا ہے۔

آج وہ طبقہ اسلام کو عورتوں کے حقوق کا غاصب قرار دیتا ہے؛ لیکن میں چیلنج کرتا ہوں اسلام پر اعتراض کی انگلی اٹھانے والوں کو کہ اسلام کے علاوہ کوئی ایسا مذہب اور کوئی ایسی حکومت وعدالت دکھاؤ کہ جس نے عورت کو بچپن میں شفقت دی ہو؟

جس نے عورت کو جوانی میں الفت ومحبت دی ہو، جس مذہب نے عورت کو بڑھاپے میں عظمت دی ہو؟، اور اس کے مرنے کے بعد دعائے مغفرت کا حق دیا ہو؟

اسلام کے علاوہ کوئی ایسا مذہب دکھاؤ، جس مذہب میں ماں کے قدموں کے نیچے جنت بتائی گئی ہو؟ جس مذہب میں لڑکی کی تربیت کو جنت کی ضمانت بتائی گئی ہو؟

جس مذہب نے عورتوں کو اس وقت عزت دی ہو، جب عورت کے انسان ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں بحثیں ہو رہی تھیں؟ جس مذہب نے عورت کے حسن وجمال کو نہیں؛ بلکہ اس کے عورت ہونے کو قابلِ احترام ٹھہرایا ہو؟

جس نے اچھی بیوی کو آدھا ایمان قرار دیا ہو؟ جس مذہب نے بیوہ عورتوں کو عزت کے مسند پر بیٹھایا ہو؟

اور پھر میرے پیارے نبی، محسن انسانیت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی ایسا قائد ورہبر دکھاؤ کہ

جس نے اپنی جوانی بیواؤں کا گھر بسانے کے لئے وقف کر دی ہو۔

Scanned by CamScanner

جس نے بیٹیوں کی تربیت کی ہو اور بیٹوں کے نہ ہونے پر کبھی حسرت ظاہر نہ کی ہو؟
جس نے عورت کو علمی، عملی اور اخلاقی میدان میں مرد کے برابر کھڑا کیا ہوا؟
مجھے اسلام کے علاوہ کوئی ایسا مذہب دکھا سکتے ہیں؟ جس میں یہ کہا گیا ہو کہ لوگو! کبھی والدین سے سوال و جواب کی نوبت آجائے تو انہیں اُف تک بھی نہ کہو؛ تاکہ ان کے آبگینۂ دل کو ٹھیس نہ پہنچے، جب ان کے سامنے جاؤ تو اکڑ کر نہیں، انکساری اور عاجزی کے ساتھ جاؤ، جب وہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہو۔
آپ اسلام کے علاوہ کوئی ایسا مذہب دکھا سکتے ہیں کہ جس نے عورت کو بیٹی ہونے کی حیثیت سے وہ مقام دیا ہو، جو اسلام نے دیا ہے؟
اسلام نے کہا جس کے یہاں کوئی لڑکی پیدا ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کرے اور نہ اس کی توہین کرے اور نہ ہی بیٹے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، اسلام نے کہا جس کے یہاں لڑکیاں پیدا ہوں اور وہ ان کی اچھی طرح پرورش کرے تو یہی لڑکیاں اس کے لئے کل قیامت کے دن دوزخ سے آڑ بن جائینگی، جس کی وجہ سے جہنم کی آگ اسے چھو نہ سکے گی۔
میں چیلنج کرتا ہوں یورپ کے پرستاروں کو اور پوچھتا ہوں، وقت کے سورماؤں سے کہ تم کہتے ہو کہ ہم نے عورت کو آزادی دی ہے؛ لیکن میں کہتا ہوں کہ تم نے عورت کو آزادی دی نہیں ہے؛ بلکہ ان کی آزادی چھینی ہے

تم نے ماں کی ممتا گم کر دی ہے، تم نے بہن کے سر سے آنچل کھینچ لیا ہے

تم نے بیٹی کو شفقت و محبت سے محروم کر دیا ہے۔

تم نے عورت کے حسن کو تماشا بنا دیا ہے۔

تم نے اس کی جوانی کو کھلونا بنایا ہے۔

تم نے اس کے جسم کو جنس ارزاں قرار دیا ہے۔

تم نے عورت کو شمع محفل بنایا ہے۔

تم نے اس کو کلبوں میں جا کر ناچنا، اور تھرکنا سکھایا ہے۔

تم نے انہیں مردوں کا دل لبھانے اور مردوں کو متوجہ کرنے کا ڈھنگ بتایا ہے۔

جب کہ اسلام نے اس کے حسن کو، اس کے جمال کو، اس کی زینت کو، زینتِ کاشانہ بنایا ہے۔

تم نے عورت کے حسن کو اجاگر کیا ہے، جب کہ اسلام نے اس کی نسوانیت کو نمایاں کیا ہے۔

تم عورت کی قیمت اس کے ظاہر سے لگاتے ہو، جب کہ اسلام اس کی قیمت اس کے باطن کے اعتبار سے لگاتا ہے۔

تم عورت کو چوراہے پر لانا چاہتے ہو؛ لیکن اسلام اعلان کرتا ہے، اے اللہ کے بندو! عورت کو عورت ہی رہنے دو، اسی میں فائدہ ہے، عورت کا بھی مرد کا بھی۔

اسی میں فائدہ ہے بچوں کا بھی گھر اور خاندان کا بھی۔

اسی میں فائدہ ہے دین و دنیا کا بھی اور تہذیب و تمدن کا بھی۔

Scanned by CamScanner

اسلام بار بار اعلان کرتا ہے: اے اللہ کے کمزور بندو! اللہ کی فطرت کو اس کی مخلوق کو بدلنے کی کوشش نہ کرو۔ تمہارے بس کی بات نہیں "فطرة الله التی فطر الناس علیها لا تبدیل لخلق الله"

جو لوگ کوشش میں ہیں کہ عورت کو ہر اعتبار سے مرد کے برابر کر دیں، وہ حقیقت میں اللہ کی فطرت کو تباہ کر رہے ہیں اور یہ بات ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے کہ فطرت کو بدلنے والے ہمیشہ شکست سے دوچار ہوتے ہیں، اگر اللہ رب العزت نے عورت کو کسی اعتبار سے مرد سے کمزور بنایا ہے، تو کون ہے جو قدرت کے فیصلے کو بدل دے؟ اور عورت کو طاقتور بنا دے؟

کیا سائنس نے کوئی ایسا طریقہ دریافت کرلیا ہے کہ جس سے عورت کو ہمیشہ کے لئے حیض ونفاس سے نجات مل جائے؟۔

کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ عورت کو ولادت ورضاعت سے چھٹی مل جائے؟

کیا عورت کی اس ذمہ داری کو مرد نبھانے کے لئے تیار ہے؟

کیا عورت کے حواس خمسہ میں جو قدرت نے کمزوری رکھی ہے، اس کو دور کیا جاسکتا ہے؟

کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ تمام جانوروں میں نر مادہ سے زیادہ قوی ہوتا ہے؟

کیا جدید سائنس نے عورت کی کمزوری تسلیم نہیں کیا ہے؟

میں تو صاف کہتا ہوں جو مرد ہر پہلو سے عورت کی طرح زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ مرد نہیں، اسی طرح جو عورتیں ہر شعبے میں مردوں کی ہمسری

Scanned by CamScanner

کرنا چاہتی ہیں وہ عورتیں نہیں ہیں۔

کیا آپ ان کو عورت کہیں گے؟ جو عورت کے نام پر بہت بڑا الزام ہیں؟

کیا وہ عورتیں ہیں، جن کے جسم عریاں ہیں؟

جن کے چہرے عیاں ہیں اور جن کی آواز فتنہ جہاں ہے؟

کیا وہ عورتیں، جن کی زندگی کا مقصد صرف تھرکنا، ناچنا اور مردوں کے دل کو لبھانا ہے، کیا وہ عورتیں ہیں؟، جنہیں اپنے بچوں کی تربیت کی اور گھریلو فرائض کی کوئی فکر نہیں؟

کیا وہ عورتیں ہیں جو اپنی چمڑی بیچ کر دمڑی کماتی ہیں؟

حقیقت میں یہ عورتیں نہیں، بلکہ شرم وحیاء کے جنازے ہیں۔

یہ عورتیں نہیں، بلکہ تہذیب کے چہرے پر بدنما نشان ہیں۔

یہ عورتیں نہیں، روح سے خالی لاشیں ہیں۔

اسی طرح جو مرد عورتوں کو بے حیائی پر اکساتے ہیں وہ حقیقت میں انسان نہیں، وہ وحشی اور شہوت پرست درندے ہیں۔

انسان نہیں انسانیت کے ماتھے کا بدنما داغ ہیں۔

انسان نہیں انسانیت کے سوداگر ہیں۔

انسان نہیں کینسر کے سڑے ہوئے پھوڑے ہیں۔

انسان نہیں بشکل انسان حیوان ہیں۔

انسان نہیں سوسائٹی کا فضلہ ہیں۔

انسان نہیں بے حیائی کے پیکر ہیں۔

وہ انسان نہیں جو عورتوں کو پیٹ میں حمل اٹھائے ہوئے دفتروں اور فیکٹریوں میں ماری ماری پھرنے پر مجبور کرتے ہیں، اسے وہ سکون میسر نہیں جو حمل کی حالت میں عورت کو میسر آنا ضروری ہے، اس سے صرف عورت پر ظلم نہیں ہوتا؛ بلکہ بچہ پر بھی ظلم ہوتا ہے۔

پیدائش کے بعد بچہ کو ماں کی آغوش کی تلاش ہوتی ہے، وہ ماں کی ممتا کا پیاسا ہوتا ہے، وہ محبت اور پیار کا محتاج ہوتا ہے، وہ ماں کی محبت بھری آواز سننا چاہتا ہے، اس کی مادرانہ محبت کے ساتھ پرورش اور تربیت کی ضرورت ہوتی ہے؛ مگر ماں کی مصروفیات بچہ کی ساری آرزوں اور ضرورتوں کا خون کردیتی ہیں۔

میں مانتا ہوں کہ ان بچوں کے لئے بہترین دودھ اور غذاؤں کا انتظام کردیا جاتا ہے؛ مگر آج کے اس روشن دور میں بھی ڈاکٹر اور سائنسداں اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں کہ یہ غذائیں ماں کے دودھ کا متبادل بن سکتی ہیں؟

میں اعتراف کرتا ہوں کہ ان بچوں کے لئے بہترین نرسنگ ہوم تعمیر کئے گئے ہیں، مگر سوچئے! کہ وہاں انہیں ماں کا پیار میسر آسکتا ہے؟

میں اقرار کرتا ہوں کہ ان بچوں کی خدمت اور پرورش کیلئے بہترین مائیں رکھی جاسکتی ہیں؛ مگر کیا ان کے سینے میں ماں کے ممتا کا دل بھی منتقل کیا جاسکتا ہے؟ ہائے یورپ والو! اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور ہم سب کو حق بات سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

**واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین**

Scanned by CamScanner

# بہادر خواتین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد للّٰه وحده والصلوٰة والسلام علی من لانبی بعدهٗ

اما بعد: فقد قال اللّٰه تعالٰی فی کتابه العظیم

اعوذ باللّٰه من الشیطان الرجیم○ بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم○

یَا اَیُّهَا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَالَا تَفۡعَلُوۡنَ ○ کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ○ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِهٖ صَفًّا کَاَنَّهُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ○

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: وَالَّذِیۡ نَفۡسُ محمد بیده لغدوة اوروحة فی سبیل اللّٰه خیر من الدنیا ومافیها۔

قابل صد احترام! معزز سامعین کرام! اور امت مسلمہ کی غیور بیٹیو!

اللہ رب العزت نے سعادت انسانی اور دین و دنیا کی کامرانی کے لئے مذہب اسلام کو ایک مکمل نظام حیات بنا کر بھیجا ہے، زندگی کا کوئی ایسا گوشہ اور زندگی کا کوئی ایسا پہلو باقی نہیں رکھا جہاں اسلام نے رہبری اور رہنمائی نہ کی ہو، اسلام نے انسان کو ایک ایسی راہ دکھائی ہے کہ اگر انسان صحیح طور پر اس راہ پر چلنے والا ہو جائے تو خدا کی قسم! اس کی زندگی ایسی خوشگوار اور ایسی خوشی و مسرت کی گزرے گی اور آخرت میں خدا تعالیٰ کی ایسی خوشنودی حاصل کرے گا، اور ایک ایسا بلند مقام پائے گا، جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

میرے دوستو! شریعت اسلامی نے ہر ہر فرد کی مساوی طور پر حفاظت کی ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت

چاہے وہ ماں یا باپ ہوں یا بھائی بہن

چاہے وہ میاں بیوی ہوں یا بال بچے

چاہے وہ ہمسایہ رشتہ دار ہوں یا دوست واحباب

چاہے وہ جو بھی ہو! اسلام نے ہر ایک کے حقوق کی حفاظت مساوی طور پر کی ہے۔

اسلام نے عورتوں کے حقوق کی بھی حفاظت مساوی پر کی ہے، اسلام کا سورج طلوع ہونے سے پہلے عورتوں کے حقوق کو پامال کیا جارہا تھا، عورتوں کو معاشرے میں بہت ہی گری ہوئی مخلوق سمجھا جارہا تھا، زمانہ جاہلیت میں عورت صرف جنسی تسکین اور مرد کی خدمت کے لئے لونڈی اور غلام کی حیثیت سے جانی اور پہچانی جاتی تھی، یہاں تک کہ اگر کسی گھر یا خاندان میں کوئی لڑکی پیدا ہو جاتی تو اس گھر اور خاندان کو منحوس تصور کیا جاتا تھا، ان کی پیدائش اور ان کا وجود اتنا بڑا ظلم اور اتنا بڑا پاپ تھا کہ ان کے پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، اس زمانہ میں یہ عورتیں، یہ معصوم کلیاں ہر طرح سے ذلیل تھیں، ہر طرف سے ان پر عرصۂ حیات تنگ کیا جارہا تھا، ان کے لئے دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں چین وسکون کی زندگی گزار سکیں؛ لیکن جب اسلام کا سورج طلوع ہوا تو اس اسلام کے سورج نے کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کو کروٹ بدلنے پر مجبور کیا۔

پھر اسلام نے عورتوں کو معاشرے کی ذلیل وحقیر نظروں سے اوپر اٹھا

Scanned by CamScanner

کر اور ظلمت وتاریکی کی گہرائیوں سے نکال کر ایک ایسا روشن عروج عطا کیا، اور ایک ایسے بلند مقام پر کھڑا کیا کہ جس کی پوری تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔

اسلام نے عورت کو گرے ہوئے معاشرے سے اٹھا کر پاکیزہ چادر عطا کر کے اس کے وجود کو دوام بخشا۔

اسلام نے عورت کے دامن میں وفا کے موتی پرو کر اسے ایک بہترین شریک حیات کی شکل میں دے کر، مردوں کو ایک بیش بہا اور ایک حسین تحفہ پیش کیا، اور جب ان عورتوں کو حیاء کی، وفا کی، عصمت وعفت کی چادر عطا کر کے اسے بلند مقام عطا کیا گیا تو انہیں عورتوں نے آگے چل کر مذہب اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے جن جذبات کا اظہار کیا اور اسلام کی حفاظت واشاعت کے لئے اپنی جس قدر قربانیاں پیش کیں کہ جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی، ان عورتوں نے نہ صرف یہ کہ اسلام کی سربلندی کے لئے اشاعت وتبلیغ میں نمایاں کردار ادا کیا؛ بلکہ میدان جنگ میں بھی ایسے ایسے مختلف طریقوں سے دشمنان اسلام کے دانت کھٹے کئے، اور ان کو ایسے ایسے طریقہ سے ناکوں چنا چبانے پر مجبور کیا کہ کفار کو یہ کہنا پڑا

جذب کر سکے ان کو یہ سورج میں دم نہیں
یہ وہ قطرے ہیں جو سورج کو بھی نگل جاتے ہیں

میرے دوستو! آج جب کہ دشمنان اسلام مختلف طریقوں سے اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے لئے کمر بستہ نظر آرہے ہیں، اسلامی شناخت کو ختم کرنے کی مختلف سازشیں کرنے میں مصروف ہیں۔

Scanned by CamScanner

آج دشمنان اسلام کے خونی پنجے دن بدن اسلام اور مسلمانوں کے شہ رگ کی طرف بڑھتے جارہے ہیں۔

آج پوری دنیا کے کافر متحد ہوکر مسلمانوں کا گوشت کھانے اور ہڈیاں چبانے کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوگئے ہیں، ایسے نازک حالات میں اور ایسے خون آلود اور خون آشام ماحول میں چاہئے تو یہ تھا کہ اس زمانہ کی ہماری مائیں، اور بہنیں بھی ایمان ویقین سے مسلح ہوکر قرنِ اولیٰ اور قرن ثانیہ کی ماؤں اور بہنوں کی طرح اسلام کی حفاظت اور اسلام کی سربلندی کے لئے میدان کارزار میں آتیں، اور انقلاب زمانہ کی نت نئی آندھیوں اور خون آشام سمندروں کے وحشی تھپیڑوں کا رخ موڑ دیتیں، اور وقت کے خونخوار سور ماؤں اور انسان نما عفریتوں کو للکارتے ہوئے کہہ دیتیں کہ:

اے وقت کے ظالمو! اے اللہ کے دشمنو! کان کھول کر سن لو! اگر تم نے اسلام کی طرف غلط نگاہ سے دیکھنے کی کوشش بھی کی تو تمہاری آنکھیں نکال لی جائینگی، اگر تم نے اسلام کی طرف اپنے ناپاک ہاتھ بڑھانے کی کوشش کی تو خدا کی قسم تمہارے ہاتھوں کو پنجوں سے نہیں کندھوں سمیت کاٹ دیا جائیگا، ہم ایمان والے ہیں۔

ہم اللہ کا نام لینے والے ہیں۔

ہم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے ہیں۔

ہم قرآن کریم پڑھنے والے ہیں ہم غیرت مند نبیؐ کے امتی ہیں۔

ہم غیرت مند صحابہؓ کے ماننے والے ہیں۔

ہم غیرت کا درس پڑھنے اور پڑھانے والے ہیں، اگر اسلام پر ذرا

بھی آنچ آئی تو خدا کی قسم! پوری قوم تم سے انتقام لینے کے لئے کھڑی ہوجائے گی۔

تم یہ سوچ رہے ہو کہ اسلام اور اسلام کے ماننے والوں کو ختم کردیں گے۔

تم یہ سمجھ رہے ہو کہ اسلام اور مسلمانوں کو مٹادیں گے، تو سن لو:

مٹا سکے ہم کو یہ زمانہ میں دم نہیں

زمانہ ہم سے زمانہ سے ہم نہیں

لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ آج ہماری مائیں اور بہنیں مغربی تہذیب وتمدن، یورپی تعلیمات اور دشمنان اسلام کے کلچر سے متأثر ہوکر نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو اسلامی تعلیمات سے دور کیا، اسلام کی پیروی سے انحراف کیا، اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکموں سے روگردانی کی؛ بلکہ آج وہ دوسروں کے دین کے راستے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں، آج وہ دوسروں کے شریعت پر عمل کرنے کے راستہ میں رکاوٹ کی زنجیر بنی ہوئی ہیں۔

اگر کسی گھر یا خاندان کے ذمہ دار حضرات سے کہا جاتا ہے کہ بھائیو! کم سے کم شادیاں تو شریعت کے مطابق کرو، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس کے لئے تیار ہیں؛ مگر اس راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہمارے گھر کی خواتین ہیں۔

اگر مردوں سے کہا جاتا ہے کہ آپ اللہ کو مانتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مانتے ہیں، اور آپ یہ بھی مانتے ہیں کہ ایک دن ہمارا جنازہ اٹھے گا، لوگ ہمیں غسل دے کر قبر کے گڑھے میں ڈال دینگے، کم سے

کم ہماری شکل وصورت تو مسلمانوں جیسی ہونی چاہئے؛ تاکہ کل قیامت میں اللہ کے سامنے صرف اتنا تو کہہ سکیں کہ یا اللہ! تیرے نبیؐ کی صورت لے کر آیا ہوں، اس پر رحم فرما اور اس گناہ سے تو بچ سکیں کہ صبح صبح اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مونڈ کر پیشاب کے ساتھ نالی میں بہادیا جائے، کتنی تکلیف ہوتی ہوئی ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو؟ کہ آج ان کی سنت کو پیشاب کے ساتھ نالی میں بہایا جارہا ہے، تو وہ مرد کہتے ہیں کہ: ہم تو اس کے لئے تیار ہیں، ہمارا دل چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر آئیں؛ مگر گھر کی عورتیں ہمارا مذاق اڑاتی ہیں، ہمارا نام رکھتی ہیں، مائیں ہمیں روکتی ہیں، بہنیں ہمیں روکتی ہیں۔ وہ ہمارے راستہ کی رکاوٹ کی زنجیر بنی ہوئی ہیں، ہم تو اس کے لئے تیار ہیں۔

اگر ان سے کہا جاتا ہے کہ شادی بیاہ اور اپنے مردوں کی تجہیز وتکفین سنت کے مطابق کرو، تو، کہتے ہیں کہ: ہم تو اس کے لئے تیار ہیں؛ مگر اس راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہمارے گھر کی خواتین ہیں۔

اگر ان سے کہا جاتا ہے کہ: اپنی اولاد کو انگریزی اور دینوی تعلیم پر صرف اکتفاء نہ کراؤ؛ بلکہ انہیں دینی تعلیم بھی حاصل کراؤ، تاکہ کل قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے اس پکڑ سے بچ سکو، خدا کے اس عذاب سے محفوظ رہ سکو کہ اگر کل قیامت کے دن خدا تعالیٰ نے ان معصوم کالجوں اور اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں سے پوچھ لیا کہ تم نے دینی علوم کیوں نہیں سیکھا تھا جب کہ میں نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہلوادیا تھا: ”طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة“ علم

دین کا سیکھنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے؟ ذرا سوچو تو سہی!

وہی اولاد جن کے لئے آپ دنیا میں اپنی جان نچھاور کرتے تھے۔

وہی اولاد جن کے آرام وراحت کے لئے اپنا آرام چھوڑ دیتے تھے۔

وہی اولاد جن کے پیٹ کے لئے آپ دردر کی ٹھوکریں کھاتے تھے۔

وہی اولاد جن کے بیمار ہو جانے پر آپ راتوں رات جاگتے تھے۔

خود نہیں سوتے تھے انہیں سلاتے تھے۔

خود نہیں کھاتے تھے انہیں کھلاتے تھے۔

خود تکلیف اٹھاتے تھے انہیں آرام پہنچاتے تھے۔

میرے یارو! کل وہی اولاد تمہارے گلے کی ہڈی بن جائے گی۔

کل وہی آپ کے لخت جگر، نور نظر آپ کے خلاف خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں آواز بلند کرینگے، اور آپ کا گریباں پکڑ کر عرش والے کے سامنے یہ کہیں گے: "ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا" یا اللہ! ہم نے ان بڑوں کی اطاعت کی تھی، یا اللہ! ہمارے ان بڑوں نے ہم کو سیدھی راہ سے گمراہ کیا تھا، انہوں نے ہم کو سعادت وہدایت کے راستہ سے ہٹا کر ضلالت وجہالت کے راستہ پر ڈال دیا تھا، "ربنا آتھم ضعفین من العذاب" یا اللہ! تو ان کو دوگنا عذاب میں مبتلا کر اور ان کے اوپر بڑی لعنت بھیج، کیونکہ انہوں نے ہم کو دنیا میں گمراہ کیا تھا۔

ذرا سوچو تو سہی! اس وقت آپ کی شرمندگی اور ندامت کا کیا عالم ہوگا؟

اس وقت تم خدا تعالیٰ کو کیا جواب دو گے؟

Scanned by CamScanner

اس وقت تم خدا تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟

تو مرد کہتے ہیں کہ: ہم تو اس کے لئے تیار ہیں، ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم اپنی اولاد کو عالم دین اور حافظ قرآن بنائیں، مگر اس راستہ میں رکاوٹ ہمارے گھر کی خواتین ہیں، ان باتوں کو سن کر حیرانی ہوتی ہے۔

میری ماؤ اور بہنو! کیا ہم مردوں کی باتوں پر یقین کرلیں کہ واقعی ہماری مسلمان مائیں اور بہنیں آج دین کے راستہ میں رکاوٹ ہیں؟ ہم ان کے اس بہانے کو مان لیں کہ ان کے چہرے پر سنت کا نور سجانے کے راستہ میں رکاوٹ۔

ہماری وہ مائیں اور بہنیں ہیں جن کی استقامت کے بدولت کل تک حضرت فاروق اعظمؓ جیسا شخص ایمان لارہا تھا؟

ہماری وہ مائیں اور بہنیں ہیں جنہوں نے کل تک صلاح الدین ایوبیؒ جیسا فاتح بیت المقدس جنا تھا؟

ہماری وہ مائیں اور بہنیں ہیں، جنہوں نے کل تک محمد بن قاسم جیسا فاتح سندھ جنا تھا؟

ہماری وہ مائیں اور بہنیں ہیں، جنہوں نے کل تک پوری دنیا میں توحید کا ڈنکا بجانے والے افراد کو جنا تھا؟ جنہوں نے پوری دنیا پہ سچائی کا سکہ بٹھانے والے افراد کو جنا تھا؟

ہماری وہ مائیں اور بہنیں ہیں، جنہوں نے کل تک تیروں کی بوچھاروں میں اور تلواروں کی چھاؤں میں بھی نماز نہ قضا کرنے والے مجاہدین کو جنا تھا؟

ہماری وہ مائیں اور بہنیں ہیں، جو کل تک اپنے بچوں کو دودھ پلاتی تھیں، تو باوضو ہو کر، دو رکعت نفل نماز پڑھ کر پلایا کرتی تھیں؟

ہماری وہ مائیں اور بہنیں ہیں، جو کل تک اپنے بچوں کو جب گود میں لے کر لوریاں دیتی تھیں، تو ان کو دین کے فضائل اور شہادت کے فضائل سنایا کرتی تھیں؟

کیا وہ مائیں اور بہنیں آج اپنے بچوں کو دین کے راستہ سے روکتی ہیں؟

ان کو سنت پر عمل کرنے سے روکتی ہیں؟

ان کا مذاق اڑاتی ہیں؟

ایک دفعہ تو خیال میں آتا ہے کہ شاید مردوں نے سچ کہا ہو کہ واقعی رکاوٹ ہیں؛ لیکن دوسری طرف جب تاریخ اٹھا کر دیکھتے ہیں، تو کبھی بھی مسلمان خواتین ایسی نظر نہیں آتیں، جو دین کے راستہ میں رکاوٹ ہوں۔

ایک شخص مکہ مکرمہ سے تلوار لے کر نکلتا ہے کہ آج اس تلوار سے (نعوذ باللہ) محمدؐ کو قتل کرونگا، اس غصہ اور جبر کی حالت میں گھر سے نکل کر آتا ہے، دل میں یہ نیت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے گا، راستہ میں کسی نے کہا: بعد میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنا، پہلے تو اپنے گھر کی خبر لے، تیری بہن مسلمان ہو چکی ہے۔ وہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے،، بہن قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کر رہی تھی، اسے دیکھ کر قرآن کے اوراق کو چھپا لیتی ہے، بھائی مارنا شروع کرتا ہے، اتنا مارتا ہے کہ بہن لہولہان ہو جاتی ہے، مگر دین وایمان اس بہن کے

دل میں بیٹھ چکا تھا، وہ خاتون دین کی حلاوت اپنے دل کے اندر لئے ہوئے تھی، اس نے بھائی سے کہا کہ: تو زیادہ سے زیادہ مجھے قتل کرڈالے گا، میری چمڑی ادھیڑ ڈالے گا، میری ہڈیوں کو توڑ ڈالے گا؛ مگر ایمان تو میرے دل کی گہرائیوں میں اتر چکا ہے، اس ایمان کو میرے دل سے نہیں نکال سکتا۔

اگر تو نے کسی ماں کا دودھ پیا ہے، تو کفر پہ اتنا پکا ہے، تو میں نے بھی اسی ماں کا دودھ پیا ہے، میں اسلام پر تجھ سے زیادہ پکی ہوں۔

تو ظلم و جبر کرسکتا ہے، میں صبر و استقامت دکھا سکتی ہوں۔

تو مجھے مار پیٹ سکتا ہے، تو میں اس حالت میں بھی اللہ کو یاد کرتی رہوں گی۔

اس بہن کا صبر تھا۔

اس بہن کی استقامت تھی۔

اس بہن کا ایمان تھا۔

اس بہن کی پختگی تھی۔

اس بہن کا اللہ سے تعلق تھا کہ بھائی کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا۔

اس بھائی کا جبر پھسل گیا۔

اس کا پتھر جیسا دل موم ہوگیا، کہنے لگا مجھے قرآن کے وہ اوراق دکھا، جو تو پڑھ رہی تھی۔

اس بہن نے کہا کہ: جب تک تو بے وضو ہے، جب تک تو غسل نہیں کرلیتا، اس وقت تک تیرے ہاتھ میں قرآن کریم نہیں دے سکتی؛ اس لئے کہ یہ پاکیزہ کتاب ہے، پاکیزہ لوگوں کے ہاتھوں میں آتی ہے، بھائی نے

طہارت حاصل کی، بہن نے اس کے ہاتھ میں قرآن دیدیا، بھائی قرآن پڑھتا چلا گیا، آنکھوں سے آنسو بہتے چلے گئے، بہن کے اس استقامت کیوجہ سے امت کو حضرت فاروق اعظمؓ جیسا عادل حکمراں مل گیا، بہن کے اس استقامت نے مسلمانوں کو حضرت فاروق اعظمؓ جیسا امیر المومنین دیدیا کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد رسول اللہؐ کے دربار میں حاضر ہو کر کہتا ہے:

یارسول اللہؐ! عمر مسلمان ہو چکا ہے۔

یا رسول اللہ! سچے خدا کی عبادت چھپ کر ہو اور باطل خداؤں کی عبادت علی الاعلان ہو؟ اب ایسا نہیں ہوگا؛ کیونکہ عمرؓ مسلمان ہو چکا ہے، اب سچے خدا کی عبادت علی الاعلان ہوگی۔ دیکھتے ہیں اب ہم کو کون روکتا ہے؟ کس کے اندر اتنی طاقت ہے، جو ہم کو نماز پڑھنے سے روکے؟

وہی فاروق اعظمؓ تھے جنہوں نے روم اور فارس کو فتح کیا۔

وہی فاروق اعظمؓ تھے، جنہوں نے دنیا کے ایک بڑے حصہ میں عدل وانصاف نافذ کیا۔

وہی فاروق اعظم تھے کہ جن کے زمانہ میں عورتیں صنعاء یمن سے لے کر حجاز کی وادیوں تک سر پر گٹھڑی رکھ کر اپنا سونا اور چاندی لے کر جایا کرتی تھیں، کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا، آہ! اس بہن پر کہ جس نے مار تو کھالیا؛ مگر اپنے دین کو نہ چھوڑا، جس نے زخم تو سہہ لیا، مگر استقامت سے پیچھے نہ ہٹی۔

آج عمر بن خطابؓ کی کروڑوں بیٹیاں جن کا اجر حضرت عمرؓ کو ملے گا، وہ سارا کا سارا اجر حضرت عمرؓ سے پہلے ان کی بہن کے نامۂ اعمال میں لکھا

جائے گا، کون کہتا ہے کہ مسلمان خواتین اتنی گر چکی ہیں کہ وہ لوگوں کو دین سے روکتی ہیں۔

اگر قرآن کریم نے کسی کے ایمان کی مثال دی ہے، تو ایک عورت کے ایمان کی مثال دی ہے "ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" ایمان کی مثال سننا چاہتے ہو لوگو! تو سن لو! ایک عورت کا ایمان، اس کا ایمان ایسا تھا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

"ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا امْرَأَۃ فِرْعَوْن" کہ وہ فرعون کی بیوی آسیہ کا ایمان تھا۔

جس پر فرعون نے کون سا ظلم نہیں ڈھایا۔

جس کا خاندان خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے۔

جس کا خاندان اتنا ظالم اور جابر ہے کہ وہ دوسرں کے دین کے راستہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

جس کے بارے میں قرآن کریم نے کہا کہ وہ اپنی پوری قوم کو جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے گیا۔

جس نے بنی اسرائیل کے ہزاروں بچوں کو قتل کر ڈالا۔

جس نے بنی اسرائیل کی عورتوں کو اپنی باندیاں اور لونڈیاں بنالیا، وہ اتنا ظالم؛ مگر اس کے گھر میں رہتی ہوئی ایک عورت اس کی خدائی کو نہیں مانتی اور زبان پر کلمۂ "لا الہ الا اللّٰہ" کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

فرعون مارتا ہے، تب بھی کہتی ہے: "لا الہ الا اللّٰہ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

فرعون کہتا ہے میں ہوں تیری مشکلات کو حل کرنے والا ہوں، وہ کہتی ہے "لا الہ الا اللہ" اللہ کے سوا کوئی مشکلات کو حل کرنے والا نہیں۔

فرعون کہتا ہے کہ ساری دنیا مجھے سجدہ کر رہی ہے، تو میرے سامنے کیوں نہیں جھکتی؟ وہ کہتی ہے "لا الہ الا اللہ" اللہ کے سوا کوئی سجدہ کے لائق نہیں۔

فرعون کہتا ہے کہ پوری دنیا مجھ کو رازق سمجھ رہی ہے، تو مجھ سے رزق کا تقاضا کیوں نہیں کرتی؟ وہ کہتی ہے "لا الہ الا اللہ" اللہ کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں۔

فرعون کہتا ہے کہ ساری دنیا میری عظمت کا اقرار کر رہی ہے، تو میری عظمت کو کیوں نہیں مانتی؟ وہ کہتی ہے "لا الہ الا اللہ" "لامعبود الا اللہ، لا مسجود الا اللہ" "لا مقصود الا اللہ لا مطلوب الا اللہ، لاخالق الا اللہ، لا رازق الا اللہ، لا مالك الااللہ"

اللہ کے سوا کوئی رازق نہیں۔

اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں۔

اللہ کے سوا کوئی عزت دینے والا نہیں۔

اللہ چاہے تو تخت پر بیٹھا کر ذلیل کر دے۔

اللہ چاہے تو بوریے پر بیٹھا کر عزت دیدے۔

اللہ چاہے تو پتھر کے اندر روزی دیدے اللہ چاہے تو اسی رزق سے ہلاک کر دے۔

**اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھے نہیں پوج سکتی۔**

Scanned by CamScanner

اے دنیا کے انسانو! تم کہتے ہو کہ ہم ماحول سے تنگ آ گئے، اس لئے ہم نے دین کو چھوڑ دیا، میری ماؤ اور بہنو! تم کہتی ہو کہ ہم ماحول سے تنگ آ گئے؛ اس لئے ہم دین سے ہٹ گئے، تم کہتی ہو کہ گاؤں اور محلے کی عورتیں اور لڑکیاں ہم پر ہنستی ہیں، ہمارا مذاق اڑاتی ہیں، ہماری سہیلیاں ہمیں چھیڑتی ہیں، اس لئے ہم نے پردہ کو چھوڑ دیا۔

ذرا سوچو تو سہی کہ آج آسیہ سے زیادہ کس کا ماحول خراب ہے؟

آج آسیہ سے زیادہ کسی پر ظلم و جبر ہو رہا ہے؟

آج کوئی ایسا نہیں جو ہمارے سر سے دوپٹہ اتار کر زبردستی ہم کو بے پردگی کا حکم دیتا ہے۔

آج کوئی ایسا تو نہیں جو ہمیں زبردستی دین سے ہٹا کر ہمارے گھروں میں ٹی وی، وی سی آر جیسی لعنت کو بھیجتا ہے۔

آج کوئی ایسا نہیں میری ماؤ اور بہنو! آج کوئی ایسا نہیں، ارے! آسیہ پر کونسا ظلم نہیں ہوا؟ اسے دیوار سے کھڑی کر کے اس کے ہاتھوں میں کیلیں گاڑی گئیں، اس کے پاؤں میں کیلیں ٹھونکی گئیں، اسے زمین پر بیٹھا کر اوپر سے چٹانوں کو پھینکا گیا، آہ! اس کے جسم کو لوہے کے چمٹے سے نوچا گیا، مگر "لا الہ الا اللّٰہ" کا انکار اس کے دل سے نہ ہو سکا۔

وہ عظمت والی خاتون تھی.

وہ عصمت والی خاتون تھی۔

وہ عزت وعفت والی خاتون تھی۔

جب فرعون اسے مار رہا تھا، اسے اپنا محل دکھا رہا تھا، تو وہ اللّٰہ کی طرف

متوجہ تھی اور یہ کہہ رہی تھی:

"رب ابن لی عندك بیتاً فی الجنة" یااللہ! میرے لئے جنت میں گھر بنادے۔

"ونجنی من فرعون وعملہ" یااللہ! مجھے فرعون سے نجات دے، یااللہ! مجھے فرعون کے عمل سے نجات دے۔

"ونجنی من القوم الظالمین" یااللہ! مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔

یااللہ! مجھے کافروں سے نجات دے۔
یااللہ! مجھے ملکہ بننا نہیں چاہیے تھا۔
یااللہ! مجھے فرعون کی بیوی سے بننے میں کوئی فخر نہیں۔
یااللہ! مجھے خاتونِ اول بننے میں کوئی فخر نہیں۔
یااللہ! میں تیری ادنی سی بندی بننے میں اپنا فخر محسوس کرتی ہوں۔
یااللہ! مجھے دنیا کی عزت نہیں چاہیے۔
مجھے آخرت کی عزت چاہیے۔
مجھے دنیا کا محل نہیں چاہیے، مجھے آخرت کا محل چاہیے۔
مجھے دنیا کی بادشاہت نہیں چاہیے، مجھے آخرت کی بادشاہت چاہیے۔

اللہ پاک نے اس کی دعاء سن لی، فرعون کی طرف سے جبر ہی جبر تھا آسیہ کی طرف سے صبر ہی صبر تھا، اس کا دل ایسا پختہ ہوا، اس کا ایمان ایسا پختہ ہوا، ایسا پختہ ہوا، کہ اللہ نے فرمایا: لوگو! اگر کسی کا ایمان تھا تو وہ فرعون کی بیوی آسیہ کا ایمان تھا، دنیا میں خدا تعالیٰ نے اسے نجات دی، کل آخرت

میں ایسا مقام پائیگی، ایسا مقام پائیگی کہ جس کا انسان تصور کر کے حیران ہو جاتا ہے۔

کل قیامت کے دن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ بنا کر اٹھائی جائیگی، کل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ بنا کر جنت میں داخل کی جائیگی۔

اور کافروں کی مثال دی، تب بھی عورت کی مثال دی، کفر کی بھی مثال سن لو! نبی کے گھر میں ہوتے ہوئے کافرہ، حضرت نوح علیہ السلام کے گھر میں رہتے ہوئے کافرہ حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں رہتے ہوئے کافرہ، نبی سارا دن لوگوں کو دین سمجھا رہا ہے ”رب انی دعوت قومی لیلا ونہارا“ یا اللہ! ہم نے اپنی قوم کو صبح بھی دین کی دعوت دی، رات میں بھی دین کی دعوت دی، ایک ایک کے دروازہ پر گئے ”فلم یزد ھم دعائی الا فرارا“ میں جتنا انہیں دین کی طرف بلاتا رہا، اللہ کی طرف بلاتا رہا ہے، اتنا ہی وہ شیطان کی طرف بڑھتے گئے، آخر میں انہوں نے ان کے لئے بددعا فرمادی ”رب لا تذر علی الأرض من الکافرین دیارا“ اے اللہ! کسی بھی کافر کو اس دھرتی پہ نہ چھوڑ، سب کو ہلاک کر دے۔ جس گھر میں حضرت نوح علیہ السلام جیسے پیغمبر جو ساڑھے نو سو سال لوگوں کو دین کی دعوت دے رہے ہیں، اس گھر میں رہنے والی عورت دین سے محروم، لگتا ہے کہ ماحول کا اثر نہیں ہوتا ہے، مگر بات تو اپنے ایمان کی ہے، حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کو کیسا اچھا ماحول ملا؟ تہجد گزار خاوند، ایسا خاوند جس کی طرف اللہ کی طرف سے وحی نازل ہو رہی ہے، اللہ کی طرف

Scanned by CamScanner

سے گفتگو کی جارہی ہے، لیکن وہ اپنے کفر پر قائم اور دائم ہے، اور آسیہ کو کتنا گندہ ماحول ملا؟ کہ چاروں طرف سے کفر ہی کفر۔

چاروں طرف سے فرعونیت ہی فرعونیت۔

چاروں طرف سے ظلم ہی ظلم، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے ایمان پر ڈٹی ہوئی ہے، اس لئے اس زمانہ کی خواتین کو دیکھ کر ذرا بھی تصور نہیں ہوتا کہ آج کی مسلمان خواتین دین کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔

آخر وہ بھی ایک عورت تھی، جس کے چار بیٹے شہید ہو گئے، حضرت خنساء رضی اللہ عنہا میدان جہاد کی طرف نکل کر آئیں، تحقیق کرنے کے لئے کہ آقا کے بارے میں جو غلط خبر ملی ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

صحابہؓ سے پوچھا کیا ہوا؟ کہا: تیرے بیٹے شہید ہو گئے، کہا مجھے بیٹوں کی نہیں بتاؤ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ اور آگے بڑھیں پوچھنے لگیں، کہ آقا کہاں ہیں؟ میں اپنی آنکھوں کو ان کی دیدار سے روشن کرنا چاہتی، ہوں بتانے والے نے بتایا کہ تیرے بھائی شہید ہو گئے، کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون" اور آگے چلیں پوچھا: آقا کہاں ہیں؟ کس حال میں ہیں؟ بتانے والے نے بتایا کہ تیرے والد شہید ہو گئے، کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون" اور آگے بڑھیں، تو پوچھا کہ بتاؤ آقا کہاں ہیں؟ آقا کا حال بتانے کے بجائے بتانے والے نے بتایا کہ تیرے شوہر شہید ہو گئے، کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون" اور آگے بڑھیں، تو جب ان کی نظر آقا پر پڑی تو انہوں نے جو کلمہ کہا ہے، وہ آب زر سے لکھنے کے لائق ہے، کہا: اے اللہ! کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو دیکھنے کے بعد ہماری ہر مصیبت

آسان، دنیا کے اندر کوئی بھی مصیبت ہو، دنیا کے اندر کوئی بھی مصیبت آجائے، آپ کے سامنے اس مصیبت کی کوئی حیثیت نہیں۔

آخر وہ بھی ایک عورت تھی کہ جس نے جب یہ اعلان سنا "حی علی الجہاد" کہ لوگو! آجاؤ جہاد پر، وہ اپنے ایک معصوم بچے کو لے کر آئی اور کہا: یا رسول اللہ! اسے لے جایئے! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا کریگا، میدان جہاد میں جا کر؟ یہ تو نہ بیٹھ سکتا ہے، نہ کھڑا ہو سکتا ہے، وہاں تو نوجوانوں کی ضرورت ہے، وہاں تو لڑنے والوں کی ضرورت ہے، اس عورت نے عجیب جواب دیا، فرمانے لگی کہ میرا کوئی بیٹا نہیں کہ میں شہید کی ماں کہلاؤں، خاوند نہیں جسے بھیجوں، بھائی نہیں جسے میدان جہاد کی طرف روانہ کروں، یہی ایک لختِ جگر ہے، جسے لے کر آئی ہوں، کچھ اور تو نہیں کر سکے گا، مگر کسی مجاہد کے ہاتھ کا ڈھال تو بن ہی جائے، جب کافر اس پر حملہ کرے گا، تو وہ میرے بچے کو آگے کر دے گا، میرا بچہ شہید ہو جائے گا، اور کل قیامت کے دن میں شہید کی ماں کہلاؤں گی۔

میری ماؤ اور بہنو! صحابہ کرامؓ کی وہ مائیں سفاک نہیں تھیں، ظالم نہیں تھیں، انہیں بھی اپنے بچوں سے محبت تھی، جس طرح آج ہمیں اپنے بچوں سے محبت ہے، ان کے دلوں میں اپنے بچوں کے لئے وہی مقام و قدر تھا، جو آج ہمارے دلوں میں اپنے بچوں کے لئے ہے، مگر وہ جانتی تھیں۔

کہ بچوں کی محبت برحق۔

خاوند کی محبت برحق۔

بھائی اور والد کی محبت برحق؛ لیکن مسلمان تو وہ ہوتا ہے جو سب سے

زیادہ اللہ سے محبت کرنے والا ہو" والذین امنوا اشد حُبًا للّٰہ" ایمان والے تو اللہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

ایمان نام ہی ہے محبت کا، اللہ سے اتنی محبت ہو کہ
جان دینی پڑے تو حاضر۔
اپنا مال دینا پڑے تو حاضر۔
اپنے نفس کی قربانی دینی پڑے تو حاضر۔
اللہ کی رضا کے لئے پردہ میں رہنا پڑے تو حاضر۔
اللہ کی رضا کے لئے نماز پڑھنی پڑے تو حاضر۔
اللہ کی رضا کے لئے گھروں میں رہنا پڑے تو حاضر۔
اللہ کی رضا کے لئے بھوکا رہنا پڑے تو حاضر۔
اللہ کی رضا کے لئے کچے گھروں میں رہنا پڑے تو حاضر۔

اس لئے کہ اسی اللہ نے پیدا کیا، اسی اللہ نے ماں کے پیٹ میں ہمارے لئے روزی کا انتظام کیا، اس لئے کہ اسی اللہ نے ماں کے پیٹ میں ہمارے سر کی حفاظت کے لئے تکیوں کا انتظام کیا "عما ان یمینك فالکبد وعما ان شمالك فالطحال" ایک طرف ماں کی تلی، دوسری طرف ماں کا جگر۔

وہی اللہ جس نے ہمیں دنیا کے اندر روزی دی۔
وہی اللہ جس نے دنیا کے اندر ہمیں عزت دی۔
وہی اللہ جس نے انسان بنایا، کتا، بلی اور خنزیر نہیں بنایا۔
وہی اللہ جس نے ہر موقع پر ہمارا خیال رکھا۔

Scanned by CamScanner

وہی اللہ جب سب ہمارا ساتھ چھوڑ دینگے، تو وہ ہمارا ساتھ دے گا،
ب سب ہمارے ساتھ بے وفائی کرینگے تو وہ ہمارے ساتھ وفا کا معاملہ
کرے گا۔

میری ماؤ اور بہنو! دنیا والوں نے ہمیں کیا دیا؟

دنیا والوں نے ہمیں ذلت دی۔

دنیا والوں نے ہمیں رسوائی دی۔

دنیا والوں نے ہمیں جہیز کی لعنت پر مسلط کیا

دنیا والوں نے ہمارا مقام گرایا۔

دنیا والوں نے ہمارا کردار گرایا۔

دنیا والوں نے ہمیں شفقت و محبت سے محروم کر کے ہمارے حسن
جمال کو تماشا بنایا۔

دنیا والوں نے ہماری جوانی کو کھلونا بنایا۔

دنیا والوں نے ہمیں چوراہے پر کھڑا کر کے ہماری عزت و آبرو سے
کھلواڑ کیا۔

دنیا والوں نے ہمیں دردر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کیا۔

اگر کسی نے ساتھ دیا، تو وہ اللہ کی ذات ہے۔

کل مرتے وقت اگر کوئی ساتھ دے گا تو وہ اللہ کی ذات ہوگی۔

کل قبر میں کوئی ساتھ دے گا تو وہ اللہ کی ذات ہوگی۔

کل حشر میں کوئی ساتھ دے گا تو وہ اللہ کی ذات ہوگی۔

کل پل صراط پر اگر کوئی ساتھ دے گا تو وہ اللہ کی ذات ہوگی۔

Scanned by CamScanner

کل مشکل میں مشکل کشائی کوئی کرے گا تو وہ اللہ کی ذات ہوگی۔
کل حاجت روائی اگر کوئی کرے گا تو وہ اللہ کی ذات ہوگی۔
کل اگر کوئی جنت میں لے جائے گا، تو وہ اللہ کی ذات ہوگی۔
جو صبح شام میں بھی ہمیں نہیں بھولے گا، تو وہ اللہ کی ذات ہوگی۔

جب اللہ ہمارے ساتھ اتنی شفقت و محبت کا معاملہ کرے، تو ہمارے دل میں اللہ کی محبت کیوں نہ ہو؟ "وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ" ایمان والے تو اللہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

ایمان نام ہی ہے محبت کا، ہر وقت یہ فکر رہنی چاہئے کہیں میرا اللہ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے، صبح اٹھے، تو یہی فکر رات میں سوئے تو یہی فکر، دن رات یہی فکر رہنی چاہئے کہ میرا مالک، میرا مولا جس سے کل ملاقات کرنی ہے، وہ راضی ہے یا ناراض؟

تو میں یہ عرض کر رہا تھا، کہ صحابۂ کرامؓ کی وہ مائیں سفاک نہیں تھیں، صحابۂ کرامؓ کی وہ بہنیں اور عورتیں ظالم نہیں تھیں، انہیں بھی اپنے بچوں سے محبت تھی جس طرح آج ہمیں اپنے بچوں سے محبت ہے، وہ عربی النسل تھیں، نیک سیرت تھیں، رسول اللہ صلی اللہ کی صحبت یافتہ تھیں، ایسی خواتین تھیں کہ جن کے دلوں میں دنیا کی محبت کا نام ونشان نہیں تھا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب اعلان کرتے، اے اللہ کی بندیو! اگر جنت چاہتی ہو تو اپنے زیورات اتار دو، حضرت بلال حبشیؓ کا کمرہ بھر جاتا تھا، مسلمان عورتیں رو رو کر اپنا کنگن اور بالیاں اتار کر کہتی تھیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

Scanned by CamScanner

ہمارا سب مال و دولت لے لیجئے۔

ہمارے سب زیورات لے لیجئے؛ لیکن ہمارے لئے دعا فرمادیجئے کہ ہمارا مولا، ہمارا مالک ہم سے ناراض نہ ہو۔

ایک مرتبہ اعلان جہاد ہوا، صحابہ کرامؓ جنگ کی تیاریاں کر رہے تھے، ایک جگہ سے رونے کی آواز آئی، جا کر دیکھا، ایک بوڑھی اماں رو رہی ہیں، پوچھا کہ کیا ہوا؟ کوئی تکلیف ہوگئی؟

کوئی پریشانی لاحق ہوگئی؟

اس خاتون نے کہا: ہمیں کوئی تکلیف نہیں؛ لیکن اعلان جہاد ہو چکا ہے، میرے کوئی نہیں کہ جسے بھیجوں، خود بھی اتنی طاقت نہیں کہ میدان جہاد میں نکل سکوں، میں تو محروم رہ گئی، کل قیامت کے دن کہا جائے گا کہ

وہ شہید کی ماں آرہی ہے۔

کسی سے کہا جائے گا کہ: وہ حافظ قرآن کی ماں آرہی ہے، اس کے سر پہ تاج پہناؤ۔

کسی سے کہا جائے گا کہ وہ مفتی اور عالم کی ماں آرہی ہے، میں کھڑی ہونگی۔

مجھے کس نام سے پکارا جائے گا؟ اس لئے رو رہی ہوں۔

کل قیامت کے دن اللہ کے یہاں کوئی مقام نہ ملا، تو اس زندگی سے کیا فائدہ؟ پھر اچانک دل میں ایک تدبیر آئی، اپنے سر سے تھوڑا سا بال کاٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئی، اور کہا کہ: اے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول فرمالیجئے، اس کو کسی گھوڑے کی

رسی میں شامل کر لیجیے، تاکہ میرا بھی حصہ جہاد میں شامل ہو جائے، تاکہ میں بھی یہ کہہ سکوں۔

یا اللہ! جب تیرے دن کی قربانی کا وقت آیا تھا تو میں نے بھی تھوڑی سی قربانی دی تھی، میں نے بھی انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھوایا تھا۔

یا اللہ! میں نے بھی بال دیئے تھے، میں جہاد میں کسی سے پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔

اس زمانہ کی خواتین بھی میدان جہاد میں اس طرح جاتی تھیں کہ اللہ اکبر کبیرا!

صحیح مسلم شریف کی روایت ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے، آنکھیں بند تھیں، کہ اچانک آنکھیں کھولیں چہرۂ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے پوچھا: اے اللہ! کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ اتنا کیوں خوش نظر آرہے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ نے مجھے دکھایا کہ میری قوم کا ایک لشکر سمندر پار کر کے جہاد کے لئے جارہا ہے، اللہ نے مجھے بتایا کہ جو جو اس جہاد میں شریک ہوگا، وہ سارے مغفور ہونگے، سارے جنتی ہونگے، سمندر پار جنگ شروع ہوئی، اس جنگ میں حضرت جرار رضی اللہ عنہ گرفتار ہوگئے، اس پورے کے پورے قافلے کو کافروں نے اپنے گھیرے میں لے لیا، دونوں طرف سے مقابلہ ہورہا تھا، حضرت خالد بن ولیدؓ نے دیکھا کہ دائیں طرف سے ایک گھوڑ سوار آیا، جس نے اپنے پورے جسم کو چھپایا ہوا ہے، صرف آنکھیں کھلی ہوئی ہیں، دشمن کی طرف بڑھا، کئی دشمن کے فوجیوں کو قتل کرتا ہوا آگے نکل

Scanned by CamScanner

گیا، پھر واپس آیا اور دوسری طرف آگے بڑھا، جس طرف آگے بڑھتا، لاشوں کے انبار لگ جاتے تھے، کافر اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے تھے، پوری لڑائی ختم ہوگئی، تمام کافر ہلاک ہوگئے۔

حضرت خالدؓ بن ولید نے اس سوار کو بلایا، اس کی بہادری پر عش عش کرر ہے تھے، اس کی شجاعت پر حیران تھے، کہ اتنی بہادری، اتنے سارے کافروں سے مقابلہ کرنا، صفوں میں اس طرح گھس جانا، اس انداز سے لڑنا، پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے اشارے سے بار بار انکار کیا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بار بار اصرار کیا کہ اپنا نام تو بتا دیجئے، جب انہوں نے اپنا نام بتایا، تو تاریخ لکھنے والوں کا قلم جھوم اٹھا، انہوں نے لکھا کہ وہ کوئی مرد نہیں تھا، وہ کوئی جرنیل اور کمانڈر نہیں تھا، وہ حضرت جرار رضی اللہ عنہ کی مسلمان بہن حضرت خولہ رضی اللہ عنہا تھیں، جو اپنے بھائی کے گرفتار ہونے کی خبر سن کر اس طرح سے میدان جہاد میں آئیں، اور اس انداز سے انہوں نے مقابلہ کیا کہ مرد حیران تھے، مرد انہیں دیکھتے رہ گئے۔

وہ ایک خاتون تھی جس نے اللہ کے دشمنوں کو قتل کیا، اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کو قتل کیا اور جنت کما لیا۔

وہ ایک خاتون تھی جس نے اسلام کی عزت کا بھرم رکھا۔

وہ ایک خاتو تھی جس نے امت کے چہرے سے بزدلی کے دھبے کو ہٹایا۔

وہ ایک خواتین تھی جس نے مسلمان مردوں پر عار نہ آنے دیا۔

اور آگے لڑائی شروع ہوتی ہے، ایک جگہ کافروں سے مقابلہ ہوا،

حضرت خولہؓ اور ان کی سہیلیاں کافروں کے گھیرے میں آگئیں، کافر خوش ہورہے تھے کہ ہم ان عورتوں کو اپنے ساتھ لے جائینگے، آپس میں تقسیم کرلینگے، وہ قہقہے لگارہے تھے، شراب پی رہے تھے، غلط نگاہوں سے مسلمان بہنوں کو گھور رہے تھے، حضرت خولہؓ جوش میں آئیں اور کہا مسلمان بہنو! ہمارا مذہب اسلام ہے۔

ہم زندہ رہیں تو اللہ کے دین پر رہنا۔

اور ہم مریں تو اللہ کے دین کے لئے مرنا ہے، یاد رکھو! ذلت کی زندگی سے عزت کی موت افضل ہوا کرتی ہے، یہ کافر جن نظروں سے ہمیں گھور رہے ہیں، اس انجام سے باخبر رہو، بہنو! اپنی جان پر کھیل جاؤ، مگر انہیں اپنے قریب مت آنے دینا، امت مسلمہ کے چہرے پہ دھبہ نہ لگنے دینا، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیاتؓ پر عار نہ آنے دینا، سہیلیوں نے کہا: خولہؓ ہم بزدل نہیں؛ لیکن آج ہمارے پاس تلواریں نہیں، تیر نہیں، ورنہ ہم ان کافروں کو، ان اللہ کے دشمنوں کو دیکھ لیتیں، حضرت خولہؓ نے کہا؟ خیمے کے چوبے کس لئے ہیں؟ ہم ان سے لڑینگے۔

خیمے کے چوبے حضرت خولہؓ نے خود اکھاڑے، صحابیاتؓ نے اپنے اپنے ہاتھوں میں لے لیں، دشمنوں سے مقابلہ شروع کیا، کئی دشمنوں کو قتل کیا، تلواریں چھین لیں، دشمن یہی سمجھ رہتے تھے کہ ہم انہیں تھوڑی دیر میں گرفتار کرلینگے، دشمنوں سے سخت مقابلہ ہوا، مسلمانوں کی بیٹیاں زبانوں سے کلمہ پڑھ رہی تھیں، اور کافروں سے لڑ رہی تھیں کہ اچانک ایک گرج دار آواز آئی، جس طرح آسمان سے بجلی گرتی ہو، آواز آئی کافرو! اپنی تلواریں

پھینک دو ورنہ ہم ایک ایک کو چن چن کر ماریںگے، کافروں نے جب مڑ کر دیکھا، تب تک حضرت خالد بن ولیدؓ حضرت جرارؓ اور دوسرے صحابہؓ کا لشکر ان کے پیچھے پہنچ چکا تھا، جو اپنی بہنوں کی بہادری پر عش عش کر رہا تھا، جو اپنی بہنوں کو سلامی دینے آیا تھا، باہر سے حملہ ہوا سارے کے سارے کافر ہلاک ہو گئے۔

ایک وہ بھی بیٹیاں تھیں جو عزت کا نشان تھیں۔
وہ بھی بیٹیاں تھیں، جو غیرت کا نشان تھیں۔
وہ بھی بیٹیاں تھیں، جو کافروں سے نفرت کرتی تھیں۔
جو کافروں کی تہذیب و تمدن سے نفرت کرتی تھیں۔
کافروں کے طور وطریقے سے نفرت کرتی تھیں۔

ایسے ایسے حالات مسلمان خواتین کے سامنے پیش آئے کہ اگر میں آپ کو مسلمان خواتین کے جنگی واقعات، عملی واقعات، روحانی واقعات کو بیان کرنا شروع کروں، تو ساری رات بیت سکتی ہے، جو واقعات اس وقت میرے ذہن میں موجود ہیں۔

انہیں خواتین کی محنت تھی۔
انہیں خواتین کی جدو جہد تھی۔

انہیں خواتین کی کوشش وکاوش کا ثمرہ تھا کہ مردوں کے اندر ایک طاقت تھی، ایک توانائی تھی کہ مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک اسلام کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔

ہر طرف اذان کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

Scanned by CamScanner

ہر طرف اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

وہ سر بلندی کا دور تھا۔

وہ عظمت کا دور تھا۔

وہ اسلام کی شان وشوکت کا دور تھا۔

جس کی وجہ سے مسلمان سر بلندی کی زندگی گزار رہے تھے؛ لیکن آہستہ آہستہ وہ دن ختم ہوئے، مسلمان خواتین کے ہاتھوں سے قرآن کریم چھین لیا گیا، ان کے ہاتھوں میں ڈائجسٹ اور رسالے آگئے، مسلمان خواتین کے دل سے اللہ کی وہ محبت نکل گئی، جس کے بل پر وہ دنیا کو حقارت کی نگاہوں سے دیکھا کرتی تھیں، اس کے دل سے وہ شرم وحیاء نکال لی گئی جوان کا زیور تھا، ان کا پردہ ان سے چھین لیا گیا، اس کے بعد وہ دور آیا کہ بچے گھروں میں بزدل پیدا ہونے لگے، ان کو بچپن ہی سے چوہے اور بلی سے ڈرایا جانے لگا۔

کافروں کی تہذیب ہم پر اس طرح اثر کرگئی کہ آج کافر خوش ہوتے ہیں، کہ ان کے یہاں اتنی بے پردگی شاید نہ ہوتی ہو، جس کا مظاہرہ آج ہمارے یہاں ہوتا ہے پھر وہ دور آیا کہ مسلمانوں پر ہر طرف سے ذلت چھا گئی، مسلمان ہر طرف سے تباہ ہونے لگے، اگر آج میں آپ کو صرف کشمیر اور گجرات کے حالات کو سناؤں کہ مسلمانوں پر کیا بیت رہی ہے؟ بیٹیوں کے ساتھ کیا کچھ ہو رہا ہے؟ تو شاید دل گوارہ نہ کرے، ان حالات کے سننے پر۔

مسلمان بیٹیو! کافروں کی تہذیب کو فیشن سمجھنے والی بہنو!

ان کافروں نے تمہاری بہنوں کے سہاگ اجاڑ دیئے ہیں۔

ان کافروں نے مسلمان بہنوں کے چہرے سے عصمت کا گھونگھٹ چھین لیا ہے۔

وہ کلمہ پڑھتی ہیں۔

وہ آسمان کی طرف دیکھتی ہیں۔

پھر یکے بعد دیگر کافران کی عزت کو لوٹتے ہیں۔

ان کو برہنہ کر کے، ان کو ننگا کر کے ان کا جلوس نکالتے ہیں۔

ان کی اجتماعی عصمت دری کر کے، انہیں زندہ جلاتے ہیں۔

آج مسلمان بیٹیاں اپنی عزت کو بچانے کے لئے دریاؤں میں چھلانگ لگا رہی ہیں۔

آج مسلمان بہنیں اپنی عزت کو بچانے کے لئے تین تین منزلوں سے چھلانگ لگا رہی ہیں۔

مسلمان بہنو! ان کافروں کے، ان ہندوؤں کے، رسم ورواج سے ہمیں کیا ملا؟

انہیں کافروں نے ہمارا خون کیا۔

انہیں کافروں نے ہمارے بچوں کو زندہ جلایا۔

انہیں کافروں نے حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو پیٹ سے نکالا، اور ان کے سامنے ذبح کیا۔

انہیں کافروں نے ہمارے قرآن کریم کو جلایا۔

انہیں کافروں نے ہماری نہ جانے کتنی مسجدوں کو شہید کیا۔

Scanned by CamScanner

آج کشمیر اور گجرات کی بہنیں رو کر چیخ چیخ کر ہم سے فریاد کرتے ہوئے یہ کہہ رہی ہیں:

کہاں ہیں ہمارے مسلمان بھائی؟

کہاں ہیں ہمارے کلمہ پڑھنے والے بھائی؟ ہماری عزتیں لٹ گئیں۔

کہاں ہیں وہ ہماری مائیں اور بہنیں جو اپنے شیر جیسے بچوں کو ہتھیار دے کر بھیجتیں؟

جو اپنے راج دُلاروں کے ہاتھوں میں اسلحہ دے کر بھیجتیں؟ تاکہ ہماری عزتوں کی حفاظت کرتے۔

کیا ہم تمہاری بہنیں نہیں ہیں؟

کیا تمہارا ہم سے کلمہ کا رشتہ نہیں ہے؟

کیا ہم ایک نبی کے امتی نہیں؟

وہ چیختی چلاتی تباہ ہو گئیں؛ مگر ہماری ماؤں اور بہنوں کو فیشن سے فرصت کہاں؟ جو گجرات اور کشمیر کی بہنوں کے بارے میں سوچ سکیں، ہماری ماؤں اور بہنوں کو بازاروں میں گھومنے سے فرصت کہاں، جو دو منٹ بیٹھ کر ان کے لئے تحفظ کی دعائیں کر سکیں۔

کہاں گئیں وہ مائیں اور بہنیں جنہیں کل اللہ کے یہاں حاضر ہونا ہے؟

کہاں گئیں وہ مائیں جو اپنے بچوں کو اپنے جوان بیٹوں کو بھیجتیں، کہ جا بیٹا مساجد کی تحفظ کر کے آ؟ میں بوڑھی ہوں؛ مگر تیرے سہارے کی

ضرورت نہیں۔

مجھ جیسی تیری بہت سی مائیں، تیرے سہارے کے لئے بے تاب ہیں۔

مساجد تیرے سہارے کے لئے بے تاب ہیں۔

مدارس تیرے سہارے کے لئے بے تاب ہیں۔

آج وہ مائیں نظر نہیں آتیں، جن کی وجہ سے مسلمانوں پر یہ حالات آئے، سربیا اور بوسینا کے اندر ایسا ظلم ہوا کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچے نکالے، بچے کے جسم پر صلیب بنائی اور اس ماں کے جسم پر صلیب بنائی، مسلمان مرد و عورتوں اور بچوں پر انہوں نے وہ بے رحمی کے پہاڑ توڑے ہیں، جس کو بیان کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے، زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں، پاؤں تلے سے زمین کھسک جاتی ہے۔

میری ماؤ اور بہنو! بوسینا اور سربیا میں ظلم کرنے والے۔

یہ وہی عیسائی ہیں جن کے کلچر اور تہذیب پر آج ہم مر مٹنے کے لئے تیار ہیں۔

یہ وہی عیسائی ہیں جن کے لباس سے، جن کی عورتوں کے لباس سے ہمیں محبت ہے۔

یہ وہی عیسائی ہیں، جن کی شکل و صورت سے ہمیں محبت ہے۔

جن کی سیرت و عادت سے ہمیں محبت ہے۔

جن کے چہرے سے ہمیں محبت ہے۔

آج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہمیں پسند نہیں۔

Scanned by CamScanner

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمیں پسند نہیں جو ہماری فکر میں ہر وقت روتے تھے۔

جو ہماری فکر میں میدانوں میں، گلی کوچوں میں زخم کھاتے تھے۔

جن کے جسم مبارک پر پتھر برسائے جاتے تھے۔

جو ہمارے لئے رو رو کر مغفرت کی دعائیں کرتے تھے۔

نماز میں کھڑے ہوتے، تو پاؤں مبارک میں ورم آجاتا تھا۔

یا اللہ! میری امت کو معاف کردے۔

یا اللہ! میری امت کو معاف کردے۔

جب قربانی کا وقت آتا تو دو مینڈھے ذبح کرتے تھے، یا اللہ! ایک میری طرف سے ایک میری امت کی طرف سے، وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے ہمیں جنت میں لے جانے کے لئے دن میں محنت کی، رات میں بھی محنت کی، اپنے ارام وراحت کو چھوڑا، بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے، چہرے پر زخم کھائے، چہرے مبارک پر تھوکا گیا، جسم اطہر کو لہولہان کیا گیا، یہ تو دنیا میں آپؐ کو ہماری فکر دامن گیر تھی، آپؐ کا ہمارے لئے سحاب کرم تھا، کل قیامت کے دن کل حشر کے میدان میں،

جب ہر طرف نفسی نفسی کا عالم ہوگا۔

جب ہر انسان سخت پریشانیوں اور مشکلات سے دوچار ہوگا۔

جب ہر انسان بھوک و پیاس اور خوف سے بے حال ہوگا۔

جب ماں اپنے بچے کو دیکھ کر دور بھاگے گی،

جب باپ بیٹے سے راہ فرار اختیار کرے گا۔

جب بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو نہیں پہچانے گا۔
جب جگری دوست آنکھ چرا کر نکل جائیں گے۔
جب نوکر اپنے آقا کو، خدام اپنے مالک کو ٹکا سا جواب دینگے۔
جب سارے نبی نفسی نفسی کہہ رہے ہونگے، تو اس وقت آپ امتی امتی کہہ رہے ہونگے۔
اس وقت آپ ہماری محبت میں بے چین ہونگے۔
اس وقت آپ ہماری محبت میں بے چینی سے میدان حشر میں بھاگ دوڑ کر رہے ہونگے۔
کبھی میزان عمل پر ہمارے اعمال تلوا رہے ہونگے۔
کبھی پل صراط پر ہمیں پل پار کرا رہے ہونگے۔
کبھی حوض کوثر پر کھڑے اپنے پیاسے امتیوں کو جام کوثر پلا رہے ہونگے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ اتنی شفقت و محبت کا معاملہ کریں، تو ہمارے دل میں نبیؐ کی محبت کیوں نہ ہو؟
لیکن افسوس ہے! میری ماؤ اور بہنو! کہ
آج ہمیں اس نبیؐ کی شکل پسند نہیں۔
آج ہمیں اس نبیؐ کے گھر کی زندگی پسند نہیں۔
آج ہمیں اس نبیؐ کا طور و طریقہ پسند نہیں۔
آج ہمیں اس نبیؐ کا انداز اور سیرت و عادت پسند نہیں۔
آج ہمیں سربیا اور بوسنیا کے ان کافروں کی شکل و صورت پسند ہے، جو مسلمان عورتوں کی عزتیں لوٹ رہے ہیں۔

Scanned by CamScanner

ان کافروں کا انداز اور طور وطریقہ پسند ہے، جو مسلمان بچیوں کو پکڑ کر اپنے گھروں میں صرف اس لئے رکھے ہوئے ہیں کہ جب یہ بڑی ہونگی تو ان کے پیٹ سے عیسائی بچے جنم لیں گے۔

آج ہم ان کافروں گے کلچر پر مرمٹنے کے لئے تیار ہیں، جو قرآن کریم کی بے حرمتی کرر ہے ہیں، جو مساجد کو ویران کرر ہے ہیں۔

آج ہمیں ان یہودیوں کی تہذیب وتمدن سے محبت ہے، جنہوں نے مسجد اقصیٰ کے اندر گندگی ڈال دی ہے۔

جن کی نظریں آج حرمین شرفین پر ٹکی ہوئی ہیں۔

جنہوں نے ہمارے دین کے راستہ میں رکاوٹیں کھڑی کردی ہیں۔

اللہ سے کوئی محبت نہیں۔

اللہ سے کوئی الفت نہیں۔

رسول اللہ سے کوئی لگاؤ نہیں۔

میری ماؤ اور بہنو! ہم چند دن کیلئے اس دنیا میں آئے ہیں، ہمارے مرنے کے بعد غسل دے کر ہمیں بے رحم قبر کے حوالہ کردیا جائے گا، جن سے آج ہمیں محبت کے دعوے ہیں۔

یہ ہمیں کل کندھوں پر لاد کر قبر میں چھوڑ آئیں گے۔

یہ ہمارا قطعاً ساتھ نہیں دیں گے۔

یہ ہم سے ہمارے قبر کے عذاب کو نہیں ہٹا سکیں گے۔

یہ وہی لوگ ہیں، جو غرض کیلئے ہمارے سامنے ہنستے ہیں، مسکراتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ وہی لوگ ہیں، جو ہمارے مرنے کے بعد چند دن ہم پر روئیں گے، جو چند دن ہمیں یاد کرینگے پھر ہمیں بھلا دینگے۔

میری ماؤ اور بہنو! ہمارے مرنے کا وقت آچکا ہے، ہماری قبر کھودی جاچکی ہے، اس قبر پر رکھی جانے والی لکڑی تراشی جاچکی ہے، کفن سینے کے لئے سوئیاں تلاشی جاچکی ہیں، وہ خوشبو جو ہمیں لگائی جائینگی وہ اب مہک رہی ہے۔

میری ماؤ اور بہنو! ایک دن ہمیں اس دنیا سے اٹھایا جائے گا۔

ہمارا سارا موقف یہیں رہ جائے گا۔

ہمارا سارا مال و دولت یہیں دھرا کا دھرا رہ جائے گا۔

ہماری زندگی کے تمام منصوبے خاک میں مل جائیں گے۔

ہم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ کتنی فلمیں دیکھی تھیں؟

بلکہ ہم سے یہ پوچھا جائے گا کہ اپنے اوقات کو کن کن چیزوں میں ضائع کیا تھا؟

اپنے اوقات کو کہاں کہاں گزارا تھا؟

اپنی جوانی کہاں گنوائی تھی؟

اپنی تندرستی کہاں کھپائی تھی؟

میری بہنو! ایک دن ہمیں اللہ کے یہاں پیش ہونا ہے، اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے تم کو کتنا عظمت والا مقام دیا تھا۔

تجھے ماں بنا کر تیرے قدموں کے نیچے جنت رکھا تھا۔

تجھے بہن بنا کر بھائی کی خدمت پر مامور کیا تھا۔

Scanned by CamScanner

تجھے بیوی بنا کر خاوند کو تیرے حقوق کی ادائیگی کا، تجھ سے حسن سلوک کا پابند بنایا تھا۔

دیکھ میں نے تجھے کتنی عظمت عطا کی تھی کہ تجھے مصلے پہ بٹھا کر جنت لینے والا بنایا تھا۔

تیرے دل میں ایمان کی حلاوت دی تھی۔

دیکھ تجھے میں نے کتنی قیمتی چیز بنایا تھا۔

ایسی قیمتی چیز جس کو چھپا کر رکھا جاتا؛ لیکن تو خود کو بازار کی گھٹیا چیز ثابت کرنے کے لئے بازاروں میں نکلی۔

تو نے اللہ کی ناراضگی کو مول لیا۔

دنیا والوں کو اپنا چہرہ، اپنا سر، اپنا سینہ کھلے عام دکھا کر تو نے اللہ کی لعنت کو کمایا۔

اے دنیا کی گرمی کو نہ برداشت کرنے والی! ذرا بتا! تو کس طرح قبر کی گرمی کو برداشت کرے گی؟

تو کس طرح وہاں کی جلتی ہوئی آگ کی گرمی کو برداشت کرے گی؟

اے دنیا کی سختی کو نہ سہنے والی! عالم حشر میں زنجیروں سے تجھے باندھا نہیں، زنجیروں میں تجھے پرو دیا جائے گا۔

آج ٹھنڈا پانی پینے والی! تجھے کل قیامت کے دن جہنم کا وہ کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جس کو منہ کے قریب لے جائیں گے، تو نیچے کا ہونٹ سوج کر پاؤں تک چلا جائے گا، اور اوپر کا ہونٹ سوج کر سر تک چلا جائے گا۔

آ! اس زندگی کو اختیار کر جس زندگی سے تیرا خدا تجھ سے راضی

ہو جائے۔

آ! اس زندگی کو اختیار کر جس زندگی میں جب تیرا جنازہ اٹھے گا تو فرشتے تیرے ساتھ ہونگے۔

آ! اس زندگی کو اختیار کر جب تو قبر میں جائیگی تو تیرا اونچا مقام ہوگا، جب تو حشر میں جائیگی تو تیرا اونچا مقام ہوگا۔

آ! اس زندگی کو اختیار کر جس زندگی میں تجھے دنیا کے اندر معزز بنادیا جائے گا، اور آخرت میں تجھے وہ مقام ملے گا، جس کا تو اس دنیا میں تصور نہیں کرسکتی۔

آج ہم اپنی مسلمان بہنوں سے شکوہ بھی کرتے ہیں، اور گزارش بھی کرتے ہیں، جھولی پھیلا کر ان سے بھیک بھی مانگتے ہیں، کہ خدارا! تم دین پر آجاؤ! آپ کے دین پر نہ ہونے کی سزا ایک دو نہیں؛ بلکہ کروڑوں بھگت رہے ہیں؛ اس لئے خدارا!

ان طریقوں کو چھوڑ دیجئے، جن طریقوں کی وجہ سے آج مسلمان عورتیں دنیا سے ناپاک ہو کر جارہی ہیں۔

ان طریقوں کو چھوڑ دیجئے، جن کی وجہ سے ہماری مسجدوں کو مندر بنایا جارہا ہے۔

ان طریقوں کو چھوڑ دیجئے، جن کی وجہ سے ہماری مسجدوں میں کافر جو چاہیں کر رہے ہیں۔

ان طریقوں کو چھوڑ دیجئے جن طریقوں کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی دشمنی ٹپک رہی ہے۔

Scanned by CamScanner

آپ اللہ کی نیک بندیاں ہیں، آپ کو اللہ کے یہاں حساب دینا ہے، اس کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔

اس لئے میری ماؤ اور بہنو! اب وقت آ گیا ہے کہ اپنے اوپر سے بزدلی اور ذلت کی چادر اتار پھینکو اور عزت کی چادر اپنے اوپر ڈال کر اس گندے ماحول سے ٹکرا جاؤ، انشاء اللہ یہ ماحول پاش پاش ہو جائے گا اور "الا سلام یعلو ولا یعلی علیہ" کا جھنڈا لہراتے ہوئے زمانہ پر یہ ثابت کر دو۔

مٹا سکے ہم کو یہ زمانہ میں دم نہیں
زمانہ ہم سے زمانہ سے ہم نہیں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner